عمران سیریز
ونگ پارٹی
مظہر کلیم ایم اے

اس ناول کے تمام نام، مقام، کردار، واقعات اور پیش کردہ سچوئیشنز قطعی فرضی ہیں۔ کسی قسم کی جزوی یا کلی مطابقت محض اتفاقیہ ہوگی۔ جس کے لئے پبلشرز، مصنف، پرنٹر قطعی ذمہ دار نہیں ہوں گے۔

ناشر ------- مظہر کلیم ایم اے

اہتمام ----- محمد ارسلان قریشی

تزئین ------ محمد علی قریشی

طابع ------ منزل آرٹ پریس ملتان

Price Rs 110/-

کتب منگوانے کا پتہ

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان

Mob 0333-6106573

چند باتیں

محترم قارئین۔ سلام مسنون۔ نیا ناول ''وننگ پارٹی'' آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ عمران اور اس کے ساتھی باوجود بے شمار رکاوٹوں اور مزاحمتوں کے ہمیشہ وننگ پارٹی بنتے آئے ہیں لیکن موجودہ ناول میں وننگ پارٹی ان کے مخالف قرار دیئے گئے۔ کیا واقعی عمران اور اس کے ساتھیوں کی بجائے ان کے مخالف وننگ پارٹی تھے یا عمران اور اس کے ساتھیوں نے اپنا ریکارڈ قائم رکھا۔ یہ سب کچھ تو آپ ناول پڑھنے کے بعد ہی معلوم کر سکیں گے۔

ویسے اس ناول میں جوزف اور جوانا نے بھی بھرپور انداز میں کام کیا ہے لیکن وہ اپنی جان پر کھیل جانے اور مخالف سپر ایجنٹوں کو شکست دینے کے باوجود ناکام قرار دیئے گئے اور وننگ پارٹی ان کی مخالف پارٹی کو ہی ٹھہرایا گیا۔ کیوں؟

مجھے یقین ہے کہ یہ ناول بھی آپ کے اعلیٰ معیار پر ہر طرح سے پورا اترے گا۔ اپنی آراء سے مجھے ضرور مطلع کیجئے۔ البتہ ناول کے مطالعے سے پہلے اپنے چند خطوط اور ان کے جواب بھی پڑھ لیجئے کیونکہ یہ بھی دلچسپی کے لحاظ سے کسی طرح کم نہیں ہیں۔

فاروڈ کہوٹہ آزاد کشمیر سے عفت بتول، عصمت بتول اور مدحت بتول لکھتی ہیں۔ ''آپ کے ناولوں میں ایسی کشش ہے کہ ہر ناول بار

بار پڑھنے کے باوجود دوبارہ پڑھنے کو دل چاہتا ہے۔ البتہ آپ سے چند سوالات بھی ہیں ۔ آپ کے ناولوں میں لوگ سارے کام بے اختیار کیوں کرتے ہیں۔ مثلاً بے اختیار ہنسنا، بے اختیار چونکنا وغیرہ۔ اس طرح عمران جہاں بھی فون کرتا ہے ہر مرتبہ رابطہ نمبر کیوں معلوم کرتا ہے۔ کیا اس کی یادداشت اس معاملے میں کام نہیں کرتی۔ اس طرح سوپر فیاض کی رشوت کو عمران کیوں چھینتا ہے اس طرح تو وہ خود بھی اس میں شریک ہو جاتا ہے۔ امید ہے آپ جواب ضرور دیں گے۔''

محترمات عفت بتول، عصمت بتول و مدحت بتول، آپ نے جس قدر خوبصورت خط لکھا ہے وہ واقعی قابل داد ہے۔ جہاں تک ناولوں میں کشش کی بات ہے تو کشش اس لئے ہے کہ میں جو کچھ لکھتا ہوں آپ کے لئے ہی لکھتا ہوں۔ اب آیئے آپ کے سوالات کی طرف تو ان سوالات کو پڑھ کر مجھے یقین آ گیا ہے کہ آپ واقعی ہر ناول کو بار بار پڑھتی ہیں اس لئے آپ کے ذہن میں یہ سوالات ابھرے ہیں ورنہ چھ سوصفحات کے ناول میں دس بیس بار لفظ بے اختیار استعمال ہوتا ہوگا۔ اس طرح عمران کا ہر بار رابطہ نمبر معلوم کرنا بھی اسی ذیل میں آتا ہے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ عمران صرف کنفرمیشن کے لئے ہر بار معلوم کرتا ہو۔ ایک لطیفہ ہے کہ ایک صاحب گھوڑے پر سوار کہیں جا رہے تھے کہ انہوں نے گھوڑا روک کر ایک صاحب سے پوچھا کہ بتائیں میں کس پر سوار ہوں۔ ان

صاحب نے کہا کہ آپ گھوڑے پر سوار ہیں تو ان صاحب نے کہا کہ معلوم تو مجھے بھی تھا لیکن پھر بھی کنفرم کرانے میں کوئی حرج نہیں ہوتا اور اب آخری سوال کہ عمران سوپر فیاض کی برائیاں کیوں چھپاتا ہے تو اس سوال کا کیا جواب دیا جائے کیونکہ عمران توازن قائم رکھنے کے لئے ساتھ ساتھ کوشش کرتا رہتا ہے اور سوپر فیاض کے اکاؤنٹس خالی ہو کر فلاحی اداروں کو پہنچ جاتے ہیں۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتی رہیں گی۔

جوہر آباد سے حاجی عبدالغفور لکھتے ہیں۔ ''آپ کے ادارے خان برادرز سے شائع ہونے والے ناول ''روزی راسکل مشن'' کا واقعی جواب نہیں ہے۔ یہ انتہائی دلچسپ اور پرلطف ناول ہے۔ خصوصاً ٹائیگر اور روزی راسکل کے درمیان ہونے والی نوک جھونک نے اس ناول کو واقعی عروج پر پہنچا دیا ہے۔ آپ کے ادارے سے شائع ہونے والے ناول اپنے گٹ اپ کے لحاظ سے بھی شاندار ثابت ہو رہے ہیں۔ مجھے آپ کے ناولوں کی مکمل فہرست کی ضرورت ہے۔ امید ہے آپ ضرور اپنے کسی ناول میں اسے شائع کر دیں گے''۔

محترم حاجی عبدالغفور صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ میری اور میرے ساتھیوں کی ہمیشہ یہی کوشش رہی ہے کہ ناول نہ صرف معنوی لحاظ سے بلکہ ظاہری گٹ اپ کے لحاظ سے بھی خوبصورت، دیدہ زیب اور شاندار ہوں۔ یہی وجہ ہے کہ آپ سمیت بے شمار قارئین نے ناولوں کے ظاہری حسن کی بھی تعریف کی

ہے۔ میری کوشش ہوگی کہ اس میں مزید بہتری لائی جا سکے۔ جہاں تک فہرست کا تعلق ہے تو ایک ناول میں تو مکمل فہرست شائع نہیں کی جا سکتی کیونکہ پھر اس کی ضخامت بے حد بڑھ جائے گی اس لئے مختلف ناولوں میں تھوڑا تھوڑا کر کے اسے شائع کیا جاتا ہے۔ دوسری بات یہ کہ ناولوں کے مزید ایڈیشن مسلسل شائع بھی ہوتے رہتے ہیں اور ختم بھی ہوتے رہتے ہیں اس لئے جو ناول سٹاک میں موجود ہوں صرف ان کی فہرست شائع کی جاتی ہے۔ البتہ مکمل فہرست آپ کو کسی بڑی لائبریری سے مل سکتی ہے۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے۔

والسلام

مظہر کلیم ایم اے

E.Mail.Address
mazhar kaleem.ma@gmail.com

عمران نے کار کا رخ سنٹرل انٹیلی جنس بیورو کی عمارت کے مین گیٹ کی طرف موڑ دیا۔ وہ کسی ہوٹل میں جانے کے لئے یہاں سے گزر رہا تھا تو اسے خیال آ گیا کہ وہ کافی عرصے سے سوپر فیاض سے نہیں ملا اور نہ ہی سوپر فیاض نے اس سے رابطہ کیا تھا۔ کافی عرصہ تو وہ ایک مشن کے سلسلے میں ملک سے باہر رہا تھا لیکن اسے آئے ہوئے بھی تقریباً ڈیڑھ ماہ گزر گیا تھا اور اس کی ملاقات سوپر فیاض سے نہیں ہوئی تھی۔ یہ خیال آتے ہی اس نے کار کا رخ موڑا اور بیورو کے مین گیٹ سے گزر کر وہ کار پارکنگ کی طرف لے گیا۔ نیچے اتر کر اس نے پارکنگ بوائے سے ٹوکن لیا اور پھر اطمینان سے چلتا ہوا وہ سوپر فیاض کے آفس کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ سوپر فیاض کے آفس کے سامنے چپڑاسی بڑے ڈھیلے انداز میں سٹول پر بیٹھا ہوا تھا اور اسے اس انداز میں بیٹھے دیکھ کر ہی عمران سمجھ گیا کہ سوپر فیاض

اپنے آفس میں موجود نہیں ہے ورنہ چپڑاسی کبھی اس طرح ڈھیلے ڈھالے انداز میں سٹول پر بیٹھا ہوا نظر نہ آتا۔ سوپر فیاض جیسے آفیسر اپنے ماتحتوں کو ہر وقت حرکت میں دیکھنا اپنی شان سمجھتے تھے۔ عمران کو قریب آتے دیکھ کر بوڑھا چپڑاسی اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور اس نے بڑے احترام بھرے انداز میں عمران کو سلام کیا۔

"السلام علیکم ورحمتہ اللہ برکاتہٗ بابا عبدالشکور۔ کیسے ہیں آپ"۔ عمران نے مکمل سلام کرتے ہوئے باقاعدہ مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھا دیا۔ بابا عبدالشکور سنٹرل انٹیلی جنس کا پرانا ملازم تھا اور وہ نہ صرف عمران کو اچھی طرح جانتا تھا بلکہ عمران بھی اس سے بہت اچھی طرح واقف تھا۔

"وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہٗ۔ اللہ تعالیٰ آپ کو خوشیاں عنایت کرے چھوٹے صاحب۔ اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے"...... بوڑھے بابا عبدالشکور نے بڑے عقیدت بھرے انداز میں دونوں ہاتھوں سے عمران کا مصافحہ کے لئے بڑھا ہوا ہاتھ تھامتے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ عمران کی طرف سے اس طرح عزت دینے پر پھول کی طرح کھل اٹھا تھا۔

"آپ کی صحت اب کیسی ہے"...... عمران نے ہاتھ چھڑا کر اس کے کاندھے پر رکھتے ہوئے پوچھا۔

"اب ٹھیک ہوں چھوٹے صاحب۔ بڑے صاحب نے ہسپتال سے میرا علاج کرایا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس کی جزا دے گا۔ بڑے

صاحب واقعی باپ کی طرح ہم چھوٹے لوگوں کا خیال رکھتے ہیں"۔ بابا عبدالشکور نے کہا۔ عمران کو معلوم تھا کہ وہ جگر کے سرطان میں مبتلا ہو گئے تھے اور ان کا علاج سر عبدالرحمن کے حکم پر سپیشل ہسپتال کے سپیشل وارڈ میں کرایا گیا تھا اور اس کے تمام تر اخراجات سر عبدالرحمن نے اپنی جیب سے ادا کئے تھے۔ عمران بھی علاج کے دوران دو بار ان کی عیادت کے لئے گیا تھا۔ وہ صحت مند ہو کر آئے تو عمران ان کے گھر بھی باقاعدہ مٹھائی لے کر گیا تھا اور اس بات کو بھی چونکہ کافی عرصہ گزر چکا تھا اس لئے عمران نے ان کی صحت کے بارے میں پوچھا تھا کیونکہ یہ ایسی بیماری تھی جو معمولی سی لاپرواہی اور غفلت سے دوبارہ بھی نمودار ہو سکتی تھی۔

"چھوٹا صاحب میں نہیں سوپر فیاض ہے بابا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ تو بہت بڑے صاحب ہیں جناب"...... بابا عبدالشکور نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"کہاں ہیں اس وقت"...... عمران نے پوچھا۔

"بڑے صاحب کے آفس میں ہیں۔ آپ بیٹھیں۔ میں آپ کے لئے مشروب لے کر آتا ہوں"...... بابا عبدالشکور نے کہا۔

"کتنی دیر میں واپسی ہو گی ان کی"...... عمران نے پوچھا۔

"شاید ایک ڈیڑھ گھنٹہ تو لگ ہی جائے گا"...... بابا عبدالشکور نے اندازے سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کوئی میٹنگ ہے کیا"...... عمران نے پوچھا۔

"مجھے تو معلوم نہیں ۔صاحب آفس میں موجود تھے کہ باہر آئے اور مجھ سے یہ کہہ کر چلے گئے کہ وہ بڑے صاحب کے آفس میں جا رہے ہیں ۔ کوئی آئے تو اسے کہہ دینا کہ آج میں فارغ نہیں ہوں"...... بابا عبدالشکور نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"چلو میں ڈیڈی کو بھی سلام کر لیتا ہوں اور سوپر فیاض سے بھی ملاقات ہو جائے گی"...... عمران نے کہا اور مڑنے ہی لگا تھا کہ بابا عبدالشکور بول پڑے۔

"صاحب آ رہے ہیں"...... بابا عبدالشکور نے کہا تو عمران نے مڑ کر دیکھا تو سوپر فیاض تیز تیز قدم اٹھاتا واپس آ رہا تھا اور عمران اثبات میں سر ہلاتا ہوا پردہ اٹھا کر آفس میں داخل ہو گیا اور پھر اطمینان سے اس طرح میز کی دوسری طرف موجود کرسیوں میں سے ایک کرسی پر بیٹھ گیا جیسے آفس کا انچارج وہی ہو اور ویسے ہی انجوائے کرنے کے لئے گھومنے والی کرسی کی بجائے دوسری طرف آ کر بیٹھ گیا ہو ۔ اسے معلوم تھا کہ سوپر فیاض نے اسے دیکھ لیا تھا ۔چند لمحوں بعد پردہ ہٹا اور سوپر فیاض ہاتھ میں فائل پکڑے اندر داخل ہوا ۔ اس کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا اور چہرے کے اعصاب ایسے پھڑپھڑا رہے تھے جیسے چہرے کے عضلات میں طاقتور ایکٹرک کرنٹ دوڑ رہا ہو۔

"اب تم آ گئے ہو میری جان کھانے ۔ تم دونوں باپ بیٹا مجھے مار کر ہی سانس لو"...... سوپر فیاض نے فائل کو میز پر پٹختے ہوئے

غصیلے لہجے میں کہا۔

"ارے ۔ارے ۔ نہ سلام نہ دعا ۔ نہ خیریت پوچھی نہ اتنے عرصے بعد ملنے کا شکوہ کیا"...... عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"خاک سلام دعا کروں ۔ مجھے تو تم لوگوں نے احمق سمجھ رکھا ہے ۔ پہلے تمہارے ڈیڈی نے مجھے بری طرح جھاڑ پلا دی ہے جیسے میں سرے سے احمق اور بے وقوف آدمی ہوں"...... سوپر فیاض نے اور زیادہ غصیلے لہجے میں کہا اور اپنی مخصوص کرسی پر اس طرح دھماکے سے بیٹھا کہ کرسی کے چرچرانے کی آواز آفس میں گونج گئی۔

"ارے ۔ یہ کوئی نیا مشروف ہے جھاڑ جو تمہیں پلایا گیا ہے ۔ ویسے بڑا طاقتور مشروب ہے ۔پیتے ہی زرد پڑا چہرہ سرخ ہو گیا ہے ۔ گڈ شو ۔ میں تو سلمیٰ بھابی سے کہوں گا کہ جھاڑ کا پورا کریٹ ہی منگوا کر گھر میں رکھ لیں اور صبح شام تمہیں جھاڑ پلایا کریں تاکہ تمہاری گرتی ہوئی صحت پوری طرح بحال ہو سکے"...... عمران بھلا کہاں باز آنے والوں میں تھا لیکن اس بار سوپر فیاض نے کوئی جواب دینے کی بجائے دونوں ہاتھوں سے اس طرح سر پکڑ لیا جیسے اب اس کے لئے نجات کی کوئی راہ باقی نہ رہی ہو۔

"ارے ۔ارے ۔ کیا ہوا ہے ۔ میں تمہارا سچا اور مخلص دوست ہوں ۔ مجھے بتاؤ ۔ میں تمہاری خاطر زمین کی تہیں کھنگال کر بھی خزانے نکال لاؤں گا ۔میں تمہارے لئے آسمان سے تارے توڑ کر لے آؤں گا میں تمہارے لئے صحرائے اعظم کی ساری ریت پھانک لوں

گا"۔ عمران جب بولنے پر آیا تو اس کی زبان میرٹھ کی قینچی سے بھی زیادہ تیز چلنے لگی تھی۔

"بس ۔ بس ۔ اتنا ہی کافی ہے"...... سوپر فیاض نے بے چارگی کے سے انداز میں ہنستے ہوئے کہا۔

"تمہاری مرضی ۔ ورنہ آج تمہیں پتہ چل جاتا کہ میں تمہارے لئے کیا کیا نہیں کر سکتا ۔ ویسے ہوا کیا ہے جو تمہیں اکٹھی چار بوتلیں جھاڑ پلا دی گئی ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ نانسنس شوگرانی انجینئر ۔ شانگ کے قتل کا مسئلہ ہے ۔ نجانے یہ نانسنس منہ اٹھائے کیوں پاکیشیا آ جاتے ہیں اور پھر ہمارے لئے مصیبت کھڑی کر دیتے ہیں ۔ اب میں کہاں سے اس کے قاتل کو پکڑ کر لاؤں ۔ وہ سڑک پر پلے کارڈ اٹھائے تو نہ کھڑا ہو گا کہ آؤ اور مجھے پکڑ لو ۔ آخر تفتیش تو کرنا ہی پڑتی ہے لیکن تمہارے ڈیڈی تو اس طرح بات کرتے ہیں جیسے میں سامری جادوگر ہوں ۔ بس منتر پڑھوں گا اور نامراد قاتل ہاتھ باندھے میرے سامنے کھڑا ہو گا"۔ سوپر فیاض جب بولنے پر آیا تو بولتا ہی چلا گیا۔

"شوگرانی انجینئر قتل ہو گیا ہے ۔ کب ۔ اخبار میں تو خبر نہیں آئی"...... عمران نے چونک کر اور حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"خبر کیا خاک آنی تھی ۔ حکومت نے رکوا دی ہو گی ۔ عذاب تو مجھے بھگتنا پڑ رہا ہے ۔ میں نے اسے کہا تھا کہ وہ اکیلا بغیر کسی سیکورٹی کے نادر آباد جیسے ویران علاقے میں پہنچ جائے"...... سوپر فیاض نے

اور زیادہ غصیلے لہجے میں کہا۔

"نادر آباد ۔ وہ کہاں ہے ۔ کون سا علاقہ ہے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا کیونکہ وہ یہ نام ہی پہلی بار سن رہا تھا۔

"پاکیشیا اور کافرستان کی سرحد پر ایک علاقہ ہے ویران سا"۔ سوپر فیاض نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"اچھا ۔ ایزی ہو جاؤ ۔ میں تمہاری خاطر اس قاتل کو زمین کی سات تہوں سے بھی نکال لاؤں گا اور پھر اس کا کان تمہارے ہاتھ میں دے کر کہوں گا کہ جاؤ اور اسے ڈیڈی کے سامنے پیش کر دو"۔ عمران نے کہا تو سوپر فیاض بے اختیار اچھل پڑا ۔ اس کے چہرے پر یکلخت چمک سی آ گئی تھی۔

"تم ۔ تم میری مدد کرو گے ۔ کیا واقعی"...... سوپر فیاض نے ایسے لہجے میں کہا جیسے عمران کی بات پر اسے یقین نہ آ رہا ہو۔

"کیوں نہیں کروں گا مدد ۔ تم میرے سچے اور مخلص دوست ہو ۔ مشکل وقت میں میرے کام آتے ہو"...... عمران نے کہا تو سوپر فیاض نے ایک بار پھر ہونٹ بھینچ لئے ۔

"مشکل وقت ۔ پھر تمہاری بھیرویں شروع ہو گئی ۔ مجھے نہیں چاہئے تمہاری مدد ۔ بس اب میں خودکشی کر لوں گا"...... سوپر فیاض نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ارے ۔ ارے ۔ خودکشی کریں تمہارے دشمن ۔ جب تک میری سانس میں سانس ہے تم خودکشی نہیں کر سکتے ۔ بولو کیا مسئلہ

ہے اور سمجھو کہ حل ہو گیا"...... عمران نے کہا۔

"لیکن ایک شرط پر کہ تم نے مجھ سے کوئی رقم نہیں مانگنی۔ میں آج کل ویسے بھی مالی مشکلات میں پھنسا ہوا ہوں"...... سوپر فیاض نے کہا۔

"مالی مشکلات۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ تم نے مجھے کیوں نہیں بتایا۔ آخر دوست کب کام آتے ہیں"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے بھاری مالیت کے نوٹوں کی ایک گڈی نکالی اور ہاتھ بڑھا کر اسے سوپر فیاض کے سامنے رکھ دیا۔

"یہ تو ہے نقد رقم۔ باقی کا میں تمہیں چیک دے دیتا ہوں۔ دس کروڑ روپے کا چیک کافی رہے گا"...... عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا اور جیب سے باقاعدہ چیک بک نکال کر اسے سامنے رکھتے ہوئے اس نے میز پر موجود قلمدان سے ایک قلم نکال لیا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ دس کروڑ روپے اور یہ دو لاکھ روپے نقد کیا مطلب۔ کیا تم نے کوئی بینک لوٹ لیا ہے"...... سوپر فیاض نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بینک میں نے کیا لوٹنا ہے۔ بس گریڈی بینک مین برانچ کے ایک اکاؤنٹ میں مدتوں سے دس کروڑ پچاس لاکھ روپے کی رقم پڑی سڑ رہی تھی۔ وہ نکلوانے جا رہا ہوں۔ اس بینک کا مینجر بے چارہ بے حد پریشان تھا کہ اس اکاؤنٹ کا کیا کرے جس میں دو سال سے کسی نے ایک پیسہ بھی نہیں نکلوایا اور تم جانتے ہو کہ بینکنگ نظام میں

رقم آتی جاری رہے تو نظام چلتا رہتا ہے ورنہ رقم بھی سڑ کر گل جاتی ہے اور نظام بھی منجمد ہو جاتا ہے۔ تمہیں تو علم ہے کہ میں ایسے معاملات میں بڑا اچھا مشورہ دیتا ہوں۔ چنانچہ اس بینک مینجر نے مجھ سے رابطہ کیا اور میں نے اسے مشورہ دیا کہ وہ یہ اکاؤنٹ میرے نام کر دے۔ پھر دیکھو کیسے رقم جاتی ہے اور تمہارا منجمد نظام کیسے حرکت میں آتا ہے"...... عمران نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"یہ اکاؤنٹ کس کے نام ہے"...... سوپر فیاض نے جو ہونٹ بھینچے بیٹھا تھا یکلخت پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہا۔

"اکاؤنٹ ہولڈر ایک سرکاری ملازم ہے اور جس محکمے میں ملازم ہے اس محکمے کے سربراہ نے ایک لیٹر اس بینک میں بھیجا تھا کہ اگر اس کے محکمے کے کسی ملازم کا اس بینک میں کوئی اکاؤنٹ ہے تو اس کی تفصیل بھجوائی جائے۔ اب وہ بینک مینجر جانتا تھا کہ اگر اس سرکاری ملازم کے اس اکاؤنٹ کی تفصیل اس محکمے کے سربراہ کو بھجوا دی گئی تو اسے یقیناً گولی مار دی جائے گی اس لئے اس نے اس سرکاری ملازم کے واحد سچے اور مخلص دوست یعنی مجھ سے مشورہ کیا اور میں نے اسے مشورہ دیا کہ وہ اکاؤنٹ ہولڈر کا نام ہی بدل دے اس کی جگہ میرا نام لکھ دے پھر تو اس محکمے کے سربراہ اس سرکاری ملازم کا کچھ بھی نہ بگاڑ سکیں گے اور کہا جاتا ہے کہ اس سرکاری ملازم کا نام فیاض احمد ہے۔ تم جانتے ہو اسے"...... عمران نے مسلسل بولتے ہوئے کہا تو سوپر فیاض کی حالت دیکھنے والی ہو گئی۔

"یہ ۔ یہ کیا ۔ کیا کہہ رہے ہو ۔ تمہیں اس اکاؤنٹ کا کیسے پتہ چلا اور اس بینک مینجر نے کیسے نام بدل دیا ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے"۔ سوپر فیاض نے پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہا اور ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا ۔ غصے سے اس کی آنکھوں سے شعلے نکلنے لگے تھے ۔

"ارے ۔ ارے ۔ کیا ہوا ۔ تمہیں کس بات پر غصہ آ گیا ۔ چلو نہیں لیتے تو نہ لو رقم ۔ یہ لو میں واپس جیب میں رکھ لیتا ہوں لیکن اس قدر غصہ نہ کھاؤ ۔ دماغ کی رگ پھٹ گئی تو بے چاری سلمیٰ بھابی ۔ وہ کیا کہتے ہیں ۔ کیا ہو جائے گی ۔ ایک تو یہ لفظ عین موقع پر دماغ سے غائب ہو جاتے ہیں ۔ بالکل اس طرح جس طرح اکاؤنٹ سے رقم غائب ہو جاتی ہے"...... عمران نے جلدی سے نوٹوں کی گڈی اور چیک بک اٹھا کر واپس جیب میں رکھتے ہوئے کہا اور سوپر فیاض ایک جھٹکے سے کرسی پر بیٹھ گیا اور اس نے تیزی سے رسیور اٹھا لیا ۔

"ارے ۔ ارے ۔ کسے فون کر رہے ہو ۔ خواہ مخواہ کا سرکاری خرچہ ۔ پھر کہتے ہو کہ ڈیڈی ظلم کرتے ہیں تمہیں جھاڑ کی بوتل پلا کر"...... عمران نے کہا ۔

"میں اس بینک مینجر کے ٹکڑے اڑا دوں گا"...... سوپر فیاض نے جلدی جلدی نمبر پریس کرتے ہوئے کہا ۔

"ارے ۔ ارے ۔ آج تو بینک ہالی ڈے ہے ۔ تم خواہ مخواہ انگلیاں تھکا رہے ہو"...... عمران نے کہا تو سوپر فیاض نے ایک

جھٹکے سے رسیور کریڈل پر پٹخ دیا ۔

"یہ ۔ یہ کیسے ممکن ہے ۔ یہ سب کیسے ہو سکتا ہے"...... سوپر فیاض نے میز پر مکا مارتے ہوئے کہا ۔

"کیا ممکن ہے"...... عمران نے چونک کر پوچھا ۔

"یہی کہ اکاؤنٹ تمہیں ٹرانسفر کر دیا جائے"...... سوپر فیاض نے رو دینے والے لہجے میں کہا ۔

"ارے ۔ ٹرانسفر کہاں ہوا ہے ۔ ابھی تو میں نے مشورہ دیا ہے ۔ اب یہ اس کی مرضی ہے مانے یا نہ مانے ۔ اگر مان لے گا تو لسٹ میں نام بدل جائے گا اور اگر نہیں بدلے گا تو اس لسٹ سے نام غائب ہو جائے گا جسے زندگی کی لسٹ کہتے ہیں کیونکہ سنا ہے کہ اس محکمے کا سربراہ بہت سخت آفیسر ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا ۔

"بکواس مت کرو ۔ یہ بتاؤ تمہیں اس اکاؤنٹ کے بارے میں کس نے بتایا ہے ۔ مجھے بتاؤ ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ تمہیں اس کے بارے میں علم ہو سکے"...... سوپر فیاض اپنی پریشانی بھول گیا تھا ۔

"کہیں وہ اکاؤنٹ تمہارا تو نہیں ہے جو اس قدر چراغپا ہو رہے ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

"ہاں ۔ یہ میرا اکاؤنٹ ہے اور اس میں کوئی غلط رقم جمع نہیں ہے ۔ میں نے اپنی وہ آبائی زمین فروخت کر دی تھی جو مجھے میرے آباؤ اجداد سے ملی تھی ۔ اس کی رقم میں نے اس اکاؤنٹ میں جمع کروا دی تھی"...... سوپر فیاض نے کہا ۔

"تو پھر اس میں پریشان ہونے والی کون سی بات ہے ۔ میں کل ہی بینک مینجر کو کہہ دوں گا کہ وہ ڈیڈی کو اس اکاؤنٹ کے بارے میں مطلع کر دے ۔ اب ڈیڈی تو بہرحال جانتے ہی ہوں گے کہ تمہاری آبائی جائیداد جو کروڑوں روپے مالیت کی تھی کہاں واقع تھی اور کب فروخت ہوئی ۔ آخر تمہاری پرسنل فائل تو ان کے پاس موجود ہو گی"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"مم ۔ مم ۔ مگر ہیں ۔ میں اسے اوپن نہیں کرنا چاہتا ۔ کیا تم درست کہہ رہے ہو ۔ بڑے صاحب نے لیٹر بھیجا ہے ۔ کیا مطلب ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے"...... سوپر فیاض کا رنگ یکلخت زرد پڑ گیا تھا۔

"اب مجھے الہام تو نہیں ہوتا کہ تم نے فلاں بینک میں اکاؤنٹ کھول رکھا ہے ۔ مجھ پر اعتماد نہیں ہے تو کل بینک کھلے گا تو تم خود مینجر سے پوچھ لینا ۔ ابھی ڈیڈی تو آفس میں موجود ہیں ان سے پوچھ لو کہ انہوں نے وہاں لیٹر بھیجا ہے یا نہیں"...... عمران نے جواب دیا تو سوپر فیاض کی حالت دیکھنے والی ہو گئی۔

"اوہ ۔ اوہ ۔ ویری بیڈ ۔ یہ ۔ کیا مطلب ۔ یہ کیسے ہو گیا"۔ سوپر فیاض نے انتہائی پریشان لہجے میں کہا۔

"اور یہ بھی بتا دوں کہ مجھے یہاں تک معلوم ہے کہ تم نے چھ ماہ پہلے یہ اکاؤنٹ ایک چیک کے ذریعے کھلوایا تھا اور یہ چیک گالا کیسینو میرا مطلب ہے اس جوئے خانے کے جنرل مینجر کی طرف سے جاری کیا گیا تھا جس کو حکومت نے باقاعدہ جوئے کی مشینیں نصب

کرنے کا لائسنس دیا تھا ۔ اب یہ دوسری بات ہے کہ لائسنس اسے چار مشینیں لگانے کا دیا گیا تھا لیکن اس نے پچیس مشینیں لگا رکھی ہیں اور روانہ لاکھوں کا جوا ہوتا ہے وہاں اور تم جیسے بڑے بڑے افسر اور بڑے بڑے صنعت کار، جاگیردار اور مل اونرز وہاں جا کر جوا کھیلتے ہیں ۔ البتہ اسے نام گیم کا دیا جاتا ہے کہ ہم تو گیم کھیل رہے ہیں ۔ ڈیڈی کے ساتھ سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ وہ ایسے جوئے خانوں، ہوٹلوں اور کلبوں میں خود نہیں جاتے ۔ تمہیں اپنا نمائندہ بنا کر وہاں بھیج دیتے ہیں ۔ چلو اب ڈیڈی کو اس چیک کے ذریعے اس گالا کیسینو کے بارے میں بھی پتہ چل جائے گا"۔ عمران نے کہا تو سوپر فیاض کی حالت واقعی خراب ہو گئی تھی ۔ یوں لگ رہا تھا جیسے وہ ابھی بے ہوش ہو کر گر جائے گا۔

"یہ سب کچھ تمہیں پتہ ہے ۔ تمہیں کیسے معلوم ہوا"...... سوپر فیاض نے رک رک کر کہا۔

"دراصل میرا ایک شاگرد انڈر ورلڈ میں کام کرتا ہے جس کا نام ٹائیگر ہے ۔ اب دوسرا بھی وہاں پہنچ گیا ہے اور اس کا نام جوانا ہے اور یہ ساری رپورٹ اس جوانا کی ہے ۔ تمہیں پتہ ہے کہ وہ ایکریمیا کا رہنے والا ہے اور ایکریمی اس قسم کی تحقیقاتی رپورٹیں تیار کرنے کے ماہر ہوتے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جوانا ۔ مم ۔ مم ۔ میں اسے گولی مار دوں گا ۔ اس نے جرأت کیسے کی میرے معاملے میں مداخلت کرنے کی"...... سوپر فیاض نے

یکلخت غصے میں آتے ہوئے کہا۔

"بس اتنا خیال رکھنا کہ وہ ایکریمیا کا معروف پیشہ ور قاتل رہا ہے اس نئے ایسا نہ ہو تمہاری تعزیت کے لئے مجھے تمہارے آبائی گاؤں جانا پڑے جہاں کی زمین بقول تمہارے تم نے فروخت کر کے اس کی رقم اس اکاؤنٹ میں جمع کرائی ہے"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تم میری جان نہیں چھوڑ سکتے۔ کیوں تم میرے اکاؤنٹس کے پیچھے پڑ گئے ہو۔ کیا تمہیں دنیا میں اور کام نہیں ہے"...... سوپر فیاض نے انتہائی جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کام تو ہے۔ اسی لئے تو میں نے بینک مینجر کو مشورہ دیا تھا ورنہ گزر جانے والی کل کو ہی رپورٹ ڈیڈی تک پہنچ بھی چکی ہوتی۔ بہرحال تمہیں اگر میرے جیسے سچے اور مخلص دوست کی مدد کی ضرورت نہیں ہے تو ٹھیک ہے۔ میں جا رہا ہوں۔ تم جانو اور بینک مینجر جانے اور ڈیڈی جانیں"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ارے۔ ارے۔ بیٹھو۔ بیٹھو۔ سنو پلیز۔ اس بینک مینجر کو روک دو۔ وہ کوئی رپوٹ نہ دے پلیز"...... سوپر فیاض نے اس بار بڑے ملتجیانہ لہجے میں کہا۔

"اوکے۔ سمجھ لو تمہارا کام ہو گیا۔ اچھا اب چھوڑو اسے اور شوگرانی انجینئر کی بات کرو"...... عمران نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اس نے بینک والے معاملے کو کلوز کر دیا ہو لیکن سوپر فیاض عمران

کی رگ رگ سے واقف تھا اس لئے اس نے جیب سے چیک بک نکال لی۔

"میں لاکھ روپے کا چیک تمہیں دے رہا ہوں خیرسگالی کے طور پر بس یہ اکاؤنٹ اوپن نہیں ہونا چاہئے"...... سوپر فیاض نے کہا۔

"بس ایک لاکھ"...... عمران نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔

"یہ کم ہیں کیا"...... سوپر فیاض نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

"چھوڑو۔ تم نے آبائی زمین بیچ کر اکاؤنٹ کھلوایا ہے۔ کیوں اس میں سے ایک لاکھ روپے کم کرتے ہو۔ اگر بینک مینجر نے میری بات مان لی تو سیدھے دو کروڑ پچاس لاکھ روپے مجھے مل جائیں گے"۔ عمران نے کہا۔

"میں ایک لاکھ دے رہا ہوں اور وہ بھی مفت میں اور تم نخرے کر رہے ہو۔ نانسنس"...... سوپر فیاض نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"مفت میں۔ تو چلو میں بھی مفت میں ڈیڈی کو اطلاع بھجوا دوں گا کہ گالا کیسینو میں کتنی مشینوں کا حکومت نے لائسنس دیا ہے اور کتنی مشینیں وہاں کام کر رہی ہیں اور سوپر فیاض جو باقاعدگی سے وہاں وزٹ کرتا رہتا ہے اس نے آپ کو پہلے ہی رپورٹ دے دی ہو گی اور اب ڈائریکٹر جنرل کی کوتاہی ہے کہ ان کی عین ناک کے نیچے سب کچھ ہو رہا ہے اور وہ آنکھیں بند کئے بیٹھے ہوئے ہیں"۔ عمران کی زبان ایک بار پھر رواں ہو گئی۔

"تم واقعی ناقابل برداشت ہوتے جا رہے ہو۔ چلو دو لاکھ روپے

"لے لو اور میرا پیچھا چھوڑو"...... سوپر فیاض نے زچ ہوتے ہوئے کہا۔

"پورے پچاس لاکھ کا چیک لکھو سوپر فیاض ورنہ یہ رقم بھی ضبط ہو جائے گی اور تم بھی جیل کی کوٹھڑی میں پڑے نظر آؤ گے اور مجھے یقین ہے کہ سلمیٰ بھابی نے ایک بار بھی تم سے ملنے کے لئے جیل میں نہیں جانا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"پچاس لاکھ۔ تمہارا مطلب ہے پورے پچاس لاکھ یعنی کہ واقعی پچاس لاکھ"...... سوپر فیاض واقعی پچاس لاکھ روپے کا سن کر بری طرح بوکھلا گیا تھا۔

"اور یہ چیک بھی اس رفاہی ادارے کے نام دو گے جہاں غریب بچوں کا مفت علاج کیا جاتا ہے اور جلدی کرو۔ وقت بے حد کم ہے"۔ عمران نے کہا۔

"دس لاکھ روپے دے سکتا ہوں۔ بس اس سے زیادہ نہیں"۔ سوپر فیاض نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔

"سوری۔ اب تم جانو اور ڈیڈی۔ میں جا رہا ہوں"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"اچھا۔ اچھا۔ لے جاؤ پچاس لاکھ کا چیک۔ مطلب ہے پورے پچاس لاکھ"...... سوپر فیاض کی حالت واقعی خراب ہو رہی تھی۔ شاید اتنی بھاری رقم پہلے اس نے کبھی اس انداز میں نہ دی تھی۔

"سیدھی سیدھی دو کروڑ کی رقم ابھی باقی ہے۔ سوچ لو"۔ عمران نے کہا۔

"تم۔ تم مجھے نچوڑ کر چھوڑو گے۔ پی لو میرا خون۔ پی لو"۔ سوپر فیاض نے چیک پر دستخط کرتے ہوئے کہا اور پھر چیک بک سے چیک علیحدہ کر کے اس نے عمران کی طرف بڑھا دیا۔ عمران نے ایک نظر چیک کو دیکھا اور پھر مسکراتے ہوئے جیب میں رکھ لیا۔

"تم چونکہ نیک آدمی ہو اور رفاہی اداروں کی دل کھول کر مدد کرتے ہو اس لئے تمہارے کسی کام آنا بھی نیکی کا کام ہے۔ اب بتاؤ شوگرانی انجینئر کا کیا سلسلہ ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ فائل ہے۔ اسے پڑھ لو"..... سوپر فیاض نے سامنے رکھی ہوئی فائل اٹھا کر عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"یہ تو میں دیکھ رہا ہوں لیکن تم کیا کتنے کنجوس ہو گئے ہو کہ نہ تم نے کوئی مشروب منگوایا ہے اور نہ ہی کھانے کی دعوت دی ہے"...... عمران نے فائل کھولنے سے پہلے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ابھی تم نے مشروب پینا ہے"...... سوپر فیاض نے ایسے کہا جیسے وہ پہلے کئی بوتلیں مشروب اسے پلا چکا ہو۔

"تمہاری مرضی ہے۔ نہ پلاؤ۔ پھر یہ فائل بھی یہاں پڑی رہے گی پھر تم جانو اور ڈیڈی"...... عمران نے کہا تو سوپر فیاض نے ہونٹ بھینچتے ہوئے گھنٹی بجائی اور بابا عبدالشکور تیزی سے اندر آ گئے۔

"دو بوتلیں لے آؤ"...... سوپر فیاض نے سخت اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"ٹھہرو بابا ۔ تین بوتلیں لے آنا ۔ ایک تم پینا"...... عمران نے کہا۔

"شکریہ صاحب جی ۔ مگر میں ڈیوٹی ٹائم میں بوتل نہیں پیتا" ۔ بابا عبدالشکور نے کہا اور تیزی سے مڑ کر کمرے سے باہر چلا گیا۔

"سنا تم نے ۔ بابا عبدالشکور تمہیں کیا پیغام دے گئے ہیں" ۔ عمران نے سوپر فیاض سے کہا۔

"ان سب بوڑھوں کو تمہارے ڈیڈی نے سر چڑھا رکھا ہے ورنہ ان کی جرأت تھی کہ وہ اونچی آواز بھی منہ سے نکال سکتے"...... سوپر فیاض نے غراتے ہوئے کہا۔

"ڈیڈی نے تو پتہ نہیں کس کس کو سر چڑھا رکھا ہے ۔ ان سب نکمے لوگوں کو جو کام کر ہی نہیں سکتے اور اعلیٰ عہدوں پر فائز ہیں" ۔ عمران نے فائل کھولتے ہوئے کہا۔

"تم ۔ تم مجھ پر طنز کر رہے ہو ۔ مجھ پر"...... سوپر فیاض نے چیخ کر کہا۔

"آہستہ بولو ۔ بزرگ کہتے ہیں کہ جو چور ہوتا ہے وہی زیادہ شور مچاتا ہے"...... عمران نے کہا تو سوپر فیاض نے اس طرح ایک بار پھر ہونٹ بھینچ لئے جیسے اب وہ منہ ہی نہیں کھولے گا ۔ تھوڑی دیر بعد بابا عبدالشکور نے دو بوتلیں لا کر ایک عمران کے سامنے اور دوسری سوپر فیاض کے سامنے رکھی اور خاموشی سے باہر چلا گیا ۔ عمران بوتل بھی سپ کرتا رہا اور فائل کو بھی غور سے پڑھتا رہا ۔ اس

کے چہرے پر سنجیدگی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"یہ انجینئر یہاں کیا کرنے آیا تھا"...... عمران نے پوچھا۔

"ایمن والا پل بنانے کے سروے کے سلسلے میں آیا تھا ۔ پورا گروپ تھا ۔ آٹھ افراد کا"...... سوپر فیاض نے جواب دیا۔

"لیکن یہ نادر آباد کیوں گیا تھا"...... عمران نے پوچھا۔

"یہی تو پتہ نہیں چل رہا ۔ میں نے اس کے ساتھیوں کے بیانات لئے ہیں ۔ یہ ایک بڑے ہوٹل میں ٹھہرے ہوئے تھے ۔ ان کا کہنا ہے کہ رات گئے وہ آپس میں ڈسکس کر کے اپنے اپنے کمروں میں سونے کے لئے چلے گئے ۔ صبح جب انجینئر شانگ ناشتے کے لئے نہ پہنچا تو پتہ چلا کہ وہ کمرے میں نہیں ہے ۔ پھر جب کئی گھنٹے گزر گئے تو پولیس کو اطلاع دی گئی ۔ پھر دوسرے روز پولیس کو اس کی لاش نادر آباد کے ویرانے میں پڑی ہوئی ملی ۔ اسے گولی مار کر ہلاک کیا گیا تھا ۔ چونکہ غیر ملکی کا معاملہ تھا اس لئے کیس ہمارے سپرد کر دیا گیا ۔ باقی انجینئر واپس چلے گئے کیونکہ کام پہلے ہی وہ ختم کر چکے تھے" ۔ سوپر فیاض نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"تم نے نادر آباد سے معلومات حاصل کی ہیں"...... عمران نے فائل بند کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں ۔ لیکن وہاں سے کوئی شواہد نہیں ملے ۔ دور دور تک کوئی آبادی ہی نہیں ہے"...... سوپر فیاض نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس ہوٹل سے معلوم کیا کہ کسی نے اسے کسی کے ساتھ جاتے

ہوئے دیکھا ہو ۔ کوئی ٹیکسی ڈرائیور جو اسے وہاں لے گیا ہو"۔ عمران نے کہا۔

"نہیں ۔ کچھ معلوم نہیں ہو سکا"...... سوپر فیاض نے جواب دیا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ شانگ جن تھا جو ہوٹل سے غائب ہو کر نادر آباد پہنچ گیا اور پھر وہاں مارا گیا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"لگتا تو ایسے ہی ہے"...... سوپر فیاض نے عمران کا طنز سمجھنے کی بجائے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

"تمہاری فائل میں ایک رپورٹ بے حد اہم ہے ۔ تمہارے انسپکٹر وسیم کی طرف سے رپورٹ دی گئی ہے کہ انجینئر شانگ کے کمرے کی تلاشی کے دوران ایک عجیب سا کارڈ ملا ہے جس پر بقول انسپکٹر وسیم کسی نامعلوم پرندے کی تصویر موجود ہے اور نیچے لفظ سار گو لکھا ہوا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں ۔ لیکن اس سے کیا ہو سکتا ہے ۔ اس کارڈ سے مجرم تو نہیں پکڑے جا سکتے"...... سوپر فیاض نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"سار گو یورپ کے ایک چھوٹے سے ملک آراک کا دارالحکومت ہے اور اس کے ساتھ ساتھ آراک کی سرکاری سیکرٹ ایجنسی بھی ہے اس کا نام بھی سار گو ہے ۔ گو سار گو کی تمام تر کارروائی آراک تک

محدود ہے لیکن بہرحال یہ سیکرٹ ایجنسی ہے اور جس پرندے کا ذکر انسپکٹر وسیم نے کیا ہے وہ پرندہ یقیناً آراک کا قومی پرندہ ہو گا ۔ یہ پرندہ آراک میں کثیر تعداد میں پایا جاتا ہے اور اس کا نام بھی سار گو ہے ۔ اس کے نام پر شاید دارالحکومت کا نام سار گو رکھا گیا ہے اس لئے میرا خیال ہے کہ یہ معاملہ بین الاقوامی سطح کا ہے اور یہ سیکرٹ سروس کا معاملہ ہے ۔ انٹیلی جنس کا نہیں ہے"...... عمران نے کہا۔

"کیا تم یہ سب کچھ درست کہہ رہے ہو"...... سوپر فیاض نے حیران ہو کر پوچھا۔

"ہاں ۔ میں سنجیدہ ہوں اور جو کچھ میں نے بتایا ہے اس بارے میں تم بے شک اپنے طور پر معلومات کر کے رپورٹ کر دو"۔ عمران نے کہا تو سوپر فیاض کا چہرہ فرط مسرت سے کھل اٹھا۔

"گڈ ۔ تم نے تو سارا مسئلہ ہی حل کر دیا ۔ ایک بوتل اور پیو گے"...... سوپر فیاض نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بابا عبدالشکور کو پلا دینا ۔ اوکے ۔ اللہ حافظ"۔ عمران نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے مڑ کر وہ آفس سے باہر آیا تو باہر بابا عبدالشکور موجود تھا ۔ اس نے بڑے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا تو عمران نے جیب سے ہاتھ نکال کر چند بڑی مالیت کے نوٹ بابا عبدالشکور کی جیب میں ڈال دیئے ۔

"بابا ۔ بچوں کو میری طرف سے مٹھائی کھلا دینا ۔ اللہ حافظ"۔

عمران نے دوسرے ہاتھ سے بابا عبدالشکور کے کاندھے پر تھپکی دیتے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے مڑ کر پارکنگ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اسے معلوم تھا کہ اب یہ فائل لامحالہ سر سلطان کے ذریعے اس تک پہنچ جائے گی لیکن اس سے پہلے وہ اس بارے میں اپنے طور پر کام کرنا چاہتا تھا کیونکہ اس کی چھٹی حس کہہ رہی تھی کہ معاملات بہت گہرے ہیں اور اس معاملے میں پاکیشیا کا مجموعی مفاد بھی خطرے میں ہے۔

دروازے پر مؤدبانہ انداز میں دستک کی آواز سن کر آفس کے پیچھے بیٹھے ہوئے ادھیڑ عمر آدمی نے سر اٹھا کر دروازے کی طرف دیکھا ور پھر میز کی سائیڈ پر نصب سوئچ پینل پر سے ایک بٹن پریس کر دیا دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور ایک آدمی جس نے گہرے نیلے رنگ کا سوٹ پہنا ہوا تھا اندر داخل ہوا۔

"آؤ جیمز۔ میں تمہارا ہی منتظر تھا"...... ادھیڑ عمر آدمی نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ آپ کی کال ملتے ہی میں روانہ ہو گیا تھا۔ میں شہر سے باہر تھا سر"...... جیمز نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا اور پھر میز کی دوسری طرف کرسی پر بیٹھ گیا۔

"تم نے پاکیشیا میں پہلے بھی کام کیا ہے جیمز"...... باس نے ۔ ۔ ۔ کی طرف جھکتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ دو تین مشن میں نے وہاں مکمل کئے ہیں" ...... جیمز
نے جواب دیا۔
"اب ایک اور اہم مشن درپیش ہے۔ ایک لیبارٹری کو تباہ کرنا
ہے۔ مکمل طور پر تباہ کرنا ہے" ...... باس نے کہا۔
"یس سر۔ ہو جائے گی" ...... جیمز نے بڑے اعتماد بھرے لہجے
میں کہا۔
"گڈ۔ ایسا ہی اعتماد اچھے ایجنٹ میں ہونا چاہئے" ..... باس نے
مسکراتے ہوئے کہا۔
"باس۔ پاکیشیا پسماندہ ملک ہے اور پھر وہاں کرپشن بھی عام ہے
دولت کے عوض ہر آدمی خریدا جا سکتا ہے اس لئے پاکیشیا میں مشن
کوئی مسئلہ پیدا نہیں کرتے" ...... جیمز نے جواب دیا۔
"لیکن وہاں سیکرٹ سروس بھی ہے۔ اس بارے میں تم بھی
جانتے ہو اور میں بھی" ...... باس نے کہا۔
"یس باس۔ لیکن وہ لوگ زیادہ تر ملک سے باہر ہی کام کرتے
ہیں اور باہر ہی مصروف رہتے ہیں۔ اپنے ملک میں بہت کم کام کرتے
ہیں اور پھر ان کا لیبارٹریوں سے براہ راست کوئی تعلق نہیں ہے
لیبارٹریوں کی حفاظت کے لئے اور خاص طور پر دفاعی لیبارٹریوں کے
لئے وہاں کی ملٹری انٹیلی جنس کام کرتی ہے۔ وہ عام پیشہ ور لوگ
ہیں۔ ان سے بہرحال نمٹا جا سکتا ہے اور جب تک پاکیشیا سیکرٹ
سروس کو معلوم ہو گا ہم اپنا کام کر بھی چکے ہوں گے" ...... جیمز

جواب دیتے ہوئے کہا۔
"لیکن تم نے وہاں اپنا کوئی نشان نہیں چھوڑنا ورنہ یہ لوگ
سیدھے بلیک راڈ کے سر پر پہنچ جائیں گے اور انتقامی طور پر بہت کچھ
کر سکتے ہیں" ...... باس نے کہا۔
"یس باس۔ ایسا ہی ہو گا۔ آپ کو تو معلوم ہے کہ ہم کس انداز
میں کام کرتے ہیں۔ ویسے اگر وہاں سیکرٹ سروس کو علم بھی ہو گیا
اور مقابلے پر بھی آ گئی تب بھی ہم ہی کامیاب رہیں گے"۔ جیمز نے
جواب دیتے ہوئے کہا۔
"اوکے۔ تو پھر یہ مشن تمہارے سیکشن کو باقاعدہ دیا جاتا ہے۔
مجھے یقین ہے کہ تم حتمی طور پر کامیابی کی رپورٹ دو گے" ...... باس
نے کہا اور اس کے ساتھ ہی سامنے موجود فائل اٹھا کر جیمز کی طرف
بڑھا دی۔ جیمز نے سرسری طور پر اس فائل کو دیکھا اور پھر اسے بند کر
دیا۔
"باس۔ اس لیبارٹری کے محل وقوع کا علم کیسے ہوا ہے"۔ جیمز
نے پوچھا۔
"تم کیوں پوچھ رہے ہو۔ کوئی خاص بات" ...... باس نے
چونک کر پوچھا۔
"باس تاکہ ہمیں معلوم ہو کہ واقعی لیبارٹری کا ہی محل وقوع
ہے اور ہم اس پر کام کر سکیں۔ اگر کام کے بعد معلوم ہوا کہ یہ محل
وقوع نہیں ہے تو معاملات خاصے خراب بھی ہو سکتے ہیں اور دیر بھی

نک سکتی ہے ...... جیمز نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"اس بارے میں آراک کی سرکاری تنظیم سارگو نے کام کیا ہے
اور یہ محض وقوع اس لئے درست ہے کہ یہ اس آدمی سے حاصل کیا
گیا ہے جو خود اس لیبارٹری میں وزٹ کر کے آیا تھا"...... باس نے
کہا۔
"سارگو تو صرف آراک تک ہی محدود ہے باس اور اس میں تو
اتنی اہلیت نہیں ہے کہ وہ کسی بین الاقوامی مشن پر کام کر سکے"۔
جیمز نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"ہاں۔ تمہاری بات درست ہے لیکن اس بار وہ کامیاب رہے
ہیں"...... باس نے جواب دیا۔
"وہ ایجنٹ کون ہے باس۔ مجھے اس سے تفصیل معلوم کرنا
پڑے گی کیونکہ یہ بے حد اہم ہے"...... جیمز نے کہا۔
"میں تمہیں مختصر طور پر بتا دیتا ہوں کیونکہ اس ایجنٹ کو ایک
روڈ ایکسیڈنٹ میں فنش کر دیا گیا ہے تاکہ یہ اہم معاملہ آگے نہ بڑھ
سکے"...... باس نے کہا تو جیمز بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے
پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔
"یہ تو بڑی عجیب بات ہے باس کہ جو ایجنٹ کامیاب رہا اسے
ہلاک کر دیا گیا"...... جیمز نے کہا۔
"اسے سارگو نے ہلاک نہیں کرایا ہم نے کرایا ہے کیونکہ ہمیں
معلوم ہوا تھا کہ اس ایجنٹ کے شوگران میں بھی خاصے وسیع

تعلقات ہیں اور ہم نہیں چاہتے تھے کہ شوگران کو اس کا علم ہو
سکے"...... باس نے کہا۔
"کیا اس مشن میں شوگران بھی فریق ہے باس"...... جیمز نے
الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔
"مجھے معلوم ہے کہ تمہارے ذہن میں یہ سوال کیوں ابھرا ہے۔
میں تمہیں مختصر پس منظر بتا دیتا ہوں پھر تمہارا ذہن کلیئر ہو جائے
گا"...... باس نے کہا۔
"یس باس"...... جیمز نے کہا۔
"پاکیشیا کے ایک سائنس دان ڈاکٹر قاضی نے خلاء میں کام
کرنے والے سیٹلائٹس کی مخصوص مشینری جس کی مدد سے کسی بھی
ملک کی دفاعی تنصیبات کو چیک کیا جا سکتا تھا، کو وقتی طور پر جام
کرنے کے لئے ایک خصوصی آلہ بنانے کا فارمولا تیار کیا۔ اسے اس
نے ڈی ایس رائفل کا نام دیا اور شوگران کو بھی اس فارمولے کی
تیاری میں شامل کر لیا گیا اور ڈاکٹر قاضی کے ساتھ ایک شوگرانی
سائنس دان بھی کام کر رہا ہے۔ اس شوگرانی سائنس دان کا بھائی
شوگران میں ایجنٹ ہے اور اس کا نام شانگ ہے۔ یہ شانگ پاکیشیا
میں انجینئرز کی ٹیم کے ساتھ پاکیشیا گیا تو اس نے اپنے بھائی سائنس
دان سے رابطہ کیا تو اس کے بھائی نے جس کا نام ڈاکٹر چانگ ہے
اسے خفیہ طور پر لیبارٹری میں بلوا لیا اور اس سے تفصیلی ملاقات کی۔
ملاقات کے بعد اسے واپس بھجوا دیا گیا۔ سارگو کا جو ایجنٹ اس

لیبارٹری کو ٹریس کرنے پاکیشیا گیا تھا وہ شوگران میں بھی کافی عرصہ گزار چکا تھا اور اس کے شوگرانیوں سے خاصے وسیع تعلقات تھے ۔ اس کی اس انجینئر شانگ سے ایک ہوٹل میں ملاقات ہو گئی ۔ شانگ اس ایجنٹ کا بھی واقف تھا ۔ ان کی ملاقاتیں ہوتی رہیں اور پھر اس شانگ کے بھائی ڈاکٹر چانگ کا ذکر چھڑا تو شانگ نے اسے بتایا کہ ڈاکٹر چانگ پاکیشیا کی ایک لیبارٹری میں ڈاکٹر قاضی کے ساتھ مل کر کام کر رہا ہے ۔ اس ایجنٹ کو اس لیبارٹری کے محل وقوع کا علم نہ تھا لیکن اسے بہرحال یہ علم تھا کہ اس لیبارٹری کا انچارج ڈاکٹر قاضی ہے اور وہ ڈاکٹر قاضی کو ہی مختلف ذرائع سے ٹریس کر رہا تھا اس لئے جب اس نے ڈاکٹر قاضی کا نام سنا تو وہ سمجھ گیا کہ شانگ کا بھائی ڈاکٹر چانگ اسی لیبارٹری میں کام کر رہا ہے جس کو وہ ٹریس کرنے آیا ہے اور شانگ وہاں ہو آیا ہے تو اس نے شانگ کو اغوا کیا اور پھر مخصوص حربوں کی مدد سے اس نے اس سے ساری تفصیل معلوم کر لی اور پھر اسے ہلاک کر کے اس کی لاش ویرانے میں ڈال دی اور خود وہ خاموشی سے واپس آراک آ گیا ۔ اس طرح اس لیبارٹری کا حتمی محل وقوع معلوم ہو گیا جو اس فائل میں درج ہے ۔ اب یہ مشن مجھے دیا گیا ہے تاکہ میں اس لیبارٹری کو تباہ کرا دوں تو میں نے اس ایجنٹ کے بارے میں معلومات حاصل کیں اور پھر میں نے رازداری کی خاطر اسے ایک روڈ ایکسیڈنٹ میں ختم کرا دیا تاکہ ایک تو اس لیبارٹری کے بارے میں کوئی بات سامنے نہ

آئے اور دوسرا شوگرانیوں کو اس کا علم نہ ہو سکے کہ اس فارمولے کے بارے میں معلومات ایکریمیا تک پہنچ گئی ہیں“...... باس نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے باس ۔ میں سمجھ گیا ہوں ۔ اب میں جلد ہی آپ کو کامیابی کی رپورٹ دوں گا“...... جیمز نے کہا۔

”اوکے ۔ وش یو گڈ لک ۔ ویسے کوشش کرنا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اس کی اطلاع نہ ہو سکے اور اگر ہو جائے تو بھی تم نے مشن کو ہر حال میں کامیاب کرنا ہے“...... باس نے کہا۔

”یس باس ۔ ایسا ہی ہو گا“...... جیمز نے کہا اور فائل اٹھا کر اٹھ کھڑا ہوا اور پھر سلام کر کے وہ مڑا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

عمران کی کار تیز رفتاری سے نادر آباد کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی ۔ عمران خود ڈرائیونگ سیٹ پر موجود تھا ۔ اس کی سائیڈ سیٹ پر ٹائیگر بیٹھا ہوا تھا جبکہ عقبی سیٹ پر جوانا بیٹھا ہوا تھا ۔ عمران نے جوانا کو مسلسل رانا ہاؤس میں رہنے کی وجہ سے یکسانیت کا شکار ہونے پر اسے انڈر ورلڈ میں ٹائیگر کی طرح رہنے اور کام کرنے کی اجازت دے دی تھی لیکن اس کے ساتھ ہی اس نے اسے مستقل رانا ہاؤس میں نہ رہنے کی پابندی لگا دی تھی اور جوانا نے اس ہوٹل میں کمرہ لے لیا تھا جہاں ٹائیگر رہائش پذیر تھا اور جوانا کو انڈر ورلڈ میں متعارف کرانے کی ذمہ داری بھی ٹائیگر نے اپنے ذمے لے لی تھی ۔ عمران کی سوپر فیاض سے ہونے والی بات چیت کے دوسرے روز ہی اس کی توقع کے عین مطابق شوگرانی انجنیئر کے قتل کی فائل سرسلطان کے ذریعے عمران تک پہنچ گئی تھی لیکن عمران نے اس سے

پہلے ہی ٹائیگر اور جوانا کو اس کیس پر کام کرنے کے احکامات دے دیئے تھے اور انہیں اس ہوٹل کے بارے میں بتا دیا تھا جہاں شوگرانی انجنیئر اپنے ساتھیوں کے ساتھ رہائش پذیر تھا ۔ اگرچہ شوگرانی انجنیئر کی لاش سفارتی طور پر واپس شوگران بھجوا دی گئی تھی لیکن فائل میں اس کے زندگی کے دوران مختلف فوٹو اور اس کی لاش کے بھی کئی فوٹو شامل تھے ۔ ساتھ ہی پوسٹ مارٹم رپورٹ بھی موجود تھی جس کے مطابق ایک ہی گولی چلائی گئی تھی اور وہ سیدھی اس کے دل میں اتر گئی تھی اور رپورٹ کے مطابق گولی پسٹل سے چلائی گئی تھی اور دو فٹ کے فاصلے سے چلائی گئی تھی ۔ ٹائیگر نے اس ہوٹل پر کام کیا تھا اور نہ صرف اس نے ہوٹل کے عملے سے معلومات حاصل کی تھیں بلکہ وہ یہ بھی معلوم کرنے میں کامیاب ہو گیا تھا کہ ایک اور غیر ملکی جو یورپی نژاد تھا، اکثر اس کے کمرے میں آتا جاتا رہتا تھا ۔ گو اس کی کوئی تصویر تو وہ نہ حاصل کر سکا تھا لیکن وہ اس کے حلیئے کی تفصیل معلوم کر چکا تھا اور یہ بھی اس نے معلوم کر لیا تھا کہ جس رات وہ کمرے سے غائب ہوا تھا اسی رات وہ اس غیر ملکی کے ساتھ ایک سیاہ رنگ کی کار میں جاتا دیکھا گیا تھا ۔ اس کے بعد اس کی لاش ہی سامنے آئی تھی ۔ کار کی صرف ساخت اور اس کے رنگ کا ہی پتہ چل سکا تھا ۔ باقی تفصیلات کا علم نہ ہو سکا تھا ۔ البتہ وہ ایک اہم بات معلوم کرنے میں کامیاب ہو گیا تھا کہ کار کے پچھلے بمپر کے دونوں کونوں پر سرخ رنگ کی تین پٹیاں بنی ہوئی تھیں ۔ نادر آباد

میں اس جگہ کو بھی ٹائیگر نے چیک کیا تھا جہاں شوگرانی انجینئر کی لاش ملی تھی لیکن وہاں سے وہ کوئی اہم بات معلوم نہ کر سکا تھا۔ اس کی رپورٹ کے بعد عمران نے خود نادر آباد جانے کا فیصلہ کیا تھا۔ چنانچہ اس وقت وہ اپنی کار میں سوار ٹائیگر اور جوانا کے ساتھ نادر آباد جا رہا تھا۔ نادر آباد پاکیشیا اور کافرستان کی سرحد پر واقع ایک غیر آباد علاقہ تھا۔ وہاں ایک چھوٹا سا قصبہ ضرور تھا لیکن وہاں کی زیادہ اراضی بنجر تھی اور اس علاقے کے لوگوں کا ذریعہ آمدنی یا تو مویشی پالنا تھا یا پھر وہ پاکیشیا اور کافرستان کے درمیان مختلف اشیاء کی اسمگلنگ کرتے تھے وہاں ایک ویران کھنڈر نما عمارت تھی جہاں سے شوگرانی انجینئر کی لاش دستیاب ہوئی تھی۔ اس لاش کی نشاندہی بھی ایک مقامی آدمی نے کی تھی اور پھر اس قصبے کے سردار جس کا نام سردار سہراب تھا، نے تھانے میں اطلاع دی تھی۔

" شوگرانی انجینئر کو دارالحکومت سے اس قدر دور کیوں لے جایا گیا۔ اس کی کیا وجہ ہو سکتی ہے "...... عمران نے سائیڈ سیٹ پر بیٹھے ہوئے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

" کیا کہا جا سکتا ہے باس۔ بظاہر تو کوئی وجہ سمجھ میں نہیں آتی "۔ ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" میرا خیال ہے ماسٹر کہ اس شوگرانی انجینئر سے معلومات حاصل کی گئی ہیں اور اس پوچھ گچھ میں صرف پاکیشیا میں رہنے والا وہ یورپی ہی شامل نہ تھا بلکہ کافرستان سے آنے والا کوئی آدمی بھی شامل تھا اور

اسی کی وجہ سے اس شوگرانی انجینئر کو یہاں لایا گیا "...... عقبی سیٹ پر بیٹھے جوانا نے کہا۔

" ہاں۔ یہی قابل قبول وجہ ہو سکتی ہے لیکن پھر یہاں کے رہنے والوں کو اس کا علم ہوگا "...... عمران نے کہا۔

" میرا خیال ہے باس کہ اس شوگرانی انجینئر کو اس ویران کھنڈر میں ہلاک نہیں کیا گیا بلکہ کہیں اور ہلاک کرنے کے بعد اس کی لاش کو یہاں لا کر ڈالا گیا ہے کیونکہ وہاں خون زیادہ موجود نہ تھا اور وہاں خاک پر جو نشانات موجود ہیں اس سے بھی یہی تاثر ابھرتا ہے "۔ ٹائیگر نے کہا۔

" ہاں۔ میں نے فائل میں بھی لاش کے فوٹو دیکھے ہیں۔ اس سے واقعی ایسے ہی معلوم ہوتا ہے "...... عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" ماسٹر۔ اس علاقے کے لوگوں کو اس کا یقینی طور پر علم ہوگا "۔ جوانا نے کہا۔

" ہاں۔ لیکن دیکھو وہ اسے قبول بھی کرتے ہیں یا نہیں "۔ عمران نے کہا۔

" انہیں کرنا پڑے گا قبول "...... جوانا نے فیصلہ کن لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

" وہ غریب اور بے گناہ لوگ ہیں اس لئے ہم ان پر تشدد نہیں کر سکتے۔ اس کے باوجود بہرحال ہمیں اصل بات کا سراغ لگانا ہے "۔

عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" باس ۔ اصل بات یہ ہے کہ اس شوگرانی انجنیئر سے یہ یورپی لوگ کیا حاصل کرنا چاہتے تھے "...... ٹائیگر نے پوچھا۔

"یہی بات تو معلوم کرنی ہے ۔ میری چھٹی حس کہہ رہی ہے کہ یہ کوئی عام معاملہ نہیں ہے ۔ اس کے پس منظر میں کوئی اہم مسئلہ ہے "...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ نادر آباد کے علاقے میں داخل ہو گئے ۔ ٹائیگر کی نشاندہی پر عمران نے اس ویران کھنڈر کے سامنے کار روکی اور پھر وہ تینوں کار سے اتر کر اس کھنڈر میں داخل ہو گئے ۔ عمران نے یہاں اپنے طور پر کافی چیکنگ کی لیکن وہاں سے اسے کوئی ایسی چیز نہ مل سکی جس کی اسے توقع تھی اور پھر وہ اس کھنڈر سے باہر آئے تو ایک نوجوان جو ان کی کار کے قریب کھڑا تھا انہیں دیکھ کر تیزی سے واپس جانے لگا۔

" سنو "...... عمران نے اسے کہا لیکن وہ رکنے کی بجائے دوڑ پڑا تو جوانا نے جمپ لگا کر اسے بازو سے پکڑ لیا۔

" مجھے چھوڑو ۔ میں بے قصور ہوں ۔ مجھے چھوڑ دو "...... اس نوجوان نے خوف سے چیختے ہوئے کہا۔

" ارے ۔ ارے ۔ ڈرو نہیں ۔ ہم دشمن نہیں دوست ہیں "۔ عمران نے آگے بڑھ کر اس کے کاندھے پر تھپکی دیتے ہوئے کہا۔

" مم ۔ میں تو بے قصور ہوں ۔ مجھے جانے دو "...... نوجوان نے

انتہائی خوفزدہ لہجے میں کہا۔

" گھبراؤ نہیں "...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بڑی مالیت کا نوٹ جیب سے نکال کر اس کے ہاتھ پر رکھ دیا تو جوان کا خوفزدہ چہرہ یکلخت کھل اٹھا ۔ اس نے جلدی سے نوٹ اپنی جیب میں ڈال لیا۔

" کیا نام ہے تمہارا ۔ کیا تم یہیں رہتے ہو "...... عمران نے مسکراتے ہوئے انتہائی نرم لہجے میں کہا۔

" ہاں ۔ میرا نام حاکم علی ہے اور میں گوڈو میں رہتا ہوں ۔ میں بکریاں چراتا ہوں ۔ میری بکریاں سامنے وہ جھاڑیوں والا علاقہ نظر آ رہا ہے وہاں چر رہی ہیں ۔ میں تو کار دیکھ کر یہاں آ گیا تھا "۔ نوجوان حاکم علی نے اس بار اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

" کئی روز پہلے یہاں سے پولیس نے ایک لاش اٹھائی تھی ۔ کیا تم نے دیکھا تھا "...... عمران نے پوچھا۔

" ہاں ۔ میں نے دیکھا تھا لیکن میں پولیس سے بہت ڈرتا ہوں اس لئے میں قریب نہ آیا تھا ۔ صرف دور سے ہی دیکھتا رہا تھا "۔ حاکم علی نے صاف طور پر اعتراف کرتے ہوئے کہا۔

" کیا تمہیں معلوم ہے کہ پولیس سے پہلے یہاں کوئی اور کار آئی تھی "...... عمران نے کہا۔

" یہاں پہلے کوئی کار میں نے نہیں دیکھی "...... حاکم علی نے جواب دیا۔

"تو کیا وہ لوگ پیدل یہاں آئے تھے اور پھر یہاں ایک آدمی کو گولی مار دی"...... عمران نے کہا۔

"مم۔ مم۔ مجھے نہیں معلوم"...... حاکم علی نے ایک بار پھر خوفزدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"گھبراؤ نہیں۔ جو کچھ تم بتاؤ گے اس کا کسی کو علم نہیں ہو گا"۔ عمران نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ نہیں۔ مجھے واپس جانے دو۔ وہ۔ وہ گوچرن مجھے مار دے گا۔ وہ بے حد ظالم ہے"...... حاکم علی نے انتہائی گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے غوطہ لگا کر بھاگنے کی کوشش کی لیکن اس بار ٹائیگر نے اسے بازو سے پکڑ لیا۔

"پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ لو اور رقم لے لو۔ ہم دوست ہیں دشمن نہیں اور نہ ہی ہمارا تعلق پولیس ہے۔ جو کچھ تم بتاؤ گے ہم اسے راز رکھیں گے"...... عمران نے کہا اور جیب سے ایک اور بڑی مالیت کا نوٹ نکال کر حاکم علی کے ہاتھ میں پکڑا دیا۔

"مم۔ مم۔ میں مارا جاؤں گا"...... حاکم علی نے لرزتے ہوئے لہجے میں کہا البتہ اس نے نوٹ جلدی سے اپنی پھٹی پرانی واسکٹ کی جیب میں ڈال لئے تھے۔

"کون ہے یہ گوچرن اور تم نے کیا دیکھا تھا"...... عمران نے پوچھا۔

"گوچرن بہت بڑا اسمگلر ہے۔ وہ کافرستان سے آکر یہاں رہ رہا

ہے۔ سردار اور قصبے والے اس سے بہت ڈرتے ہیں۔ وہ بڑا ظالم آدمی ہے۔ اس کا پورا گروپ ہے۔ وہ اسمگلنگ کرتا ہے اور بدمعاشوں والے سارے کام کرتا ہے"...... حاکم علی نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے خوفزدہ لہجے میں کہا۔

"تو کیا گوچرن نے لاش یہاں پھینکی تھی"...... عمران نے اندازہ لگاتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ میں نے خود دیکھا تھا۔ میں اپنی بکریوں کے پاس تھا۔ میں نے گوچرن اور اس کے ساتھ تین آدمیوں کو دیکھا تھا۔ ان میں سے ایک آدمی نے کاندھے پر کسی کو اٹھا رکھا تھا اور پھر وہ آدمی اندر چلا گیا جبکہ گوچرن اور اس کے ساتھی باہر کھڑے رہے تھے۔ پھر وہ آدمی واپس آگیا اور وہ سب واپس چلے گئے اور اس کے بعد ڈرتے ڈرتے میں یہاں آیا۔ میں نے جب اندر لاش دیکھی تو میں مڑ کر بھاگ گیا"...... حاکم علی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"یہ گوچرن کہاں رہتا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"سردار رحمت کے گھر کے پاس ایک مکان ہے۔ وہ مکان اس نے سردار رحمت سے ہی خریدا ہوا ہے اور وہ وہاں رہتا ہے"۔ حاکم علی نے جواب دیا۔

"اس کی کوئی خاص نشانی جس سے دور سے ہی ہم اس کے گھر کو پہچان جائیں"...... عمران نے پوچھا۔

"ہاں ہے۔ اس کے گھر پر سرخ رنگ کا جھنڈا لگا ہوا ہے جس کے

اندر پیلے رنگ کی پٹیاں ہیں۔ وہ کہتا ہے کہ یہ جھنڈا اس کے ابو کی نشانی ہے"...... حاکم علی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تم خود کہاں رہتے ہو"...... عمران نے پوچھا۔

" میں قصبے کے شمالی حصے میں رہتا ہوں۔ سردار کے گھر سے دور"...... حاکم علی نے جواب دیا۔

" کیا تم نے قصبے میں سیاہ رنگ کی کار جاتی یا آتی ہوئی دیکھی تھی"...... عمران نے پوچھا۔

" کاریں تو گوچرن کے گھر پر آتی رہتی ہیں۔ میں نے خاص طور پر تو نہیں دیکھی"...... حاکم علی نے جواب دیا۔

" ٹھیک ہے۔ اب تم جاؤ اور سب کچھ بھول جاؤ۔ کسی کو بھی نہ بتانا کہ تم ہم سے ملے ہو یا ہمیں تم نے کچھ بتایا ہے"...... عمران نے کہا تو حاکم علی نے اثبات میں سر ہلا دیا اور انہیں سلام کیا اور پھر واپس دوڑ پڑا۔ تھوڑی دیر بعد وہ کافی دور جھاڑیوں بھرے میدان میں پہنچ کر ان کی نظروں سے غائب ہو گیا۔

" تو یہ اندازہ درست تھا کہ لاش کو کہیں دور سے لا کر یہاں پھینکا گیا ہے"...... عمران نے کہا۔

" ہاں باس۔ لیکن اس گوچرن نے یہاں لاش کیوں پھینکی تھی۔ وہ اسے غائب بھی تو کر سکتا تھا یا کہیں دور لے جا کر پھنکوا سکتا تھا"...... ٹائیگر نے کہا۔

" یہ عام سا اسمگلر اور بدمعاش ہو گا۔ ان لوگوں کا زاویہ نگاہ ایسا

نہیں ہوتا۔ وہ یہی سمجھتے ہیں کہ جو کچھ وہ سوچ رہے ہیں ویسے ہی ہو گا"...... عمران نے جواب دیا اور ایک بار پھر وہ کار میں بیٹھ گئے اور عمران نے کار کا رخ موڑا اور پھر اسے قصبے کی طرف لے گیا۔ قصبے کے قریب پہنچتے ہی انہیں دور سے سرخ رنگ کا جھنڈا ایک پختہ اور دو منزلہ مکان پر لہراتا نظر آنے لگ گیا جس کے اندر زرد رنگ کی پٹیاں تھیں۔ مکان کے باہر کافی سارا ایریا حویلی کے انداز میں بنا ہوا تھا اور اس کا بڑا سا لکڑی کا پھاٹک کھلا ہوا تھا۔ عمران کی کار سیدھی پھاٹک میں داخل ہوئی تو سامنے ایک وسیع صحن تھا جبکہ ایک سائیڈ پر طویل دیوار تھی جس میں ایک دروازہ تھا جبکہ دوسری طرف ایک بڑا سا برآمدہ تھا جس کے پیچھے پانچ کمروں کے دروازے تھے۔ اس برآمدے میں بھی چارپائیاں موجود تھیں اور ان پر سات آٹھ آدمی بیٹھے ہوئے تھے۔ ایک بڑی سی جیپ بھی ایک طرف کھڑی تھی۔ عمران کی کار دیکھ کر برآمدے میں بیٹھے ہوئے افراد بے اختیار چونک پڑے اور پھر ان میں سے ایک لمبے قد اور مضبوط جسم کا آدمی اٹھ کر ان کی طرف آنے لگا۔ اس نے چادر پہنی ہوئی تھی اور اس کی بڑی بڑی مونچھیں تھیں۔ عمران، ٹائیگر اور جوانا کار سے باہر آئے۔ جوانا کو دیکھ کر وہ سب ایک بار پھر چونک پڑے تھے۔

" جی صاحب۔ کون ہیں آپ اور کس لئے آئے ہیں"...... اس مونچھوں والے آدمی نے قریب آ کر کہا۔ اس کی نظریں جوانا پر جمی ہوئی تھیں۔

"میرا نام علی عمران ہے اور یہ میرے ساتھی ہیں ٹائیگر اور جوانا۔ ہم دارالحکومت سے آئے ہیں اور ہم نے گوچرن سے ملنا ہے"۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"وہ تو کہیں گئے ہوئے ہیں۔ یہاں موجود نہیں ہیں"۔ اس آدمی نے جواب دیا لیکن اس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ انہیں ٹالنے کی کوشش کر رہا ہے۔

"ہمارے یہاں آنے میں گوچرن کا ہی فائدہ تھا۔ پچاس لاکھ وہ آسانی سے کما سکتا تھا۔ ٹھیک ہے۔ پھر ہم کسی اور کے پاس چلے جاتے ہیں"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور کار کی طرف مڑ گیا۔

"کیا کام ہے جناب۔ آپ مجھے بتائیں۔ میں گوچرن کا مختار ہوں جناب"...... اس آدمی نے پریشان سے لہجے میں کہا۔

"کیا نام ہے تمہارا"...... عمران نے پوچھا۔

"میرا نام جسونت ہے"...... اس آدمی نے جواب دیا۔

"کام کیا ہونا ہے۔ جو کام گوچرن کرتا ہے وہی کام ہے۔ ہمیں ایک آدمی نے گوچرن کا حوالہ دیا تھا کہ وہ صاف اور کھرا آدمی ہے اس لئے ہم آگئے تھے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اچھا ٹھیک ہے۔ آیئے اندر بیٹھ جائیں۔ میں ملواتا ہوں آپ کو سردار سے"...... جسونت نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر جسونت کی رہنمائی میں وہ ایک کمرے میں پہنچ گئے جہاں دس

بارہ کرسیاں موجود تھیں۔

"آپ کیا پینا پسند کریں گے"...... جسونت نے پوچھا۔

"کچھ نہیں۔ پہلے کام کی بات ہو جائے پھر"...... عمران نے کہا تو جسونت سر ہلاتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا اور پھر تھوڑی دیر بعد ایک درمیانے قد لیکن سانڈ کی طرح مضبوط جسم کا آدمی اندر داخل ہوا۔ اس نے سر پر کپڑے کی ٹوپی پہنی ہوئی تھی۔ اس کی بھی بڑی بڑی مونچھیں تھیں۔ آنکھیں اس طرح تھیں جیسے باقاعدہ آنکھوں میں سرخی لگائی گئی ہو۔ چہرہ بڑا سا تھا لیکن اس کے چہرے کی بناوٹ بتا رہی تھی کہ وہ خاصا سفاک فطرت آدمی ہے اور دولت کا پجاری ہے۔

"میرا نام گوچرن ہے"...... اس آدمی نے اندر آتے ہی بڑے رعب دار لہجے میں کہا۔ البتہ اس کی نظریں عمران اور اس کے ساتھیوں پر جمی ہوئی تھیں۔ اس کے پیچھے جسونت تھا۔ عمران اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے اٹھتے ہی ٹائیگر اور جوانا بھی اٹھ کر کھڑے ہو گئے تھے۔

"میرا نام علی عمران ہے اور یہ میرے ساتھی ہیں ٹائیگر اور جوانا"...... عمران نے مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھانے کی بجائے سپاٹ سے لہجے میں اپنا اور اپنے ساتھیوں کا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"آپ پہلی بار آئے ہیں۔ کون ہیں آپ اور کس کے حوالے سے آئے ہیں"...... گوچرن نے قدرے سخت لہجے میں کہا۔ البتہ اس کے ساتھ ہی وہ ایک کرسی پر بیٹھ گیا تھا۔ جسونت اس کی کرسی کے

پیچھے باڈی گارڈ کے سے انداز میں کھڑا تھا جبکہ سامنے کرسیوں پر عمران، ٹائیگر اور جوانا بیٹھ گئے تھے۔

" تم نے شوگرانی انجینئر کی لاش ویران کھنڈر میں پھینکوائی تھی ۔ اس بارے میں تفصیل بتادو"...... عمران نے خشک لہجے میں کہا۔

" کیا ۔ کیا کہہ رہے ہو تم "...... گوچرن نے ایک جھٹکے سے اٹھتے ہوئے کہا۔

" بیٹھ جاؤ گوچرن اور اطمینان سے بات کرو ورنہ "...... عمران نے کہا۔

" ورنہ کیا ۔ تم مجھے دھمکی دے رہے ہو ۔ مجھے گوچرن کو اور وہ بھی میرے اڈے پر"...... گوچرن نے غصے سے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا ہاتھ جیب سے باہر آیا تو اس کے ہاتھ میں مشین پسٹل موجود تھا ۔ اس کے پیچھے کھڑے ہوئے جسونت نے بھی یکلخت مشین پسٹل نکال لیا تھا لیکن دوسرے لمحے تڑتڑاہٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی جسونت چیختا ہوا اچھل کر فرش پر گرا اور گوچرن کے ہاتھ سے مشین پسٹل نکل کر ایک طرف جا گرا ۔ یہ فائرنگ ٹائیگر کی طرف سے ہوئی تھی جبکہ جوانا نے بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھ کر گوچرن کو گردن سے پکڑ کر ایک جھٹکے سے فضا میں اٹھا کر ہاتھ کو مخصوص انداز میں جھٹکا دیا تو گوچرن کا تڑپتا ہوا جسم یکلخت ڈھیلا پڑ گیا اور جوانا نے اسے واپس کرسی پر ڈال دیا جبکہ ٹائیگر فائرنگ کرتے ہی دوڑتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا تھا ۔ جوانا بھی بے ہوش گوچرن کو

کرسی پر ڈال کر دوڑتا ہوا کمرے سے باہر چلا گیا اور پھر باہر سے مشین پسٹل کے چلنے کی مخصوص آوازیں اور انسانی چیخیں سنائی دیتی رہیں ۔ عمران نے آگے بڑھ کر کرسی پر بے ہوش پڑے ہوئے گینڈے نما گوچرن کو اٹھا کر کاندھے پر لادا اور پھر وہ خود بھی کمرے سے باہر آ گیا۔

" جلدی کرو ۔ ہم نے یہاں سے نکلنا ہے ورنہ فائرنگ کی وجہ سے یہاں سارا قصبہ اکٹھا ہو جائے گا"...... عمران نے چیخ کر کہا اور برآمدے کی سیڑھیاں اتر کر وہ اپنی کار کے قریب آیا ۔ اس نے کار کا عقبی دروازہ کھولا اور گوچرن کو اندر ڈال دیا ۔ چند لمحوں بعد ٹائیگر اور جوانا بھی دوڑتے ہوئے واپس آ گئے ۔ عمران نے جوانا کو سائیڈ سیٹ پر بیٹھنے کا اشارہ کیا جبکہ ٹائیگر اس بار عقبی سیٹ پر بیٹھ گیا ۔ جوانا سائیڈ سیٹ پر اور عمران ڈرائیونگ سیٹ پر اور چند لمحوں بعد کار سٹارٹ ہو کر تیزی سے گھومتی ہوئی پھاٹک سے باہر آئی اور پھر چند لمحوں بعد وہ قصبے سے باہر آ چکے تھے ۔ قصبے کا کوئی آدمی انہیں گوچرن کے مکان کی طرف آتا دکھائی نہ دیا تھا ۔ شاید وہاں پہلے بھی فائرنگ ہوتی رہتی تھی اس لئے لوگوں نے اس بار بھی کوئی دلچسپی یہ سوچ کر نہ لی ہو گی کہ ایسا تو ہوتا ہی رہتا ہے ۔ کار اب واپس دارالحکومت کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔

" اس کا خیال رکھنا ۔ یہ خاصے مضبوط جسم کا مالک ہے اس لئے جلدی ہوش میں آ جائے گا"...... عمران نے کہا۔

"میں اسے دوبارہ بے ہوش کر دوں گا لیکن کیا آپ رانا ہاؤس لے جائیں گے اسے"...... ٹائیگر نے پوچھا۔

"ہاں۔ یہ خاص آدمی ہے اس لئے اس سے تفصیل سے پوچھ گچھ ہو گی اور اس کے لئے رانا ہاؤس مناسب رہے گا"...... عمران کہا تو ٹائیگر اور جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر راستے میں دو بار گوچرن کو ہوش آنے لگا تھا اور ٹائیگر نے اس کے سر پر مشین پسٹل کا دستہ مار کر اسے بے ہوش کر دیا تھا اور آخرکار وہ رانا ہاؤس پہنچ گئے اور پھر عمران کے کہنے پر جوزف نے کار میں سے گوچرن کو نکال کر بلیک روم میں راڈز والی کرسی پر جکڑ دیا جبکہ عمران دوسرے کمرے میں گیا جہاں فون سیٹ موجود تھا۔ عمران نے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ایکسٹو"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے مخصوص آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں طاہر"...... عمران نے دانستہ بلیک زیرو کا نام لیتے ہوئے کہا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ ٹائیگر اور جوانا اس کمرے کے قریب موجود نہیں ہوں گے۔

"عمران صاحب۔ آپ کہاں ہیں"...... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"کیا ہوا ہے۔ کوئی خاص بات"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"نہیں جناب۔ میں تو اس لئے پوچھ رہا تھا کہ سر سلطان آپ سے

بات کرنے کے لئے بے چین تھے"...... بلیک زیرو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں رانا ہاؤس میں موجود ہوں۔ میں ان سے بات کر لیتا ہوں تم مجھے یہ بتاؤ کہ اس شوگرانی انجینئر کے بارے میں کوئی خاص بات معلوم ہوئی ہے"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ ایک اہم بات سامنے آئی ہے کہ اس شوگرانی انجینئر کا بھائی جس کا نام ڈاکٹر چانگ ہے یہاں پاکیشیا کی کسی لیبارٹری میں کام کرتا تھا اور وہی اس انجینئر کی لاش لے کر واپس شوگران گیا ہے اور اس کی ابھی تک واپسی نہیں ہوئی"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"کیسے معلوم ہوئی ہے یہ بات"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"سر سلطان نے مجھے یہ بات بتائی تھی اور انہیں یہ بات سرداور نے بتائی ہے"...... بلیک زیرو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ یہ واقعی اہم بات ہے۔ میں سر سلطان سے بات کرتا ہوں۔ اللہ حافظ"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"پی اے ٹو سیکرٹری خارجہ"...... رابطہ قائم ہوتے ہی سر سلطان کے پی اے کی آواز سنائی دی۔

"ابھی تک ٹو ہی ہو۔ اب تک تو تمہیں ترقی کر کے ٹو سے میٹرک تک پہنچ جانا چاہیئے تھا"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ عمران صاحب آپ۔ میں بات کراتا ہوں۔ آپ بھی سفارش کر دیجئے گا"...... دوسری طرف سے پی اے نے ہنستے ہوئے کہا۔

"تم نے سفارش کرائی تو اصول پسند سر سلطان تمہیں ٹو سے زیرو کر دیں گے۔ کیا خیال ہے کروں سفارش"...... عمران نے بھی مسکراتے ہوئے کہا۔

"رہنے دیجئے جناب۔ میں ٹو ہی بھلا"...... پی اے نے بھی ہنستے ہوئے جواب دیا اور پھر چند لمحوں کی خاموشی کے بعد سر سلطان کی آواز سنائی دی۔

"ہیلو"...... سر سلطان نے کہا۔

"سلطان عالی مرتبت کی خدمت اقدس میں علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) عرض کر رہا ہوں۔ اگر ہو سکے تو دو چار جاگیروں کے پروانے اور دس بارہ خلعتیں اکٹھی بخش دیں"۔ عمران نے چہکتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اب تو اللہ تعالیٰ ہی بخشے تو بخشے۔ باقی بخشنے بخشانے والے دور گزر گئے۔ تم کہاں تھے۔ میں نے تمہارے فلیٹ پر فون کیا اور طاہر سے بھی پوچھا تھا"...... سر سلطان نے مسکراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میں ٹائیگر اور جوانا کے ساتھ پولیس ٹریننگ لے رہا تھا"۔

عمران نے جواب دیا۔

"پولیس ٹریننگ۔ کیا مطلب"...... سر سلطان نے چونکتے ہوئے کہا۔

"جس طرح پولیس چوروں، ڈاکوؤں اور مجرموں سے تفتیش کرتی ہے میں بھی اسی طرح تفتیش کرنے گیا اور پھر جس طرح پولیس مجرموں کو اٹھا کر تھانے لے آتی ہے اسی طرح میں بھی ایک مجرم کو اٹھا لایا ہوں"...... عمران نے جواب دیا۔

"کیا مطلب ہوا تمہاری اس بات کا"...... سر سلطان نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یہ اسی شوگرانی انجینئر کے قتل کا سلسلہ ہے۔ اس کی لاش نادر آباد کے علاقے سے ملی تھی۔ میں وہاں گیا تھا اور پھر وہاں ایک ایسے آدمی کا کھوج لگ گیا جو اس واردات میں براہ راست ملوث تھا۔ اسے مزید پوچھ گچھ کے لئے اٹھا کر رانا ہاؤس لے آیا ہوں اور اب وہیں سے بول رہا ہوں۔ طاہر نے مجھے بتایا ہے کہ آپ نے مجھ سے بات کرنے کے لئے فون کیا تھا اور دوسری بات یہ کہ آپ نے اسے بتایا ہے کہ اس شوگرانی انجینئر کا بھائی ڈاکٹر چانگ بھی پاکیشیا کی کسی لیبارٹری میں کام کرتا ہے"...... عمران نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ سرداور نے مجھے فون کر کے بتایا تھا۔ وہ شاید تمہیں بتانا چاہئے تھے لیکن تم فون پر نہیں ملے تو انہوں نے مجھے کہا کہ میں یہ

بات چیف کے نوٹس میں لے آؤں"...... سرسلطان نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔اگر مجھے مزید پوچھنے کی ضرورت ہوئی تو میں انہیں فون کر لوں گا"...... عمران نے کہا۔

"اوکے۔اللہ حافظ"...... دوسری طرف سے سرسلطان نے کہا تو عمران نے بھی اللہ حافظ کہہ کر رسیور رکھ دیا اور اٹھ کر کمرے سے باہر آگیا۔جوزف بلیک روم کے باہر موجود تھا۔

"ہوش آگیا ہے اسے"...... عمران نے پوچھا۔

"نو باس۔جب تک آپ حکم نہ دیتے اسے کیسے ہوش میں لایا جا سکتا ہے"...... جوزف نے جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران مسکراتا ہوا بلیک روم میں داخل ہو گیا۔گوچرن راڈز میں جکڑا ہوا بے ہوش پڑا تھا جبکہ جوانا اور ٹائیگر دونوں کھڑے تھے۔

"اسے ہوش میں لے آؤ جوانا"...... عمران نے اپنے لئے مخصوص کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا جبکہ اس نے ٹائیگر کو بھی ساتھ والی کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔جوانا تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے ایک ہاتھ سے گوچرن کا سر پکڑ کر سیدھا کیا اور دوسرے ہاتھ سے اس کی ناک اور منہ بند کر دیا۔چند لمحوں بعد جب گوچرن کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے شروع ہو گئے تو جوانا نے ہاتھ ہٹائے اور پیچھے ہٹ کر عمران کی کرسی کے پیچھے جوزف کے ساتھ کھڑا ہو گیا۔

"یہ موٹے دماغ کا آدمی ہے اس لئے الماری سے کوڑا نکال لو"...... عمران نے کہا تو جوزف سر ہلاتا ہوا الماری کی طرف بڑھ گیا

اس نے الماری سے کوڑا نکالا اور پھر الماری بند کر کے واپس آیا اور کرسی کی سائیڈ پر کوڑا لے کر کھڑا ہو گیا۔اسی لمحے گوچرن نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں اور اس کے ساتھ ہی اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش لیکن ظاہر ہے راڈز میں جکڑے ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر رہ گیا تھا۔

"کک۔کیا مطلب۔میں کہاں ہوں۔تم۔تم نے یہ کیا کیا ہے"...... گوچرن نے حیرت سے ادھر ادھر دیکھنے کے بعد سامنے بیٹھے عمران اور ٹائیگر کی طرف دیکھتے ہوئے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم نے شوگرانی انجینئر کی لاش اس میدانی کھنڈر میں پہنچائی تھی اس بارے میں سب کچھ بتا دو کہ کیوں شوگرانی انجینئر کو تمہارے پاس لے جایا گیا تھا۔کون اس کے ساتھ تھا۔وہاں اس کے ساتھ کیا ہوا جو تم نے اسے ہلاک کر کے اس کی لاش پھینکوا دی۔سب کچھ تفصیل سے بتا دو تو تمہیں زندہ چھوڑا جا سکتا ہے کیونکہ یہ غیر ملکی معاملہ ہے اور تم اس معاملے میں بے حد چھوٹی مچھلی ہو"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یہ سب غلط ہے۔میرا کسی شوگرانی سے کیا تعلق۔میں تو چھوٹی موٹی اسمگلنگ کر کے گزارہ کرتا ہوں۔تمہیں کسی نے غلط بتایا ہے"...... گوچرن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جوزف۔اس کی زبان کھلواؤ"...... عمران نے جوزف سے

مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس"...... جوزف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک قدم آگے بڑھ کر کوڑے کو ہوا میں چٹخایا۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ یہ سب غلط ہے۔ مجھ پر خواہ مخواہ ظلم مت کرو۔ میں بے گناہ ہوں"...... گوچرن نے یکلخت چیخ چیخ کر بولتے ہوئے کہا۔

"زبان کھول دو گوچرن ورنہ تمہارے جسم کی ایک ایک ہڈی ٹوٹ جائے گی"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"میں بے گناہ ہوں۔ میں بے گناہ ہوں"...... گوچرن نے چیخ چیخ کر کہنا شروع کر دیا لیکن عمران نے جوزف کو اشارہ کر دیا اور دوسرے لمحے شڑاپ کی آواز کے ساتھ ہی کمرہ گوچرن کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا۔ پھر جوزف کا بازو مسلسل کسی مشین کی طرح حرکت کرنے لگا اور کمرہ گوچرن کی کربناک چیخوں سے گونج اٹھا اس کا پورا جسم زخمی ہو گیا تھا اور پھر اس کی گردن ڈھلک گئی۔

"اسے پانی پلاؤ۔ یہ واقعی بے حد موٹے دماغ کا آدمی ہے"۔ عمران نے کہا تو جوزف نے کوڑا وہیں زمین پر رکھا اور جا کر الماری سے پانی کی بوتل لے آیا۔ اس نے بوتل کا ڈھکن ہٹایا اور پھر ایک ہاتھ سے اس کا منہ کھول کر اس نے بوتل کا دہانہ اس کے منہ میں ڈال کر بوتل کو اوپر اٹھایا تو تھوڑا سا پانی گوچرن کے حلق میں اتر گیا اور اس کے ساتھ ہی گوچرن کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمایاں

ہونے لگے تو جوزف نے بوتل ہٹائی اور پھر جیسے ہی گوچرن نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھولیں جوزف نے بوتل کا دہانہ دوبارہ اس کے منہ سے لگا دیا اور اس بار گوچرن اس طرح پانی پیتا چلا گیا جیسے پیاسا اونٹ پانی پیتا ہے۔ آدھی سے زیادہ بوتل پینے کے بعد اس نے منہ ہٹایا تو جوزف نے بوتل میں موجود باقی پانی اس کے زخموں پر انڈیل دیا اور پھر خالی بوتل ایک طرف پھینک کر اس نے پیچھے ہٹ کر خون آلود کوڑا دوبارہ اٹھا لیا۔ گوچرن کی حالت خراب نظر آ رہی تھی۔

"اب بھی وقت ہے گوچرن۔ سب کچھ بتا دو ورنہ اس بار جوزف کا ہاتھ نہیں رکے گا اور جس طرح ہم تم تک پہنچ گئے ہیں اسی طرح دوسروں تک بھی پہنچ جائیں گے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"مم۔ مم۔ میں بے گناہ ہوں۔ مجھ پر ناحق ظلم مت کرو۔ مم۔ مم۔ میں بے گناہ ہوں۔ واقعی میں بے گناہ ہوں"...... گوچرن نے کراہتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اس کی ایک آنکھ نکال دو"...... عمران نے جوزف سے کہا۔

"یس باس"...... جوزف نے کہا اور کوٹ کی اندرونی جیب سے اس نے تیز دھار خنجر نکال لیا۔

"رک جاؤ۔ میں بتاتا ہوں۔ رک جاؤ"...... خنجر اور جوزف کے چہرے پر ابھر آنے والی سفاکی دیکھ کر گوچرن نے چیختے ہوئے کہا۔

"اس کے قریب کھڑے ہو جاؤ۔ اگر یہ رکے یا جھوٹ بولے تو اس کی آنکھ نکال دینا"...... عمران نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"سنو۔ سنو۔ میں سب کچھ بتا دیتا ہوں لیکن پہلے مجھ سے وعدہ کرو کہ مجھے زندہ چھوڑ دو گے"۔۔۔ گوچرج نے چیخ کر کہا۔

"یہ فیصلہ تمہارے بتانے کے بعد ہو گا۔ اگر تم نے غلط بیانی کی یا جھوٹ بولا تو تمہیں زندہ واپس نہیں جانے دیا جائے گا اور اگر تم نے واقعی سب کچھ سچ بتا دیا تو تمہارے بارے میں غور کیا جا سکتا ہے"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"میرا تعلق اسمگلنگ سے ہے۔ دارالحکومت میں ایک کلب ہے ریڈ نائٹ کلب۔ اس کا مالک ڈیوڈ میرا دوست ہے۔ اس کا مال بھی ہم کافرستان اسمگلنگ کرتے رہتے ہیں اور کافرستان سے شراب اسے اسمگل کر کے لا دیتے ہیں۔ ڈیوڈ نے مجھے فون کر کے بتایا کہ اس کا ڈرائیور کار میں دو غیر ملکیوں کو لا رہا ہے۔ ان میں سے ایک غیر ملکی یورپی ہے جبکہ دوسرا شوگرانی ہے۔ اس شوگرانی سے اس یورپی نے کچھ پوچھ گچھ کرنی ہے لیکن یورپی صرف ایکریمین زبان بول اور سمجھ سکتا ہے جبکہ شوگرانی کو ایکریمین زبان آتی ہے لیکن بہت کم۔ اس لئے وہ ایکریمین زبان میں تفصیل سے بات نہیں کر سکتا اور شوگرانی زبان میں تفصیل سے بات کر سکتا ہے جبکہ میرے پاس ایک ملازم ہے جو شوگران میں کافی طویل عرصہ رہا ہے اور پاکیشیا سے شوگران اور شوگران سے پاکیشیا اسمگلنگ میں بھی ملوث رہا ہے۔ اس کا نام قاسم ہے۔ وہ بڑی روانی سے شوگرانی زبان بول اور سمجھ سکتا ہے اور اس بات کا علم ڈیوڈ کو بھی ہے کیونکہ ڈیوڈ میرے ڈیرے پر اکثر آتا

جاتا رہا ہے اور قاسم کو ایکریمین زبان بھی آتی ہے۔ اس طرح کام آسانی سے ہو سکتا تھا۔ چنانچہ میں نے حامی بھر لی اور پھر اس شوگرانی انجینئر کو یہاں لا کر اچانک بے ہوش کر دیا گیا اور کرسی سے اسے باندھ کر ہوش میں لایا گیا۔ پھر اس یورپی نے قاسم سے کہا کہ وہ اس سے تفصیل سے پوچھے کہ اس کا بھائی پاکیشیا کی جس لیبارٹری میں کام کرتا ہے اس لیبارٹری کا محل وقوع کیا ہے کیونکہ کچھ روز پہلے وہ اس لیبارٹری میں اپنے بھائی سائنس دان سے مل کر آیا تھا"۔۔۔ گوچرج نے بتایا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"پھر کیا ہوا"۔۔۔ عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے پوچھا۔

"اس کو پوری طرح محل وقوع کا علم نہ تھا۔ وہ صرف اتنا بتا سکا کہ یہ لیبارٹری پہاڑ پور کے علاقے میں زیر زمین ہے۔ اس نے بتایا کہ اسے ایک بند کار میں پہاڑ پور لے جایا گیا۔ وہ ایک پہاڑی کے دامن میں پہنچ گئے۔ اس نے بتایا کہ یہ پہاڑی بڑی بڑی چٹانوں سے بنی ہوئی تھی۔ پھر وہاں اس کی آنکھوں پر پٹی باندھ دی گئی اور اسے تقریباً بیس پچیس منٹ پیدل چلنا پڑا۔ پھر جب اس کی پٹی کھولی گئی تو وہ ایک لیبارٹری کے اندر پہنچ چکا تھا۔ پھر اس کو اس کے بھائی سے ملایا گیا۔ اس کے بھائی نے اس سے معذرت کی کہ اسے اس انداز میں لایا گیا ہے۔ اس کا کہنا تھا کہ غیر ملکی ایجنٹوں سے بچنے کے لئے ایسا کیا گیا ہے۔ پھر واپسی پر بھی ایسا ہی ہوا۔ اس کی آنکھوں پر پٹی باندھی گئی۔ پھر بیس پچیس منٹ اسے پیدل چلایا گیا اور پھر کار میں

بٹھا کر واپس دارالحکومت لے آیا گیا۔ اس پر بے حد دباؤ ڈالا گیا لیکن وہ اس سے زیادہ کچھ نہ بتا سکا اور پھر اسے ہلاک کر دیا گیا۔ مجھے کہا گیا کہ اس کی لاش کو ویران کھنڈر میں ڈال دوں جہاں یہ خود بخود گل سڑ کر ختم ہو جائے گی اور وہ واپس چلے گئے۔ میں نے ویسا ہی کیا اور اس کی لاش کو ویران کھنڈر میں ڈال دیا لیکن نجانے کس نے وہاں لاش دیکھ لی اور پھر سردار نے پولیس کو اطلاع دی اور پولیس لاش لے گئی"...... گوچرن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اس یورپی آدمی کا نام کیا تھا"...... عمران نے پوچھا۔

"اسے جیرالڈ کہا جا رہا تھا"...... گوچرن نے جواب دیا۔

"وہ کس ملک سے تعلق رکھتا تھا"...... عمران نے پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ ڈیوڈ کو معلوم ہو گا۔ اس کے کہنے پر میں نے سب کچھ کیا ورنہ میرا تو ان سے کوئی تعلق ہی نہ تھا"...... گوچرن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس یورپی کا حلیہ تفصیل سے بتاؤ"...... عمران نے کہا تو گوچرن نے حلیہ بتا دیا۔

"کیا یہ درست کہہ رہا ہے"...... عمران نے ٹائیگر کی طرف رخ کرتے ہوئے پوچھا کیونکہ وہ پہلے ہی ہوٹل کے ملازمین سے اس یورپی کا حلیہ معلوم کر چکا تھا۔

"یس باس۔ تقریباً ملتا جلتا ہے"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"یہ ڈیوڈ کون ہے۔ کیا تم اسے جانتے ہو"...... عمران نے

پوچھا۔

"یس باس۔ اسلحہ کی اسمگلنگ کے سلسلے میں خاصا بدنام آدمی ہے"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"وہ اس وقت کلب میں ہو گا"...... عمران نے پوچھا۔

"یس باس۔ اس وقت یہ لوگ آفس پہنچ جاتے ہیں"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"جوانا کے ساتھ جاؤ اور اسے اٹھا کر یہاں لے آؤ۔ اس کے آنے کے بعد اس گوچرن کا بھی فیصلہ کریں گے"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"یس باس"...... ٹائیگر نے کہا۔

"م۔ م۔ مجھے چھوڑ دو۔ میں نے سچ کہا ہے"...... گوچرن نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔

"اسے ہاف آف کر دو"...... عمران نے جوزف سے کہا تو جوزف جو اس کے قریب کھڑا تھا اس کا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور دوسرے لمحے گوچرن کے منہ سے ادھوری چیخ نکلی اور اس کے ساتھ ہی اس کی گردن ڈھلک گئی۔ عمران اس دوران کمرے سے باہر آ چکا تھا۔ وہ ایک بار پھر اس کمرے میں آ گیا جہاں فون موجود تھا۔ اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"داور بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی سرداور کی آواز سنائی دی۔

علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں ۔ عمران نے سلام کے بعد اپنے مخصوص انداز میں کہا لیکن اس کا لہجہ خاصا سنجیدہ تھا۔

"کیا بات ہے ۔ تم اس قدر سنجیدہ کیوں ہو"...... دوسری طرف سے سرداور نے سلام کا جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سرداور ۔ آپ کا پیغام چیف تک پہنچ گیا تھا اور انہوں نے مجھے بتا دیا ہے ۔ میں نے یہ پوچھنا ہے کہ آپ نے خصوصی طور پر اس بات کو آگے کیوں بڑھایا ہے ۔ کیا اس کی کوئی خاص اہمیت ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں ۔ خصوصی اہمیت تو نہیں ہے لیکن بہرحال شوگرانی انجنیئر کا قتل ہوا ہے اور اس قتل کے پیچھے ابھی تک اس کے محرکات تو سامنے نہیں آسکے لیکن بہرحال یہ قتل کسی خاص وجہ سے ہوا ہو گا ورنہ اس انجنیئر کی یہاں نہ کسی سے کوئی دشمنی تھی اور نہ ہی اس کے پاس اتنی رقم تھی کہ اسے اس طرح ہلاک کر دیا جاتا اور دوسری بات یہ کہ اسے کافرستان کی سرحد کے قریب لے جا کر ہلاک کیا گیا ہے ۔ یہ بڑی اہم بات ہے اس لئے مجھے خیال آیا تو میں نے پہلے تمہیں فون کیا لیکن تم سے بات نہ ہو سکی تو میں نے سرسلطان کو فون کر کے کہہ دیا کہ وہ یہ بات چیف تک پہنچا دیں"...... سرداور نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"یہ لیبارٹری پہاڑ پور میں ہے جہاں اس مقتول انجنیئر کا بھائی کام کرتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں ۔ مگر تمہیں کیسے معلوم ہوا کیونکہ میں نے یہ بات تو نہیں بتائی تھی اور لیبارٹری کو بھی ٹاپ سیکرٹ رکھا گیا ہے"...... سرداور نے کہا۔

"اگر اس قدر ٹاپ سیکرٹ تھی تو آپ نے ایک غیر ملکی کو چاہے وہ کسی سائنس دان کا بھائی ہی کیوں نہ ہو وہاں جانے کی اجازت کیوں دے دی ۔ اس سائنس دان کو بھی تو وہاں سے دارالحکومت لا کر اس کے بھائی سے ملوایا جا سکتا تھا"...... عمران نے قدر ناخوشگوار سے لہجے میں کہا۔

"ہاں ۔ ایسا ہونا چاہئے تھا لیکن ڈاکٹر چانگ دونوں ٹانگوں سے معذور ہیں ۔ وہ وہیل چیئر پر بیٹھے رہتے ہیں اس لئے مجبوری تھی"۔ سرداور نے جواب دیا۔

"اوہ اچھا ۔ پھر ٹھیک ہے ۔ لیکن اس لیبارٹری میں کس فارمولے پر کام ہو رہا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"کیوں ۔ تم کیوں پوچھ رہے ہو ۔ کوئی خاص بات ہے ۔ اور ہاں تمہیں کیسے اس لیبارٹری کے بارے میں معلوم ہوا"...... سرداور نے کہا تو عمران نے انہیں گوچرن سے ہونے والی بات چیت بتا دی۔

"لیکن اس کا مقصد کیا تھا"...... سرداور نے کہا۔

"وہ شوگرانی انجنیئر سے اس خفیہ لیبارٹری کا محل وقوع معلوم

کرنا چاہتے تھے اور وہ انہوں نے معلوم کر لیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن کیسے۔ اس کی آنکھوں پر پٹی باندھ کر اس کو لیبارٹری میں لے جایا گیا تھا"...... سرداور نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران ان کی سادہ لوحی پر بے اختیار ہنس پڑا۔

"سرداور۔ پہاڑیوں اور علاقے کے بارے میں انہیں معلوم ہو گیا۔ باقی رہی لیبارٹری تو اب یورپ اور ایکریمیا میں ایسے آلات موجود ہیں کہ وہ آسانی سے وسیع رینج میں اسے ٹریس کر سکتے ہیں۔ معاملہ تو صرف اتنا تھا کہ انہیں یہ معلوم نہ ہو پا رہا تھا کہ یہ لیبارٹری کس علاقے میں ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ تمہاری بات درست ہے۔ میرے ذہن میں یہ بات ہی نہیں آئی تھی"...... سرداور نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"آپ نے بتایا نہیں کہ وہاں ایسا کیا ہو رہا ہے کہ جس کے پیچھے اس قدر پیچیدہ انداز میں کارروائی کی جا رہی ہے"...... عمران نے کہا۔

"اس لیبارٹری میں ایک ایسے فارمولے پر کام ہو رہا ہے جس کے ذریعے ایک ایسا آلہ تیار کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے جس کے ذریعے خلاء میں موجود سیٹلائٹس کی مخصوص مشینری کو کچھ عرصہ کے لئے جام کیا جا سکتا ہے۔ اس کا کوڈ نام ڈی ایس رائفل رکھا گیا ہے۔ رائفل اس لئے کہ اس کی اصل ماہیت کا اندازہ نہ لگایا جا سکے۔

دوسرے اس کی ساخت واقعی رائفل جیسی ہی ہو گی۔ اس میں سے گولی کی بجائے انتہائی طاقتور اور روشنی کی رفتار سے بھی زیادہ تیزی سے سفر کرنے والی ریز نکلیں گی جو سیٹلائٹس کی مشینری کو تباہ تو نہ کر سکیں گی البتہ اسے جام کر دیں گی۔ اس طرح پاکیشیا کی رینج میں جیسے ہی کوئی غیر ملکی سیٹلائٹ داخل ہو گا اس کی وہ مشینری جس کے ذریعے وہ پاکیشیا کی دفاعی تنصیبات بالخصوص ایٹمی تنصیبات کو چیک کرتے ہیں وہ مشینری جام کر دی جائے گی اور پھر اس وقت تک جام رہے گی جب تک کہ سیٹلائٹ حرکت کرتا ہوا پاکیشیا کی رینج سے باہر نہیں چلا جاتا"...... سرداور نے کہا۔

"اوہ۔ یہ تو واقعی انتہائی اہم فارمولا ہے"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"ہاں۔ ہے تو اہم لیکن مجھے اطلاع ملی ہے کہ ایکریمیا میں بھی اس سے ملتے جلتے فارمولے پر کام ہو رہا ہے۔ وہ اس کے ذریعے ایکریمیا سے ہٹ کر دوسری سپر پاورز کے سیٹلائٹس جام یا تباہ کرنا چاہتے ہیں"...... سرداور نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ بتائیں کہ کیا یورپی ملک آراک میں بھی ایسی لیبارٹریاں موجود ہیں جہاں ایسے فارمولے پر کام کیا جا سکے یا ان کے سیٹلائٹس بھی خلاء میں موجود ہیں"...... عمران نے کہا۔

"آراک۔ اوہ نہیں۔ وہ تو چھوٹا سا ملک ہے اور وہ تو سرے سے ن ٹیکنالوجی کا حامل ہی نہیں ہے۔ اس کا زیادہ انحصار تو جنگلات

اور معدنیات پر ہے"...... سرداور نے جواب دیا۔

"اس پہاڑ پور والی لیبارٹری میں کتنے سائنس دان کام کرتے ہیں اور شوگرانی سائنس دان وہاں کیوں کام کر رہا تھا ۔ کیا یہ فارمولا شوگران کا ہے ۔ اگر ایسا ہے تو پاکیشیا کی نسبت وہاں اس پر زیادہ اچھے انداز میں کام ہو سکتا تھا"...... عمران نے کہا۔

"اس لیبارٹری کے انچارج ڈاکٹر قاضی ہیں اور وہی شروع سے ہی اس فارمولے پر کام کر رہے ہیں ۔ وہ ایکریمیا میں بھی ایسی لیبارٹری میں کام کرتے رہے ہیں جہاں اس فارمولے پر ابتدائی بات چیت ایکریمی سائنس دانوں سے ہوتی رہتی تھی ۔ پھر وہ وہاں سے فارغ کر دیئے گئے اور پاکیشیا آکر انہوں نے اس فارمولے پر کام شروع کر دیا حکومت پاکیشیا نے اس کی منظوری دے دی اور پہاڑ پور کی خفیہ لیبارٹری ان کے حوالے کر دی گئی ۔ اس فارمولے پر ڈاکٹر چانگ بھی شوگران میں کام کر رہے تھے لیکن وہ اکیلے اس میں کامیاب نہ ہو سکے تھے ۔ وہ ڈاکٹر قاضی کے بڑے اچھے دوست ہیں ۔ چنانچہ ڈاکٹر قاضی نے انہیں یہاں کال کر لیا اور ہمارا حکومت شوگران سے باقاعدہ معاہدہ ہو گیا کہ فارمولا مکمل ہونے پر اس کی کاپی شوگران کو دی جائے گی تاکہ وہ اپنے ملک پر چیکنگ کرنے والے سیٹلائٹس کو روک سکیں ۔ اس کے عوض انہوں نے ہمیں عطیہ کے طور پر ایک بہت اہم پل بنا کر دینے کا معاہدہ کیا اور اس پل کی فزیبلٹی رپورٹ کی تیاری کے سلسلے میں ڈاکٹر چانگ کے بھائی انجینئر شانگ یہاں آئے

تھے اور پھر یہاں قتل ہو گئے"...... سرداور نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اس لیبارٹری کے حفاظتی انتظامات کیا ہیں ۔ آپ اس کی تفصیلی فائل سر سلطان کو بجھوا دیں"...... عمران نے کہا۔

"کیوں ۔ تم نے اس کا کیا کرنا ہے"...... سرداور نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ ابھی تک اصل معاملہ نہیں سمجھے ۔ یہ سب کچھ لیبارٹری کا محل وقوع معلوم کرنے کے لئے کیا گیا ہے اور اب اس لیبارٹری کے خلاف کارروائی ہو گی ۔ یا تو اسے تباہ کر دیا جائے گا یا پھر ڈاکٹر قاضی کو ان کے فارمولے سمیت اغوا کر کے لے جانے کی کوشش کی جائے گی اس لئے مجھے دیکھنا ہو گا کہ اس کے حفاظتی انتظامات کس قسم کے ہیں تاکہ اگر کوئی کمی ہو تو اسے دور کیا جا سکے"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔ میں بھجوا دوں گا"...... سرداور نے کہا تو عمران نے اللہ حافظ کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"جوزف"...... عمران نے کہا۔

"یس باس"...... جوزف نے فوراً ہی اندر آتے ہوئے کہا ۔ عمران کو معلوم تھا کہ وہ جب تک کمرے میں رہے گا جوزف لازماً دروازے کے قریب ہی موجود رہتا ہے اس لئے اس نے اسے بلایا تھا۔

"ہاٹ کافی لے آؤ"...... عمران نے کہا۔

"یس باس"...... جوزف نے کہا اور واپس چلا گیا۔ عمران بیٹھا سوچ رہا تھا کہ آراک کی سرکاری تنظیم سارگو کو اس معاملے میں کیوں ڈالا گیا ہے جبکہ سرداور کے مطابق آراک اس قابل ہی نہیں ہے کہ ایسے فارمولوں پر اپنے ہاں کام کر سکے اور اگر سارگو کو آگے کیا گیا ہے تو پھر اصل لوگ کون ہیں جو اس کے پیچھے ہیں۔ ایک بار اس کا خیال ایکریمیا کی طرف گیا لیکن سرداور نے بتایا تھا کہ ایکریمیا اپنے طور پر اس قسم کے فارمولے پر کام کر رہا ہے اس لئے اسے ایک چھوٹے ملک کے فارمولے سے کیا دلچسپی ہو سکتی ہے۔ وہ ابھی بیٹھا سوچ ہی رہا تھا کہ جوزف اندر داخل ہوا اور اس نے ٹرے میں ہاٹ کافی کا سامان رکھا ہوا تھا۔ اس نے عمران کے سامنے سامان رکھا اور پھر خود ہی اس نے ہاٹ کافی تیار کر کے عمران کے سامنے رکھ دی اور ٹرے میں دوسرا سامان لے کر وہ واپس چلا گیا۔ عمران نے پیالی اٹھائی اور کافی سپ کر ہی رہا تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے پیالی کو میز پر رکھا اور ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"۔ عمران نے کہا۔

"ٹائیگر بول رہا ہوں باس۔ ڈیوڈ یورپ گیا ہوا ہے اور اس کی واپسی ایک ہفتے بعد ہو گی"...... ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"کیا یہ بات کنفرم ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"یس باس۔ میں نے اس بات کو کنفرم کر لیا ہے"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ تم ایسا کرو کہ واپسی پر ایئر پورٹ چلے جاؤ اور وہاں آراک جانے والے یورپی مسافروں میں سے اس مشکوک یورپی حلیئے کے حامل آدمی کے کاغذات چیک کرو اور پھر ان کاغذات کی نقل لے کر فلیٹ پر آ جاؤ۔ میں وہیں جا رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"یس باس"...... ٹائیگر نے جواب دیا تو عمران نے رسیور رکھا اور پیالی اٹھا لی۔

"جوزف"...... عمران نے ایک سپ لیتے ہوئے کہا۔

"یس باس"...... چند لمحوں بعد جوزف نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"اس گوچرن کو ہلاک کر کے اس کی لاش برقی بھٹی میں ڈال دینا میں کافی پی کر فلیٹ پر جا رہا ہوں۔ ٹائیگر کو میں نے کہہ دیا ہے وہ وہیں آ جائے گا"...... عمران نے کہا۔

"یس باس"...... جوزف نے جواب دیا اور عمران کے سر ہلانے پر وہ مڑ کر کمرے سے باہر چلا گیا۔

کار تیزی سے پہاڑ پور جانے والی سڑک پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی ۔ ڈرائیونگ سیٹ پر ایک مقامی آدمی موجود تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر بھی ایک مقامی آدمی تھا جبکہ عقبی سیٹ پر جیمز اور اس کے ساتھ ایک غیر ملکی نوجوان عورت بھی موجود تھی ۔ جیمز اپنے چار ساتھیوں سمیت کل یہاں پاکیشیا کے دارالحکومت پہنچا تھا ۔ یہاں پہنچنے سے پہلے اس نے انڈر ورلڈ کے ایک بااثر آدمی راجر سے رابطہ کیا تھا ۔ راجر ایکریمی تھا اور طویل عرصے سے یہاں پاکیشیا کے دارالحکومت میں اسلحے کی ڈیلنگ کر رہا تھا ۔ بظاہر اس نے ایک ہوٹل بنا رکھا تھا ۔ راجر ہوٹل ۔ جس میں زیادہ تر انڈر ورلڈ سے تعلق رکھنے والے افراد ہی ٹھہرا کرتے تھے ۔ جیمز اور راجر کی دوستی اس وقت سے تھی جب راجر ولنگٹن کے ایک ہوٹل میں اسسٹنٹ مینجر تھا ۔ پھر راجر پاکیشیا شفٹ ہو گیا لیکن اس کے باوجود اس کی دوستی قائم رہی ۔

راجر جب بھی ایکریمیا آتا تھا تو اس کی جیمز سے ملاقات کہیں نہ کہیں ہو جایا کرتی تھی ۔ راجر کو معلوم تھا کہ جیمز کا تعلق ایکریمیا کی سرکاری ایجنسی سے ہے اس لئے جیمز نے یہاں آنے سے پہلے راجر سے فون پر رابطہ کیا تھا اور راجر نے ان کے لئے دو رہائش گاہیں اور کاروں کا بندوبست کیا تھا ۔ جیمز کے ساتھ ایک عورت اور تین مرد تھے ۔ اس عورت کا نام ماریا تھا ۔ ماریا جیمز کی دوست بھی تھی اور ساتھی بھی ۔ وہ بے حد نڈر، ذہین اور مارشل آرٹ کی ماہر تھی اور جیمز کے ساتھ مل کر اس نے ایجنسی کے لئے بے شمار کارنامے سرانجام دیئے تھے اس لئے جیمز اسے اپنی اسسٹنٹ کے طور پر ہر وقت ساتھ ہی رکھتا تھا ۔ اس بار بھی ایک کوٹھی میں جیمز اور ماریا رہ رہے تھے جبکہ دوسری رہائش گاہ میں جیمز کے تینوں مرد ساتھی رہ رہے تھے ۔ ان تینوں کے نام مارشل، روبن اور انتھونی تھے ۔ مارشل ان کا انچارج تھا ۔ اس وقت کار میں جیمز اور ماریا عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے تھے جبکہ ڈرائیور اور اس کا ساتھی راجر کے آدمی ہیں جنہیں راجر نے جیمز کی کال پر بھیجا تھا تاکہ وہ انہیں پہاڑ پور کا چکر لگوا دیں ۔ جیمز آج اس علاقے کا سروے کرنے جا رہا تھا تاکہ بعد میں وہ ازخود وہاں جا کر اس لیبارٹری کے سلسلے میں کام کر سکیں ۔

"سر ۔ پہاڑ پور تو ویران اور بنجر علاقہ ہے ۔ آپ وہاں کیا دیکھنے جا رہے ہیں"...... اچانک سائیڈ سیٹ پر بیٹھے ہوئے مقامی آدمی نے گردن موڑ کر جیمز سے مخاطب ہو کر کہا ۔

"تمہارا نام ڈومی ہے نا"...... جیمز نے کہا۔

"یس سر"...... ڈومی نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"تو مسٹر ڈومی۔ ہمارا تعلق ایکریمیا کی ایک یونیورسٹی سے ہے اور ہمارا سبجیکٹ پہاڑوں کی ساخت پر ریسرچ ہے۔ ہم یہ دیکھنے جا رہے ہیں کہ پہاڑ پور کے علاقے میں موجود پہاڑیوں کی سائنسی ساخت کیا ہے کیونکہ ہمیں ایکریمیا میں ہی معلوم ہو گیا تھا کہ پہاڑ پور کے علاقے میں موجود پہاڑیاں ساخت کے لحاظ سے عام پہاڑیوں سے ہٹ کر ایسی پہاڑیاں ہیں جن کی ساخت ہمارے لئے کشش کا باعث ہے"...... جیمز نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"لیکن سر۔ ناراضگی معاف۔ آپ کے ساتھ کوئی ایسا سامان تو نہیں ہے جس سے آپ ایسا تجربہ کریں گے"...... ڈومی نے کہا تو جیمز بے اختیار ہنس پڑا۔

"ہم وہاں کوئی تجربہ کرنے نہیں جا رہے اور نہ ہی یہ ہمارا سبجیکٹ ہے۔ ہم فی الحال تو اس علاقے میں گھومیں گے، پھریں گے اور کسی وقت سامان سمیت وہاں جا کر ساخت کو چیک کر کے نوٹس اور تصاویر تیار کریں گے۔ پھر یہ نوٹس اور تصاویر بین الاقوامی رسائل میں شائع ہوں گی تو دنیا بھر کے اس مضمون کے ماہرین کو پہاڑ پور کی اہمیت کا اندازہ ہو گا"...... جیمز نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اسی لئے باس نے مجھے حکم دیا تھا کہ میں وہاں آپ کا

تعارف بادشاہ خان سے کرا دوں"...... ڈومی نے کہا۔

"یہ بادشاہ خان کون ہے"...... جیمز نے چونک کر پوچھا۔

"یہ اس پورے علاقے کا وڈیرا ہے۔ مرا مطلب ہے کہ لارڈ۔ اس کے آدمی یہاں ہر جگہ موجود رہتے ہیں۔ اگر آپ اس کے مہمان ہوں گے تو یہاں کوئی آپ کو کچھ نہیں کہے گا ورنہ وہ آپ کو روک بھی سکتے ہیں"...... ڈومی نے جواب دیا۔

"کیا مطلب۔ کیا یہ عام جگہ نہیں ہے۔ یہ کسی کی ذاتی ملکیت ہے"...... جیمز نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ذاتی ملکیت تو نہیں ہے جناب لیکن یہاں ہر جگہ ایسے لوگ موجود ہوتے ہیں جن کی طاقت کی وجہ سے وہ علاقہ ان کے تابع ہو جاتا ہے۔ اسے ہم وڈیرا کہتے ہیں۔ آپ اسے لارڈ کہہ لیں"...... ڈومی نے جواب دیا۔

"یہ لارڈ کیا نام بتایا ہے تم نے خان"...... جیمز نے کہا۔

"بادشاہ خان جناب۔ آپ اسے کنگ خان کہہ لیں"...... ڈومی نے جواب دیا۔

"کنگ خان کرتا کیا ہے"...... جیمز نے پوچھا۔

"ٹرانسپورٹ کا مالک ہے جناب۔ بہت سے ٹرکوں اور بسوں کا مالک ہے لیکن اصل کام وہی ہے جو باس راجر کرتے ہیں یعنی اسلحے کی اسمگلنگ"...... ڈومی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس سے ملاقات کہاں ہو گی۔ کیا اس کے گھر پر"...... جیمز نے

پوچھا۔

"نہیں جناب۔ پہاڑ پور قصبہ میں اس کا کافی بڑا ہوٹل ہے۔ یہ بادشاہ خان کا ہوٹل کہلاتا ہے۔ بادشاہ خان خود بھی اس ہوٹل میں بیٹھتا ہے۔ اس کے آدمی کام کرتے ہیں"...... ڈومی نے جواب دیا۔

"یہ سارا علاقہ کتنا بڑا ہے۔ میرا مطلب ہے پہاڑ پور"...... جیمز نے پوچھا۔

"بہت وسیع علاقہ ہے جناب۔ پہاڑ پور قصبے کے بعد جو دوسرا قصبہ آتا ہے وہ پہاڑ پور سے تیس میل کے فاصلے پر ہے۔ اس کا نام روہٹ ہے۔ ایک سڑک وہاں تک جاتی ہے"...... ڈومی نے جواب دیا۔

"تم یہیں کے رہنے والے ہو جو اس قدر قریب سے اس علاقے کے بارے میں جانتے ہو"...... جیمز نے کہا۔

"باس کے کام کے سلسلے میں یہاں آنا جانا رہتا ہے جناب"۔ ڈومی نے جواب دیا تو جیمز نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تقریباً دو گھنٹے کی مسلسل ڈرائیونگ کے بعد وہ ایک پہاڑی علاقے کے تقریباً درمیان میں ایک چھوٹے سے قصبے میں پہنچ گئے۔ یہاں ایک بڑا سا بازار تھا جس کے عقب میں رہائشی مکانات تھے۔ بازار میں مقامی لوگ چلتے پھرتے نظر آ رہے تھے۔ وہاں کاروں سے زیادہ جیپیں ہر طرف نظر آتی تھیں۔ ڈرائیور نے کار ایک ہوٹل کے سامنے لے جا کر روک دی۔ یہ ہوٹل ایک بڑے سے ہال نما کمرے پر مشتمل تھا جس

میں لوگ بیٹھے ہوئے نظر آ رہے تھے۔ کار رکتے ہی ڈومی، جیمز اور ماریا نیچے اترے آئے اور پھر ماریا کو دیکھ کر آنے جانے والے لوگ مڑ مڑ کر اسے اس طرح دیکھنے لگے جیسے وہ پہلی بار کسی عورت کو دیکھ رہے ہوں۔

"یہ لوگ مجھے اس انداز میں کیوں دیکھ رہے ہیں"...... ماریا نے ان لوگوں کو اس طرح دیکھتے ہوئے کہا۔

"آپ کی طرح کا لباس یہاں نہیں پہنا جاتا۔ لیکن یہ بادشاہ خان کا علاقہ ہے اس لئے آپ بے فکر رہیں۔ کوئی آپ کو تنگ نہ کر سکے گا"...... ڈومی نے فوراً ہی وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"کہاں ہے بادشاہ خان۔ چلو"...... جیمز نے کہا اور پھر وہ اور ماریا دونوں ڈومی کے پیچھے ہال میں داخل ہو گئے۔ ایک طرف کاؤنٹر تھا جس پر بڑی بڑی مونچھوں والے دو آدمی موجود تھے۔

"بادشاہ خان سے کہو کہ مہمان آئے ہیں"...... ڈومی نے کاؤنٹر پر موجود ایک آدمی سے کہا۔

"آپ چلے جائیں۔ وہ آپ مہمانوں کا انتظار کر رہے ہیں"۔ اس آدمی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا تو ڈومی اثبات میں سر ہلاتا ہوا بائیں طرف مڑ گیا جہاں ایک چھوٹی سی راہداری تھی جس میں ایک آدمی ہاتھوں میں مشین گن پکڑے بڑے چوکنا انداز میں کھڑا تھا۔ راہداری کے آخر میں ایک دروازہ تھا جو بند تھا۔ ڈومی کو دیکھ کر اس مشین گن بردار نے اس انداز میں سر ہلایا جیسے وہ اسے کافی اچھی

طرح جانتا ہو ۔ تھوڑی دیر بعد وہ تینوں کمرے میں داخل ہوئے تو میز
کے پیچھے بیٹھا ہوا لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی جس نے خالصتاً مقامی
لباس پہنا ہوا تھا، سر پر پگڑی بھی تھی ۔ اس کی مونچھیں سریوں کی
طرح دونوں اطراف میں اکڑی ہوئی کھڑی تھیں ۔ آنکھیں بڑی بڑی
اور سرخ تھیں اور وہ خاصا بارعب آدمی دکھائی دے رہا تھا۔

" اوہ ۔ ڈومی تم ۔ آؤ ۔ آؤ ۔ خوش آمدید "...... اس بارعب آدمی
نے وہیں بیٹھے بیٹھے کہا۔

" یہ مہمان ہیں جناب ۔ جیمز اور محترمہ ماریا "...... ڈومی نے جیمز
اور ماریا کا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

" اوہ اچھا ۔ بیٹھو ۔ بیٹھو ۔ بادشاہ خان اپنے مہمانوں کو خوش
آمدید کہتا ہے "...... بادشاہ خان نے بھی ایکریمی زبان میں کہا تو اس
کے منہ سے الفاظ اس طرح ٹوٹ ٹوٹ کر نکل رہے تھے جیسے اسے
ایکریمین زبان بولنے میں خاصی دقت پیش آ رہی ہو اور اس کا لہجہ
بھی عجیب سا تھا لیکن بہرحال اس کی بات سمجھ میں آ رہی تھی۔

" ہمیں بھی اس علاقے کے لارڈ بادشاہ خان سے مل کر بے حد
خوشی ہوئی ہے "...... جیمز نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا تو اپنے لئے
لارڈ کا لفظ سن کر بادشاہ خان کا چہرہ یکلخت چمک اٹھا۔

" شکریہ ۔ کیا پیو گے ۔ یہاں ہر چیز ملتی ہے ۔ یہ بادشاہ خان کا ڈیرا
ہے "...... بادشاہ خان نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

" اسکاچ منگوا لو "...... جیمز نے کہا تو بادشاہ خان نے میز پر رکھی

ہوئی گھنٹی پر ہاتھ مارا تو باہر موجود مشین گن بردار اندر داخل ہوا۔

" اسکاچ لے آؤ ۔ چار گلاس "...... بادشاہ خان نے کہا۔

" جی خان "...... دربان نے کہا اور واپس مڑ گیا۔

" آپ لوگ ادھر کیا کرنے آئے ہیں ۔ یہ تو بے حد خشک اور بنجر
پہاڑی علاقہ ہے ۔ یہاں نہ کوئی خوبصورت نظارہ ہے اور نہ ہی شکار
ملتا ہے "...... بادشاہ خان نے کہا تو جیمز نے اسے ساری تفصیل بتا
دی جو اس نے پہلے کار میں ڈومی کو بتائی تھی۔

" اچھا ٹھیک ہے ۔ پھر خوب گھومو پھرو ۔ یہ بادشاہ خان کا علاقہ
ہے ۔ یہاں کوئی تمہاری طرف انگلی بھی نہ اٹھائے گا "...... بادشاہ
خان نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

" کیا تم کوئی ایسا آدمی ہمیں دے سکتے ہو جو ہماری زبان بھی سمجھ
سکتا ہوں اور وہ ہمیں یہ پورا علاقہ بھی دکھا سکے اور رہنے والا بھی
یہیں کا ہو "...... جیمز نے کہا۔

" ہاں ۔ کیوں نہیں "...... بادشاہ خان نے کہا ۔ اسی لمحے دربان
اندر داخل ہوا ۔ اس نے مشین گن کو کاندھے سے لٹکا رکھا تھا جبکہ
دونوں ہاتھوں میں ایک ٹرے اٹھائی ہوئی تھی جس میں شراب سے
بھرے ہوئے چار گلاس رکھے ہوئے تھے ۔ اس نے ایک گلاس پہلے
بادشاہ خان کے سامنے رکھا ۔ پھر جیمز اور ماریا کے سامنے ایک ایک
گلاس رکھ کر اس نے چوتھا گلاس ڈومی کے سامنے رکھا اور پھر خالی
ٹرے اٹھائے وہ واپس چلا گیا۔

"آپ اس آدمی کو ابھی ساتھ لے جائیں گے یا پھر واپس آئیں گے"...... بادشاہ خان نے شراب کا بڑا سا گھونٹ لیتے ہوئے کہا۔

"ابھی تو ہم بس ادھر ادھر گھومیں گے۔ پھر کسی بھی وقت آکر سائنسی طور پر چٹانوں کو چیک کریں گے لیکن جو آدمی تم ہمیں دو گے وہ ایسا ہو کہ اس سے فوری رابطہ کیا جا سکے"...... جیمز نے کہا تو بادشاہ خان نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے میز پر رکھی ہوئی گھنٹی پر زور سے ہاتھ مارا تو وہی دربان دوبارہ اندر آگیا۔

"حکم خان"...... آنے والے نے سر جھکاتے ہوئے کہا۔

"جا کر دیکھو کہ مہابت خان کا بیٹا سلامت خان دکان پر ہے۔ اگر ہے تو اسے یہاں لے آؤ اور اگر نہ ہو تو مہابت خان کو کہہ دو کہ وہ اسے تلاش کر کے میرے پاس بھجوا دے"...... بادشاہ خان نے کہا۔

"بہتر خان"...... دربان نے کہا اور کمرے سے باہر چلا گیا۔ وہ سب گھونٹ گھونٹ شراب پیتے رہے۔

"بادشاہ خان آپ کبھی ایکریمیا آئے ہیں"...... جیمز نے کہا۔

"نہیں۔ ہمیں یہاں سے ہی فرصت نہیں ملتی"...... بادشاہ خان نے جواب دیا۔

"آپ ضرور آئیں اور ہمارے مہمان بنیں۔ ہم آپ کو ایکریمیا کی سیر کرائیں گے"...... جیمز نے کہا۔

"اچھا شکریہ۔ میں راجر سے کہوں گا پھر اکٹھے آئیں گے۔ وہ ہمارا

بہت اچھا دوست ہے"...... بادشاہ خان نے کہا۔

"ہاں۔ ضرور آؤ"...... جیمز نے کہا۔

"یہ تمہاری ساتھی کیا تمہاری بیوی ہے۔ کیا یہ گونگی ہے"۔ بادشاہ خان نے ماریا کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تو جیمز اور ماریا دونوں بے اختیار ہنس پڑے۔

"یہ میری بیوی ہی ہے لیکن یہ تو تمہارے احترام میں خاموش بیٹھی ہے ورنہ یہ تو کسی کو بولنے بھی نہ دے"...... جیمز نے کہا۔

"میں تو اس لئے خاموش بیٹھی ہوں کہ مجھے یہاں کا ماحول بے اچھا لگ رہا ہے۔ میں اس ماحول کو اپنے اندر جذب کر لینا چاہتی ہوں"...... ماریا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بہت شکریہ"...... بادشاہ خان نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔ چند لمحوں بعد ایک نوجوان اندر داخل ہوا اور اس نے جھک کر سلام کیا۔

"آؤ سلامت خان۔ بیٹھو"...... بادشاہ خان نے کہا تو وہ نوجوان کرسی پر بیٹھ گیا۔ جیمز اور ماریا غور سے اس نوجوان کو دیکھنے لگے۔

"یہ ایکریمیا سے آئے ہیں اور ہمارے مہمان ہیں۔ یہ یہاں پہاڑی چٹانوں پر ریسرچ کرنے آئے ہیں۔ تم نے ان کے ساتھ رہنا ہے۔ یہاں کے بارے میں انہیں بتانا ہے۔ تمہیں اس کا معاوضہ ملے گا"...... بادشاہ خان نے کہا۔

"تم یہیں کے رہنے والے ہو"...... جیمز نے سلامت خان سے پوچھا۔

"جی ہاں ۔ لیکن میں چار سال تک ایکریمیا میں بھی رہ چکا ہوں"...... سلامت خان نے ایکریمین لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا کرتے رہے ہو وہاں"...... جیمز نے چونک کر پوچھا۔

"ٹیکسی چلاتا رہا ہوں"...... سلامت خان نے جواب دیا تو جیمز نے اطمینان بھرے انداز میں سرہلا دیا۔

"اچھا ۔ اب ہمیں اجازت ۔ ہم سلامت خان کے ساتھ کچھ دیر گھومیں گے ۔ پھر واپس چلے جائیں گے"...... جیمز نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا ۔ اس کے اٹھتے ہی ماریا، ڈومی اور سلامت خان بھی اٹھ کر کھڑے ہو گئے ۔

"ٹھیک ہے ۔ کوئی مسئلہ ہو تو میں یہاں ہوتا ہوں ۔ ویسے سلامت خان تمہارے ساتھ ہو گا اس لئے کوئی مسئلہ ہو ہی نہیں سکتا"...... بادشاہ خان نے بیٹھے بیٹھے کہا۔

"شکریہ"...... جیمز نے ایک بار پھر کہا اور واپس مڑ گیا ۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب ہوٹل سے باہر آ گئے ۔

"ڈومی تم یہیں کار کے پاس رکو ۔ ہم سلامت خان کی دکان دیکھ آئیں جہاں اس سے رابطہ ہو سکتا ہو"...... جیمز نے ڈومی سے کہا تو ڈومی نے اثبات میں سرہلایا اور پھر جیمز اور ماریا سلامت خان کے ساتھ آگے بڑھ گئے ۔ بازار کے تقریباً آخری حصے میں ٹوپیاں اور شالیں فروخت کرنے کی ایک چھوٹی سی دکان تھی جس میں ایک

بوڑھا آدمی بیٹھا ہوا تھا ۔ سلامت خان نے جیمز کا تعارف اپنے والد سے کرایا۔

"تمہارا کوئی فون نمبر بھی ہے"...... جیمز نے رسمی فقرات ادا کرنے کے بعد سلامت خان سے پوچھا۔

"جی ہاں ۔ دکان پر فون ہے"...... سلامت خان نے کہا اور ایک کاغذ پر فون اور کوڈ نمبر لکھ کر اس نے کاغذ جیمز کی طرف بڑھا دیا۔

"ہم کل پھر آئیں گے ۔ پھر گھومیں گے"...... جیمز نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے بڑی مالیت کے ایکریمین کرنسی نوٹ نکالے اور سلامت خان کے ہاتھ میں تھما دیئے ۔

"ارے ۔ اتنے نوٹ"...... سلامت خان نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اور بھی دیں گے ۔ تم ہمارے دوست بن گئے ہو"...... جیمز نے مسکراتے ہوئے کہا تو سلامت خان نے ان کا شکریہ ادا کیا ۔ سلامت خان نے چائے کا پوچھا لیکن جیمز نے انکار کر دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ واپس کار کے پاس پہنچ گئے ۔ سلامت خان بھی ساتھ آیا تھا پھر جیمز نے اس سے ہاتھ ملایا اور کار میں بیٹھ گیا ۔ ماریا بھی عقبی نشست پر بیٹھ گئی تھی ۔ تھوڑی دیر بعد ان کی کار تیزی سے واپس دارالحکومت کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی اور پھر واپس رہائش گاہ پر پہنچ کر انہوں نے ڈومی اور ڈرائیور دونوں کو فارغ کر دیا ۔ یہاں ایک ملازم پہلے ہی موجود تھا جس کا نام البرٹ تھا۔

" یہ تو کچھ نہ ہوا۔ خواہ مخواہ چکر ہی پڑ گیا"...... کمرے میں پہنچ کر کرسی پر بیٹھتے ہوئے ماریا نے کہا۔

" تو تمہارا کیا خیال تھا کہ ہم وہاں جاتے ہی لیبارٹری کو تلاش کرنا شروع کر دیں گے"...... جیمز نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں ۔ کام تو ہمارا یہی ہے"...... ماریا نے کہا۔

"یہاں ہر قدم پھونک پھونک کر رکھنا پڑے گا ماریا ۔ لیبارٹری کو اگر خفیہ رکھا گیا ہے تو لامحالہ اس کی نگرانی بھی کی جاتی ہو گی اور اگر انہیں شک پڑ گیا تو ملٹری انٹیلی جنس یہاں پہنچ سکتی ہے اس لئے ہمیں اس انداز میں کام کرنا چاہیئے کہ کام بھی ہو جائے اور کسی کو اس کا علم بھی نہ ہو سکے"...... جیمز نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

" لیکن بہرحال ہمیں کام تو کرنا ہی ہو گا ۔ یہ خاصا وسیع علاقہ ہے ہم کہاں کہاں آلات کے ذریعے چیکنگ کرتے رہیں گے ۔ کم از کم کوئی ایریا تو سامنے ہو"...... ماریا نے کہا۔

" تمہارا مطلب ہے کہ مجھے سلامت خان یا بادشاہ خان سے اس بارے میں بات کرنی چاہیئے تھی"...... جیمز نے کہا۔

"ہاں ۔ اس سے بات تو کرنا ہی پڑے گی ۔ آخر اس لیبارٹری میں کھانے پینے کی چیزیں تو یہیں اس قصبے سے ہی سپلائی کی جاتی ہوں گی اور سائنسی سپلائی اگر دارالحکومت سے کی جاتی ہو گی تو تب بھی اس بارے میں انہیں معلوم ہو گا ۔ میں نے دیکھا ہے یہ لوگ ہر چیز پر بڑی گہری نظر رکھتے ہیں"...... ماریا نے کہا۔

" تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ یہ ہر چیز پر گہری نظر رکھتے ہیں" ۔ جیمز نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" وہ سب کے سب حتیٰ کہ سلامت خان کا بوڑھا باپ بھی مجھے ایسے دیکھ رہا تھا جیسے نظروں ہی نظروں میں مجھے کھا جائے گا ۔ یا انہوں نے مجھ سے پہلے کبھی کسی عورت کو نہیں دیکھا"...... ماریا نے کہا تو جیمز بے اختیار ہنس پڑا۔

" یہ لوگ اور ان کی عورتیں ایسا لباس پہنتی ہیں جس میں ان کا پورا جسم چھپ جاتا ہے جبکہ تم نے ایسا لباس پہنا ہوا ہے جس سے تمہارا جسم مزید کھل کر سامنے آتا ہے اس لئے وہ سب تمہیں اس انداز میں دیکھ رہے تھے"...... جیمز نے کہا۔

" مجھے یہ بات بڑی عجیب محسوس ہوتی ہے ۔ کیا تم مجھے ایسا لباس منگوا کر نہیں دے سکتے جس میں وہ لوگ مجھے ایسی نظروں سے نہ دیکھیں"...... ماریا نے کہا۔

" تم وہ لباس پہن کر چل ہی نہ سکو گی ۔ اس لئے یہی ٹھیک ہے ۔ خود ہی تم ان لوگوں کی نظروں کی عادی ہو جاؤ گی اور وہ بھی عادی ہو جائیں گے"...... جیمز نے کہا۔

" تم اس سلامت خان سے اشارے میں بات تو کرتے یا پھر اس کے بوڑھے باپ سے پوچھ لیتے"...... ماریا نے اپنی بات پر اصرار کرتے ہوئے کہا۔

" کریں گے بات ۔ لیکن آج نہیں کل"...... جیمز نے فیصلہ کن

لہجے میں کہا تو ماریا اثبات میں سر ہلا کر رہ گئی۔

"اب کسی کلب میں چلو۔ کچھ انجوائے تو ہو"...... ماریا نے کہا۔

"شام کو جائیں گے۔ تھوڑی دیر ریسٹ کر لو"...... جیمز نے کہا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"اوکے۔ ویسے تم یہاں آکر کچھ بور تو نہیں ہو گئے"...... ماریا نے بھی اٹھتے ہوئے کہا۔

"مجھے اندازہ ہے کہ تم کیا محسوس کر رہی ہو لیکن میں چاہتا ہوں کہ سانپ بھی مر جائے اور لاٹھی بھی نہ ٹوٹے۔ ہماری معمولی سی غفلت سے معاملات بگڑ بھی سکتے ہیں اور پھر ہمیں کوئی جلدی بھی نہیں ہے۔ اس لئے صبر و تحمل سے آگے بڑھا جائے تو بہتر ہے"۔ جیمز نے کہا۔

"اوکے۔ جیسے تم کہو"...... ماریا نے کہا اور اپنے لئے مخصوص کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

جوانا نے اپنی بحری جہاز نما کار کو جوائے لینڈ ہوٹل کے کمپاؤنڈ میں موڑا اور پھر اسے پارکنگ کی طرف لے گیا۔ پارکنگ رنگ برنگی کاروں سے بھری ہوئی تھی جبکہ جوانا کی کار کے لئے ویسے بھی خاصی بڑی جگہ کی ضرورت رہتی تھی۔ اس نے کار پارکنگ کے باہر روکی تو پارکنگ بوائے دوڑتا ہوا اس کے قریب آگیا۔

"جناب۔ یہاں تو جگہ نہیں ہے۔ آپ کار ادھر بائیں طرف لے آئیں وہاں سپیشل پارکنگ ہے۔ وہاں کار کھڑی کر لیں"۔ پارکنگ بوائے نے جھک کر کار کی کھڑکی سے جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ٹھیک ہے۔ رہنمائی کرو"...... جوانا نے کہا اور پھر پارکنگ بوائے کی رہنمائی میں اس نے کار ایک بلڈنگ کی عقبی طرف بنے ہوئے بڑے سے میدان میں لے جا کر کھڑی کر دی جہاں چار پانچ کاریں پہلے سے موجود تھیں۔

"یہاں کس کی کاریں کھڑی ہوتی ہیں"...... جوانا نے کار سے اترتے ہوئے کہا۔

"ہوٹل کے مینجر، اسسٹنٹ مینجر اور یہاں رہنے والوں کی جناب"...... پارکنگ بوائے نے ٹوکن کارڈ جوانا کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"اچھا"...... جوانا نے کہا اور کارڈ جیب میں ڈال کر وہ مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا ہوٹل کے مین گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس نے گہرے نیلے رنگ کا سوٹ، سفید شرٹ اور سرخ رنگ کی پھولدار ٹائی باندھی ہوئی تھی۔ اس لباس میں اس کی شخصیت کچھ اور نکھر آئی تھی۔ ابھی وہ یہاں کی انڈر ورلڈ کے بڑے لوگوں سے ملتا پھر رہا تھا اور تعارف کا یہ کام ٹائیگر کے سپرد تھا۔ آج بھی ٹائیگر نے اسے یہاں کا ٹائم دیا تھا۔ یہاں کا مینجر رونالڈ، ٹائیگر کا اچھا دوست تھا اور ٹائیگر آج جوانا کو رونالڈ سے ملوانا چاہتا تھا۔ جوانا نے سب کو یہی بتایا تھا کہ وہ ایکریمیا سے یہاں مستقل شفٹ ہو گیا ہے اور یہاں اسلحے کی ڈیلنگ کا کام کرے گا۔ ہال میں داخل ہو کر اس نے پہلے تو ہال کا جائزہ لیا تاکہ دیکھ سکے کہ ٹائیگر وہاں موجود بھی ہے یا نہیں لیکن جب ٹائیگر اسے نظر نہ آیا تو وہاں کے آخری کونے میں ایک خالی میز کی طرف بڑھ گیا۔ ہال میں بیٹھے ہوئے لوگ اعلیٰ طبقے سے تعلق رکھتے تھے۔ ان میں عورتوں کی تعداد بھی کافی زیادہ تھی اور خاصی بڑی تعداد میں غیر ملکی بھی وہاں موجود تھے۔ جوانا خالی میز پر جا کر بیٹھا ہی

تھا کہ ایک ویٹر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا اس کے قریب آگیا۔

"مشروب لے آؤ"...... جوانا نے کہا تو ویٹر واپس مڑ گیا اور جوانا بے اختیار ہنس پڑا۔

"کیا وقت تھا جب جوانا کسی ہوٹل میں داخل ہوتا تھا تو لوگوں کے چہرے زرد پڑ جاتے تھے اور ویٹر شراب کی چھ بوتلیں لا کر میز پر رکھ دیتے تھے اور اب جوانا کو کوئی مڑ کر بھی نہیں دیکھتا اور جوانا بیٹھا میٹھا پانی منگوا رہا ہے"...... جوانا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ ویٹر مشروب لے کر آتا جوانا نے ٹائیگر کو اپنی طرف آتے دیکھا تو اس نے اطمینان بھرا طویل سانس لیا۔

"آج تو بڑے ڈیشنگ لگ رہے ہو"...... ٹائیگر نے قریب آ کر کہا تو جوانا بے اختیار ہنس پڑا۔

"سانپ کا زہر نکال دیا جائے تو وہ بھی خوبصورت لگنے لگ جاتا ہے"...... جوانا نے بڑے فلسفیانہ لہجے میں کہا تو ٹائیگر بے اختیار ہنس پڑا۔

"بہت خوب۔ بڑی خوبصورت بات کی ہے"...... ٹائیگر نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"ویسے ایک بات بتاؤ ٹائیگر۔ تمہارا کیا خیال ہے کہ میں اس طرح انڈر ورلڈ میں اپنا تعارف زبانی ہی کراتا پھروں گا کہ مجھ سے ملو میرا نام جوانا ہے اور میں ایکریمیا سے یہاں آیا ہوں۔ میں ہر وہ کام کر سکتا ہوں جو یہاں کے بڑے بڑے لوگ بھی نہیں کر سکتے"۔ جوانا

نے کہا تو ٹائیگر بے اختیار مسکرا دیا۔اسی لمحے ویٹر مشروب کی بوتل ٹرے میں رکھے آ گیا۔

" ایک اور لے آؤ۔جلدی۔ہم نے جانا ہے"...... ٹائیگر نے ویٹر سے کہا۔

" یس سر"...... ویٹر نے مشروب کی بوتل میز پر رکھتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیزی سے مڑ گیا۔

" میں نے بھی اس معاملے پر سوچا ہے۔باس نے تو مجھے صرف اتنا کہا تھا کہ جوانا رانا ہاؤس میں فارغ بیٹھا بور ہو رہا ہے اور سنیک کلرز کے معاملے میں بھی وہ اب بوریت کی وجہ سے کام نہیں کرنا چاہتا اس لئے بہتر ہے کہ اسے انڈر ورلڈ میں لے جا کر اسے متعارف کراؤ تاکہ اس کی بوریت دور ہو سکے اور میں تمہیں لے آیا۔اب تک تمہارا تعارف تقریباً ہو چکا ہے لیکن تمہاری بات درست ہے۔صرف زبانی تعارف سے کوئی تمہاری اہمیت نہیں سمجھ سکے گا اس لئے اب تم پر منحصر ہے کہ تم اپنے بارے میں کیا فیصلہ کرتے ہو۔تم جو بھی فیصلہ کرو گے اس سلسلے میں مجھے جو حکم دو گے میں تعمیل کروں گے"...... ٹائیگر نے کہا۔اسی لمحے ویٹر دوبارہ آ گیا۔اس نے دوسری بوتل میز پر رکھی اور واپس چلا گیا تو ٹائیگر اور جوانا دونوں نے ایک ایک بوتل اٹھا لی۔

" تمہارا شکریہ ٹائیگر۔جب سے میں نے انڈر ورلڈ کا راؤنڈ کیا ہے تمہاری قدر میرے دل میں پہلے سے کہیں زیادہ ہو گئی ہے کیونکہ انڈر

ورلڈ میں تم نے ہاتھ پیر بچا کر اپنی اہمیت منوالی ہے۔اب یہ لوگ تم سے ڈرتے بھی ہیں اور تمہاری عزت بھی کرتے ہیں۔جہاں تک میرا تعلق ہے میں نے اس بارے میں خود بھی سوچا ہے اور جوزف سے بھی مشورہ کیا ہے لیکن کوئی حتمی بات سامنے نہیں آ سکی"۔جوانا نے کہا۔

" پھر ایک کام کرو۔سلیمان سے مشورہ کرو۔وہ بے حد عقل مند آدمی ہے۔باس بھی مشکل وقت میں اس سے ہی مشورہ کرتا ہے"۔ ٹائیگر نے کہا تو جوانا بے اختیار ہنس پڑا۔

" اب تم نے بھی میرا مذاق اڑانا شروع کر دیا ہے"...... جوانا نے ہنستے ہوئے کہا۔

" اچھا ٹھہرو۔میں ابھی آتا ہوں"...... ٹائیگر نے کہا اور اٹھ کر تیزی سے کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔جوانا حیرت سے اسے جاتے ہوئے دیکھتا رہا۔

" کیا میں یہاں بیٹھ سکتی ہوں"...... اچانک ایک درمیانی عمر کی عورت نے جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔وہ ایکریمین تھی۔

" سوری۔میرے گیسٹ آ رہے ہیں۔آپ کہیں اور جا کر بیٹھ جائیں"...... جوانا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" جب آپ کے گیسٹ آئیں گے تو میں اٹھ جاؤں گی"...... اس عورت نے مسکراتے ہوئے کہا اور کرسی پر بیٹھ گئی۔

" کیا تم نے میری بات نہیں سنی۔اٹھو یہاں سے اور دفع ہو جاؤ

ورنہ "...... جوانا نے غراتے ہوئے کہا۔

" اس قدر غصہ کیوں کھا رہے ہو جوانا ۔ میں نے تمہیں تنگ تو نہیں کیا"...... اس عورت نے جوانا کا نام لیتے ہوئے کہا تو جوانا بے اختیار چونک پڑا۔

" تم ۔ تم میرا نام جانتی ہو ۔ مگر کیسے "...... جوانا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو وہ عورت بے اختیار ہنس پڑی ۔

" میں ہی کیا پوری انڈر ورلڈ تمہارا نام جانتی ہے اور تمہارے بارے میں انڈر ورلڈ میں بہت سی باتیں بھی گردش کر رہی ہیں "۔ اس عورت نے کہا تو جوانا چونک پڑا لیکن اس سے پہلے کہ وہ کچھ بولتا ٹائیگر تیز تیز قدم اٹھاتا وہاں پہنچ گیا اور جوانا کے ساتھ بیٹھی عورت کو دیکھ کر وہ چونک پڑا۔

" تم کیتھی یہاں ۔ کیا مطلب ۔ کیا جوانا تمہارا واقف ہے "۔ ٹائیگر نے حیرت بھرے انداز میں کہا تو عورت جس کا نام ٹائیگر نے کیتھی لیا تھا بے اختیار ہنس پڑی ۔

" جوانا تو مجھے کاٹ کھانے کو تیار تھا ۔ میں تو زبردستی یہاں بیٹھ گئی ہوں "...... کیتھی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" یہ کون ہے ٹائیگر "...... جوانا نے پوچھا۔

" کیتھی ۔ انڈر ورلڈ کی خاصی معروف عورت ہے ۔ انتہائی حساس اسلحے کی اسمگلنگ میں ملوث ہے اور اس کا اپنا خاصا بڑا گروپ ہے جو کیتھی گروپ کہلاتا ہے "...... ٹائیگر نے کیتھی کا تفصیلی

تعارف کراتے ہوئے کہا۔

" میرے پاس ایک اہم کام تھا اور میں نے سوچا کہ یہ کام ٹائیگر کو دوں لیکن جوانا کو دیکھ کر مجھے خیال آیا کہ یہ کام جوانا زیادہ بہتر انداز میں کر سکتا ہے "...... کیتھی نے کہا اور ٹائیگر نے ویٹر کو بلا کر کیتھی کے لئے مشروب لانے کو کہہ دیا۔

" کیسا کام ہے "...... جوانا نے چونک کر پوچھا۔

" اسلحے کے دھندے میں یہاں ایک گروپ ایسا ہے جو خاصا طاقتور اور باوسائل گروپ ہے ۔ اس نے کئی بار میرے گروپ سے ہوتی ہوئی ڈیل ختم کرا دی ہے جو کسی حد تک مجھے مل چکی تھی لیکن میں اس قدر طاقتور نہیں ہوں کہ اس سے کوئی ڈیل جبراً لے سکوں "...... کیتھی نے کہا ۔ اسی لمحے ویٹر نے مشروب کی ایک بوتل لا کر میز پر رکھ دی اور کیتھی نے بوتل اٹھا کر سٹرا کی مدد سے مشروب کا ایک طویل سپ لیا اور پھر بوتل کو واپس میز پر رکھ دیا۔

" تم کیا چاہتی ہو ۔ کھل کر بتاؤ "...... جوانا نے کہا جبکہ ٹائیگر خاموش بیٹھا ہوا تھا۔

" اس گروپ کے پاس ایکریمیا سے ایک گروپ آیا ہوا ہے ۔ میرا خیال ہے کہ یہ گروپ اسلحے کی کسی بڑی ڈیل کے سلسلے میں یہاں آیا ہے اور یہ گروپ میرے لئے یکسر اجنبی ہے ۔ میں چاہتی ہوں کہ تم اس گروپ کو چیک کرو اور اگر یہ اسلحے کی ڈیل کے لئے آیا تو یہ ڈیل میرے حریف گروپ کے ساتھ نہ ہو سکے "...... کیتھی نے جواب

دیا۔

"کون ہے تمہارے حریف گروپ کا چیف"...... جوانا نے کہا۔

"میں بتاتا ہوں۔ یہ راجر کی بات کر رہی ہے۔ راجر ہوٹل کا مالک۔ وہ چونکہ ایکریمین نژاد ہے اور اسلحے کے سلسلے میں ڈیل کرتا ہے اور کیتھی کا تعلق بھی ایکریمین گروپوں سے ہے اس لئے یہ دونوں ایک دوسرے کے حریف ہیں"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"مجھے معلوم ہے ٹائیگر کہ یہ راجر تمہارا دوست ہے لیکن بہرحال وہ جوانا کا دوست نہیں ہے اور جوانا بھی ایکریمین ہے اس لئے جوانا یہ کام کر سکتا ہے اور میں کوئی غلط کام نہیں کرانا چاہتی۔ میں صرف اتنا چاہتی ہوں کہ اس ایکریمین گروپ کا تعلق اسلحہ سے ہے تو اس کی ڈیل میرے حریف گروپ کے ساتھ نہ ہو۔ اس کے لئے تم جو چاہو طریقہ اختیار کر سکتے ہو"...... کیتھی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ گروپ کہاں ہے"...... جوانا نے پوچھا۔

"سنا یہی ہے کہ یہ گروپ جس میں ایک عورت اور بہت سے مرد ہیں انہیں دو کوٹھیاں اور دو کاریں دی گئی ہیں۔ شاید وہ اس وقت تک یہاں رہنا چاہتے ہیں جب تک مطلوبہ اسلحہ یہاں پہنچ کر آگے کسی اور ملک تک نہ پہنچ جائے۔ باقی کام تم نے خود کرنا ہے"۔ کیتھی نے کہا۔

"لیکن کیا یہ ضروری ہے کہ ہم تمہارا یہ کام ہاتھ میں لے لیں"...... جوانا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"پہلے تو میں تم سے کہوں گی کہ میں اس کام کے لئے ایک لاکھ ڈالر تمہیں دینے کے لئے تیار ہوں لیکن اگر تم یہ کام نہیں کرنا چاہتے تو نہ کرو۔ یہی آفر ٹائیگر کو ہے۔ اگر ٹائیگر بھی جواب دے دے گا تو میں یہ آفر روزی راسکل کو کروں گی اور اگر وہ بھی نہ کرے گی تو میں کسی اور کے پاس چلی جاؤں گی"...... کیتھی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ نکالو رقم۔ میں یہ کام کروں گا"...... جوانا نے اچانک تیار ہوتے ہوئے کہا۔

"گڈ۔ یہ بات ہوئی نا"...... کیتھی نے کہا اور اپنے بیگ میں سے اس نے ایک چیک بک نکالی اور اس میں سے ایک چیک پر رقم لکھ کر اپنے دستخط کئے اور چیک علیحدہ کر کے اس نے جوانا کی طرف بڑھا دیا۔

"یہ پچاس ہزار ڈالر کا چیک ہے۔ اپنا نام وغیرہ لکھ لینا۔ پچاس ہزار اس وقت جب کام مکمل ہو جائے گا"...... کیتھی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم سے کہاں رابطہ ہو سکتا ہے"...... جوانا نے چیک کو تہہ کر کے اپنے کوٹ کی جیب میں رکھتے ہوئے کہا۔

"ٹائیگر کو معلوم ہے۔ اس سے پوچھ لینا۔ اب مجھے اجازت"۔ کیتھی نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ایک منٹ۔ اپنے حریف گروپ کا نام وہ پتہ بتا دو"...... جوانا

نے کہا۔

" ٹائیگر نے ابھی بتایا تو ہے ۔ ٹائیگر کی یہی صفت ہے کہ یہ ہر معاملے سے بخوبی واقف ہوتا ہے ۔ اوکے ۔ گڈ بائی"...... کیتھی نے کہا اور مڑ کر تیز تیز قدم اٹھاتی بیرونی دروازے کی طرف بڑھتی چلی گئی۔

" مبارک ہو جوانا ۔ پہلا مشن تمہیں مل گیا"...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" میں نے تو اس لئے یہ مشن لے لیا ہے کہ چلو اسی بہانے کچھ ٹارگٹ تو بنا کام کرنے کے لئے ۔ تم کہاں گئے تھے اچانک اٹھ کر"...... جوانا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" میں کاؤنٹر سے سلیمان کو فون کرنے گیا تھا تاکہ اسے یہاں بلا کر اس سے مشورہ کر لیں لیکن وہ شاید فلیٹ پر موجود نہیں ہے کیونکہ گھنٹی بجتی رہی لیکن کسی نے کال اٹنڈ نہیں کی"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

" اب اس مشن کا آغاز کہاں سے کیا جائے ۔ پہلے تو اس گروپ کا پتہ لگانا ہے کہ وہ کہاں موجود ہے ۔ پھر ان میں سے کسی کو پکڑ کر اس سے معلومات حاصل کی جائیں"...... جوانا نے کہا۔

" ان سب کی ضرورت نہیں ہے ۔ یہاں انڈر ورلڈ میں دولت کی پوجا کی جاتی ہے ۔ اس راجر کا ایک اسسٹنٹ ہے ۔ اس کا نام آرتھر ہے ۔ اس آرتھر کو اگر ہم ایک ہزار ڈالر بھی دے دیں تو وہ ساری

معلومات اگل دے گا ۔ پھر جو معلومات ملیں اس کے مطابق آگے سوچ لیا جائے گا"...... ٹائیگر نے کہا۔

" گڈ ۔ تم واقعی اچھے استاد ہو"...... جوانا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" میں استاد کہاں سے ہو گیا ۔ میں تو خود شاگرد ہوں عمران صاحب کا اور تم تو عمران صاحب کے ساتھی ہو ۔ میں تو تمہیں اس انڈر ورلڈ میں چلانا چاہتا ہوں اور مجھے معلوم ہے کہ جب تم یہاں جم گئے تو پھر تم خود ہی رواں ہو جاؤ گے"...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اصل مسئلہ یہ ہے کہ اگر میں نے وہی پیشہ ور قاتلوں والا کام یہاں کرنا ہوتا تو میرے لئے کوئی مسئلہ نہ تھا لیکن اب وہ کام میں نہیں کر سکتا تو پھر کیا کام کیا جائے ۔ یہی الجھن تھی ۔ چلو ایک کام ملا ہے ۔ اس کے مکمل ہونے کے بعد دیکھیں گے کہ مزید کیا کیا جا سکتا ہے اور کیا نہیں"...... جوانا نے کہا۔

" اوکے ۔ اب کیا پروگرام ہے ۔ فی الحال آرام کرو گے یا"۔ ٹائیگر نے کہا۔

" یہاں جس سے تم نے ملوانا تھا اس کا کیا ہوا"...... جوانا نے پوچھا۔

" وہ موجود نہیں ہے ۔ ملک سے باہر چلا گیا ہے اچانک کسی ایمرجنسی کے سلسلے میں"...... ٹائیگر نے کہا۔

"تو پھر اس آرتھر کے پاس چلتے ہیں تاکہ کام کو جلد از جلد مکمل کیا جاسکے"...... جوانا نے کہا۔

"میں معلوم کر لوں کہ اس وقت آرتھر کہاں ہے"...... ٹائیگر نے کہا اور اٹھ کر وہ ایک بار پھر کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آگیا۔

"آرتھر اپنی ڈیوٹی ختم کر کے اپنے گھر چلا گیا ہے اور اس کے گھر کا پتہ بھی میں نے معلوم کر لیا ہے۔ واسو محلے میں اس کا مکان ہے۔ گلی نمبردار والی"...... ٹائیگر نے کہا تو جوانا اٹھ کھڑا ہوا۔

"یہ محلہ ہے کہاں۔ میں تو یہ نام ہی پہلی بار سن رہا ہوں"۔ جوانا نے کہا۔

"کینٹ ایریا میں ایک پرانا محلہ ہے۔ خاصا گنجان آباد ہے۔ تمہاری کار کہاں ہے"...... ٹائیگر نے گیٹ کی طرف آتے ہوئے کہا۔

"بل تو دیتے چلیں"...... جوانا نے کہا۔

"وہ میں نے کاؤنٹر پر پیمنٹ کر دی ہے۔ تم آؤ"...... ٹائیگر نے کہا تو جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"میری کار تو عقبی طرف سپیشل پارکنگ میں موجود ہے"۔ جوانا نے کہا۔

"تم اسے وہیں رہنے دو۔ تمہاری بحری جہاز نما کار تو وہاں کی تنگ سڑکوں سے گزر ہی نہ سکے گی۔ تم میری کار میں چلو۔ واپسی پر یہاں سے لے لیں گے"...... ٹائیگر نے کہا تو جوانا نے اثبات میں سر

ہلا دیا۔ پھر تھوڑی دیر بعد ٹائیگر کی کار ایک گنجان آباد علاقے میں پہنچ کر ایک موڑ پر رک گئی۔

"آؤ۔ یہ کار یہیں رہے گی۔ آگے گلیاں بے حد تنگ ہیں"۔ ٹائیگر نے کہا تو جوانا سر ہلاتا ہوا نیچے اتر آیا۔ پھر تھوڑی دیر بعد وہ پوچھتے پوچھتے ایک تنگ نمبردار والی گلی تلاش کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ یہ گلی اس محلے کی باقی گلیوں سے خاصی چوڑی تھی اور یہاں جو مکان بنے ہوئے تھے ان کا انداز کوٹھیوں جیسا تھا لیکن ان کا رقبہ خاصا کم تھا۔ پھر ایک مکان کے گیٹ پر پہنچ کر ٹائیگر رک گیا۔ وہاں گیٹ کے ساتھ ستون پر آرتھر کا نام اور نیچے راجر کلب کا نام لکھا ہوا تھا۔ گلی سے گزرنے والے جوانا کو اس طرح دیکھ رہے تھے جیسے جوانا کسی اور دنیا کی مخلوق ہو۔ ٹائیگر نے ستون پر موجود کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔ چند لمحوں بعد چھوٹا پھاٹک کھلا اور ایک پندرہ سولہ سال کا نوجوان لڑکا باہر آگیا۔ وہ جوانا کو دیکھ کر قدرے خوفزدہ سا نظر آنے لگا۔

"آرتھر تمہارا کیا لگتا ہے"...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرے ڈیڈی ہیں۔ میرا نام فرنیک ہے"...... نوجوان نے جواب دیا۔

"تو جا کر ڈیڈی سے کہو کہ ٹائیگر آیا ہے۔ وہ مجھے جانتے ہیں"۔ ٹائیگر نے کہا۔

"یس سر"...... نوجوان فرنیک نے کہا اور واپس مڑ گیا۔ تھوڑی

دیر بعد وہ واپس آ گیا۔

" میں بڑا پھاٹک کھولتا ہوں ۔ آپ اندر آ جائیں"...... نوجوان نے کہا ۔ اس نے شاید جوانا کی وجہ سے بڑا پھاٹک کھولنے کا کہا تھا ۔ اس کا شاید خیال تھا کہ جوانا جیسا چوڑے جسم کا آدمی چھوٹے پھاٹک سے نہ گزر سکے گا۔

" ارے بڑا پھاٹک کھولنے کی کیا ضرورت ہے ۔ ہم نے کار تو اندر نہیں لے جانی ۔ یہ چھوٹا پھاٹک تو کھلا ہوا ہے"...... ٹائیگر نے کہا اور پھر چھوٹے پھاٹک سے گزر کر اندر داخل ہوا ۔ اس کے پیچھے جوانا تھا ۔ ویسے جوانا کو واقعی اس چھوٹے پھاٹک میں سے گزرنے کے لئے اپنے جسم کو ٹیڑھا کرنا پڑا تھا ۔ تھوڑی دیر بعد ہی وہ ایک بڑے کمرے میں صوفوں پر بیٹھے ہوئے تھے ۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد اور درمیانے جسم کا آدمی جس کے جسم پر گھریلو لباس تھا اندر داخل ہوا تو ٹائیگر بھی اٹھ کر کھڑا ہو گیا ۔ ٹائیگر کے اٹھتے ہی جوانا بھی اٹھ کر کھڑا ہو گیا ۔ آرتھر جوانا کو دیکھ کر چونک پڑا تھا۔

" اوہ آپ"...... آرتھر نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

" ہاں ۔ اور یہ میرا دوست ہے جوانا ۔ ان کے بارے میں پہلے تم سے بات بھی ہو چکی ہے"...... ٹائیگر نے کہا اور پھر دوبارہ صوفے پر بیٹھ گیا ۔ جوانا اور آرتھر بھی بیٹھ گئے ۔ جوانا ، ٹائیگر کے ساتھ والے صوفے پر بیٹھا تھا جبکہ آرتھر سامنے والے صوفے پر بیٹھ گیا تھا ۔ اسی لمحے نوجوان فرنیک اندر داخل ہوا ۔ اس نے ٹرے میں مشروب کی

تین بوتلیں جو ملٹی ٹشو پیپر میں لپٹی ہوئی تھیں ان تینوں کے سامنے رکھیں اور خالی ٹرے اٹھائے واپس چلا گیا۔

" کیسے آنا ہوا ۔ کوئی خاص بات کہ آپ کو یہاں میرے گھر تک آنا پڑ گیا ہے"...... آرتھر نے قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" میں نے سوچا کہ آرتھر کو ہر وقت رقم کی ضرورت رہتی ہے اس لئے ایک ہزار ڈالر کمانے کا موقع دوں"...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا اور ایک ہزار ڈالر کا سن کر آرتھر اس طرح اچھلا جیسے اسے طاقتور الیکٹرک کرنٹ لگ گیا ہو۔

" ایک ہزار ڈالر ۔ اوہ ۔ اوہ ۔ مگر کیسے ۔ مجھے کیا کرنا ہو گا" ۔ آرتھر نے قدرے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

" کچھ نہیں ۔ صرف چند معلومات اور تم مجھے جانتے ہو ۔ یہ بات راز رہے گی"...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا اور جیب سے نوٹ نکال کر اس نے آرتھر کی طرف بڑھا دیئے ۔ آرتھر اچھل کر اٹھا اور اس نے اس طرح نوٹ جھپٹے جیسے اسے خطرہ ہو کہ اگر اسے ایک لمحے کی بھی دیر ہو گئی تو دوسرے لمحے نوٹ غائب ہو جائیں گے ۔ نوٹ جھپٹ کر اس نے جیب میں ڈال لئے تھے۔

" تم واقعی میرے دوست ہو ٹائیگر ۔ آج کل مجھے واقعی بھاری رقم کی بے حد ضرورت تھی ۔ بولو میں نے کیا کرنا ہے"...... آرتھر نے کہا۔

" تمہارے باس راجر کے ہاں ایکریمیا سے ایک پارٹی آئی ہوئی

ہے ۔ وہ کتنے اور کس قسم کے اسلحے کی ڈیل کرنے آئی ہے ۔ بس اتنی سی معلومات ہمیں چاہئیں"...... ٹائیگر نے کہا۔

" تمہیں کس نے یہ مشن دیا ہے"...... آرتھر نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

" یہ مسٹر جوانا کا مشن ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

" آپ کی پارٹی کون ہے جناب"...... آرتھر نے کہا۔

" سوری مسٹر آرتھر ۔ آپ جانتے ہیں کہ ان معاملات میں پارٹی کے بارے میں کچھ نہیں بتایا جاتا اور آپ پر بھی کوئی جبر نہیں ہے ۔ ٹائیگر مجھے آپ کے پاس لے آیا ہے ۔ اس کا کہنا ہے کہ آپ اس کے دوست ہیں ورنہ اور بھی بہت سے طریقے ہیں کام کرانے کے اور پھر ہم نے صرف معلومات حاصل کرنی ہیں اور بس ۔ اس سے زیادہ کچھ نہیں"...... جوانا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" ٹائیگر صاحب کے ساتھ آنے کی وجہ سے میں یہ کام کر سکوں گا آپ کھل کر بتائیں کہ آپ کیا کیا معلوم کرنا چاہتے ہیں"...... آرتھر نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد اس انداز میں کاندھے جھٹکے جیسے ذہنی طور پر کسی فیصلے پر پہنچ گیا ہو۔

" ٹائیگر نے تمہیں بتایا ہے کہ ہمیں تمہارے باس کے پاس ایکریمیا سے آنے والی پارٹی کے بارے میں معلومات حاصل کرنی ہیں کہ وہ اسلحہ کی ڈیل کے لئے آئے ہیں تو کس قسم کے اسلحے کی ڈیل ہے اور یہ اسلحہ کب آنا ہے اور کہاں بھیجا جانا ہے اور یہ اسلحہ کہاں سے

لایا جا رہا ہے ۔ اس کے پیچھے کون لوگ ہیں"...... جوانا نے کہا۔

" جہاں تک مجھے معلوم ہے کہ آنے والے لوگ ایکریمیا سے ہی آئے ہیں لیکن ان لوگوں کا کوئی تعلق اسلحے سے نہیں ہے ۔ ان کا باس جیمز باس راجر کا دوست ہے ۔ جیمز اور اس کے ساتھی ایکریمیا کی اکسی یونیورسٹی میں پڑھاتے ہیں اور وہ یہاں پہاڑیوں اور چٹانوں کے سائنسی مطالعاتی دورے پر آئے ہیں"...... آرتھر نے کہا۔

" کیا یہ دورہ سرکاری ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

" نہیں ۔ میرا خیال ہے کہ یہ پرائیویٹ دورہ ہے اس لئے تو باس راجر نے ان کی رہائش اور گاڑیوں وغیرہ کے انتظامات کئے ہیں تاکہ وہ آسانی سے گھوم پھر سکیں"...... آرتھر نے جواب دیا۔

" کیا اب تک وہ کہیں گئے بھی ہیں"...... جوانا نے پوچھا۔

" ہاں ۔ پہاڑ پور ہو کر واپس آئے ہیں"...... آرتھر نے جواب دیا۔

" وہاں انہوں نے کیا کیا ہے"...... ٹائیگر نے پوچھا۔

" مجھے تو معلوم نہیں البتہ ڈومی ان کے ساتھ گائیڈ کے طور پر گیا تھا ۔ اس سے پوچھا جا سکتا ہے"...... آرتھر نے کہا۔

" کیا تم ابھی پوچھ سکتے ہو"...... ٹائیگر نے کہا۔

" ہاں ۔ وہ میرا ماتحت ہے ۔ میں اسے یہاں بلا لیتا ہوں ۔ وہ اسی علاقے میں رہتا ہے لیکن اسے تھوڑی سی رقم دینا پڑے گی"...... آرتھر نے کہا تو ٹائیگر نے جیب سے دو بڑے نوٹ نکال کر آرتھر کی طرف بڑھا دیئے۔

" یہ تم خود اسے دے دینا ۔ ہو سکتا ہے کہ وہ ہم سے نہ لے "...... ٹائیگر نے کہا تو آرتھر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر اس نے میز پر پڑے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے آخر میں اس نے خود ہی لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا ۔ دوسری طرف کچھ دیر تک گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دیتی رہی اور پھر کسی نے رسیور اٹھا لیا ۔

" کون ہے "...... ایک نسوانی آواز سنائی دی ۔

" میں آرتھر بول رہا ہوں ۔ ڈومی ہے گھر پر "...... آرتھر نے کہا ۔

" ہاں ہے ۔ ہولڈ کریں "...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر لائن پر خاموشی طاری ہو گئی ۔

" میں ڈومی بول رہا ہوں "...... دوسری طرف سے چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی ۔

" آرتھر بول رہا ہوں ڈومی "...... آرتھر نے کہا ۔

" یس باس ۔ کیسے یاد کیا ہے "...... ڈومی نے جواب دیتے ہوئے کہا ۔

" میرے مکان پر آ جاؤ ۔ تمہارے لئے کچھ رقم کا بندوبست ہو سکتا ہے "...... آرتھر نے کہا ۔

" کیا مطلب ۔ کون دے گا رقم "...... دوسری طرف سے ڈومی نے چونک کر کہا ۔

" تم آ جاؤ ۔ پھر بات ہو گی "...... آرتھر نے کہا ۔

" اچھا ۔ میں آ رہا ہوں "...... دوسری طرف سے کہا گیا تو آرتھر نے رسیور رکھ دیا ۔ تھوڑی دیر بعد کمرے میں ایک نوجوان آدمی داخل ہوا تو سامنے بیٹھے ٹائیگر اور جوانا کو دیکھ کر وہ بے اختیار چونک پڑا ۔ اس نے آرتھر کو سلام کیا ۔

" بیٹھو ڈومی ۔ تم ٹائیگر کو تو جانتے ہو "...... آرتھر نے کہا ۔

" یس باس "...... ڈومی نے جواب دیا ۔

" یہ جوانا ہے ۔ یہ ٹائیگر کے دوست ہیں اور مسٹر جوانا یہ ڈومی ہے "...... آرتھر نے کہا تو جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیا ۔ آرتھر نے جیب سے وہ نوٹ نکالے جو ٹائیگر نے اسے دیئے تھے ۔

" ڈومی ۔ یہ رقم تمہارے لئے ہے اسے جیب میں رکھ لو "۔ آرتھر نے کہا ۔

" مم ۔ مگر یہ کس لئے "...... ڈومی نے رقم لے کر حیرت بھرے لہجے میں کہا ۔

" ٹائیگر اور جوانا کو تم سے چند معلومات چاہئیں اور جیسے تم مسٹر ٹائیگر کو جانتے ہو وہ بے حد بااصول آدمی ہیں اس لئے یہ سب کچھ راز میں رہے گا "...... آرتھر نے کہا ۔

" کس قسم کی معلومات باس "...... ڈومی نے اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے کہا ۔

" تم چیف راجر کے مہمانوں کو پہاڑ پور لے گئے تھے اس سلسلے میں "...... آرتھر نے کہا تو ڈومی کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات

پھسلتے چلے گئے۔

"پوچھیں جناب۔ میں سب کچھ سچ بتا دوں گا"...... ڈومی نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جو لوگ تمہارے ساتھ گئے تھے ان کی تعداد کتنی تھی"۔ ٹائیگر نے پوچھا۔

"ایک مرد اور ایک عورت۔ مرد کا نام جیمز تھا اور عورت کا نام ماریا"...... ڈومی نے جواب دیا۔

"پوری تفصیل بتاؤ کہ وہ کہاں گئے تھے۔ کس سے ملے اور انہوں نے وہاں کیا کیا"...... ٹائیگر نے کہا۔

"جناب۔ وہ پہاڑ پور گئے تھے۔ انہوں نے چیف راجر سے کہا تھا کہ انہیں کوئی مقامی آدمی بطور گائیڈ دیا جائے تو چیف نے مجھے بھجوا دیا۔ انہوں نے مجھے کہا کہ انہوں نے پہاڑ پور جانا ہے اور میں ساتھ جاؤں۔ چنانچہ میں ساتھ گیا۔ ڈرائیور بھی مقامی ہی تھا اور چیف نے اسے بھجوایا تھا۔ پہاڑ پور میں بادشاہ خان وہاں کا سردار ہے۔ ہم وہاں اس کے ہوٹل گئے۔ چیف نے اس سے پہلے ہی بات کر رکھی تھی۔ چنانچہ اس کے ہوٹل میں جب ہم گئے تو بادشاہ خان نے سب کا استقبال کیا۔ جیمز نے بادشاہ خان سے کہا کہ پہاڑ پور کا کوئی مقامی آدمی اسے چاہئے جو مختلف پہاڑیوں میں اسے لے جائے کیونکہ وہ سائنسی طور پر یہاں کے پہاڑوں اور چٹانوں کی طبعی ساخت چیک کرنا اور ان پر ریسرچ کرنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے بادشاہ خان کو بتایا

کہ ان کا تعلق ایکریمیا کی یونیورسٹی سے ہے۔ بادشاہ خان نے ایک نوجوان سلامت خان کو بلوایا۔ سلامت خان کا باپ مہابت خان پہاڑ پور میں گرم ٹوپیوں اور شالوں کا کام کرتا ہے۔ ان کی وہاں دکان ہے۔ سلامت خان نے بتایا کہ وہ چار پانچ سال ایکریمیا میں ٹیکسی بھی چلاتا رہا ہے۔ اس پر جیمز بے حد خوش ہوا۔ پھر انہوں نے سلامت خان کی دکان کا فون نمبر لیا اور دوبارہ آنے کا کہہ کر ہم واپس آ گئے۔ اس کے بعد کا مجھے علم نہیں ہے"...... ڈومی نے جواب دیا۔

"یہ جیمز اور ماریا کہاں رہتے ہیں"...... ٹائیگر نے پوچھا۔

"ہیون کالونی کی کوٹھی نمبر اٹھارہ۔ اے بلاک میں"...... ڈومی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ کس کی کوٹھی ہے۔ کیا راجر کی ہے"...... ٹائیگر نے پوچھا۔

"جی ہاں جناب"...... اس بار آرتھر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا یہ بات طے ہے کہ یہ لوگ واقعی یونیورسٹی کے پروفیسر ہیں"...... اس بار جوانا نے پوچھا۔

"جناب۔ ان سے میری جو بات ہوئی اور انہوں نے بادشاہ خان اور سلامت خان سے جو بات چیت کی ہے اس سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے"...... ڈومی نے جواب دیا۔

"اوکے۔ تمہارا شکریہ۔ باقی کنفرمیشن ہم خود کر لیں گے"۔ ٹائیگر نے کہا اور پھر وہ اٹھ کھڑے ہوئے۔ ان کے اٹھتے ہی آرتھر اور ڈومی بھی نہ صرف اٹھ کر کھڑے ہو گئے بلکہ وہ انہیں کوٹھی کے

پھاٹک تک چھوڑنے آئے اور پھر ان کو الوداع کہہ کر وہ سڑک کی طرف بڑھتے چلے گئے جہاں ان کی کار موجود تھی۔

" یہ معاملہ تو کچھ اور نکلا ہے"...... جوانا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" ہاں ۔ بظاہر لگتا تو ایسے ہی ہے کہ کیتھی کو غلط فہمی ہوئی ہے"۔ ٹائیگر نے جواب دیا تو جوانا بے اختیار چونک پڑا۔

" بظاہر سے تمہارا کیا مطلب ہے"...... جوانا نے کہا۔

" عمران صاحب کا قول ہے کہ ہر چیز کے کئی زاویے ہوتے ہیں ۔ جب تک ہر زاویہ سامنے نہ آجائے اس وقت تک کسی ایک زاویے کے پیش نظر حتمی فیصلہ نہ کیا جائے اس لئے میں نے بظاہر کا لفظ کہا ہے"...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" دوسرا زاویہ کیا ہو سکتا ہے"...... جوانا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" پہاڑ پور ایسا علاقہ ہے جو اسلحہ کی اسمگلنگ کا مرکزی روٹ ہے ہو سکتا ہے کہ یہ لوگ وہاں کوئی ایسا غار تلاش کرنا چاہتے ہوں جہاں اسمگلنگ کے لئے اسلحہ کو ڈمپ کیا جا سکتا ہو اور اسے یہاں کے لوگوں کے علم میں بھی نہ آنے دینا چاہتے ہوں یا ایک اور زاویہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہاں کسی دوسری تنظیم کا اسلحے کا کوئی خفیہ اڈا ہو اور یہ لوگ اسے اس انداز میں ٹریس کرنا چاہتے ہوں اور یہ زاویہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ یہاں سے کسی معدنیات کی تلاش میں ہوں ۔

یہ سب مختلف زاویے ہیں ۔ اس کے علاوہ بھی اور کئی زاویے ہو سکتے ہیں"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

" لیکن مسئلہ تو اسلحے کی ڈیل کا ہے ۔ وہ تو اب نہیں ہے اور کیتھی کو تو دلچسپی اسلحے کی ڈیل سے ہی ہو سکتی ہے"...... جوانا نے کہا۔

" ہاں ۔ تمہاری بات درست ہے لیکن ہمیں پھر بھی فوری نتیجہ نہیں نکالنا چاہئے"...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اس کا تو یہی حل ہے کہ جا کر اس پیاجر کی گردن دبائی جائے ۔ سب کچھ سامنے آجائے گا"...... جوانا نے کہا تو ٹائیگر بے اختیار ہنس پڑا۔

" بس یہی فرق ہے ایک سیکرٹ ایجنٹ اور دوسروں کے درمیان اس طرح اگر کچھ ہو گا بھی ہی تو یکلخت غائب کر دیا جائے گا کیونکہ ایسی اطلاعات چھپی نہیں رہتیں"...... ٹائیگر نے کہا اور پھر وہ کار کا لاک کھول کر اس میں سوار ہو گیا۔

" مجھے وہاں ہوٹل چھوڑ دو ۔ میری کار وہیں ہے"...... جوانا نے کار میں بیٹھتے ہوئے کہا۔

" وہاں پھر چلے جائیں گے ۔ فی الحال ہم ہیون کالونی چلتے ہیں تاکہ یہ معلوم کیا جا سکے کہ ڈومی اور آرتھر نے جو کچھ بتایا ہے وہ درست ہے یا نہیں"...... ٹائیگر نے کہا۔

" انہیں جھوٹ بولنے کی کیا ضرورت ہے اور پھر ہم سب نے جب اندر جا کر انہیں چھیڑنا بھی نہیں تو خواہ مخواہ کی دردسری کا فائدہ"۔

جوانا نے کہا تو ٹائیگر مسکرا دیا۔

" ٹھیک ہے ۔ میں خود جا کر چیک کر لوں گا ۔ میں تمہیں ہوٹل چھوڑ دیتا ہوں جہاں تمہاری کار ہے "...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تم اس میں کس اینگل سے دلچسپی لے رہے ہو "...... جوانا نے کہا تو ٹائیگر بے اختیار ہنس پڑا۔

" عمران صاحب کے لئے انڈر ورلڈ میں کام کرنے کا مطلب ہے کہ ہم اپنی آنکھیں اور کان کھلے رکھیں ۔ جیمز اور ماریا کا وہاں پہاڑیوں پر خصوصی طور پر پہنچنا اور وہاں کی چٹانوں کا جائزہ لینے کی بات کرنا یہ معاملہ مجھے مشکوک نظر آ رہا ہے اس لئے میں اس سلسلے میں معلومات حاصل کرنا چاہتا ہوں تاکہ اگر کوئی بات ملکی سلامتی کے خلاف نظر آئے تو عمران صاحب کو رپورٹ دی جا سکے "...... ٹائیگر نے کہا۔

" تم اب جا کر ان کا انٹرویو کرو گے "...... جوانا نے کہا۔

" نہیں ۔ انہوں نے کیا بتانا ہے ۔ پہلے تو میں ڈومی اور آرتھر کی دی ہوئی معلومات کو چیک کروں گا ۔ پھر شاید پہاڑ پور جا کر وہاں چیکنگ کروں "...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

" اگر یہ کام اس انداز میں ہوتا ہے تو یہ میرے بس کا روگ نہیں ہے ۔ مجھے کچھ اور سوچنا پڑے گا "...... جوانا نے منہ بناتے ہوئے کہا تو ٹائیگر بے اختیار ہنس پڑا۔

فون کی گھنٹی بجتے ہی جیمز نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" یس "...... جیمز نے کہا۔

" راجر بول رہا ہوں "...... دوسری طرف سے راجر کی آواز سنائی دی تو جیمز چونک پڑا۔

" کیسے فون کیا ہے ۔ کوئی خاص بات "...... جیمز نے پوچھا۔

" اس لئے کہ مجھے اطلاع ملی ہے کہ تمہارے بارے میں انکوائری کی جا رہی ہے "...... راجر نے کہا تو جیمز بے اختیار اچھل پڑا۔

" ہمارے خلاف انکوائری ۔ کیا مطلب ۔ کون کر رہا ہے اور کیوں "...... جیمز نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" مجھے میرے اسسٹنٹ نے اطلاع دی ہے کہ یہاں انڈر ورلڈ میں کام کرنے والا ایک آدمی جس کا نام ٹائیگر ہے اس اسسٹنٹ کے گھر ایک ایکریمین سیاہ فام آدمی کے ساتھ پہنچا ۔ وہاں ڈومی جو تمہارے ساتھ پہاڑ پور گیا تھا وہ بھی موجود تھا کیونکہ میرا اسسٹنٹ آرتھر اور ڈومی دونوں ایک ہی علاقے میں رہتے ہیں ۔ انہوں نے ان

دونوں کو بھاری رقم دے کر ان سے تمہارے اور ماریا کے پہاڑ پور جانے کے بارے میں تفصیل پوچھی ہے ۔ ڈومی نے انہیں بتایا ہے کہ تم نے بادشاہ خان اور سلامت خان سے بات چیت کی ہے کہ تم وہاں چٹانوں پر ریسرچ کرنا چاہتے ہو اور تمہارے متعلق انہوں نے بتایا کہ تمہارا تعلق ایکریمیا کی کسی یونیورسٹی سے ہے ۔ پھر انہوں نے تمہارا موجودہ پتہ پوچھا اور چلے گئے "...... راجر نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

" لیکن یہ کون لوگ ہیں اور ان کا ہم سے کیا تعلق "...... جیمز نے اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے کہا۔

" یہ تو مجھے معلوم نہیں ۔ البتہ یہ معلوم ہوا ہے کہ اس ٹائیگر کا تعلق ویسے تو انڈر ورلڈ سے ہے لیکن کہا جاتا ہے کہ یہ پاکیشیا کے ایک آدمی علی عمران کا شاگرد ہے اور یہ علی عمران پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہے اور انتہائی تیز اور خطرناک ایجنٹ ہے اور اس کے ساتھی کے بارے میں بھی بتایا جاتا ہے کہ وہ بھی اس علی عمران کا باڈی گارڈ رہا ہے "...... راجر نے جواب دیا تو جیمز کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔

" تمہارا مطلب ہے کہ ہمارے خلاف پاکیشیا سیکرٹ سروس انکوائری کر رہی ہے "...... جیمز نے کہا۔

" مجھے نہیں معلوم کہ کیا ہو رہا ہے اور کیوں ہو رہا ہے ۔ میں نے تمہیں اطلاع دے دی ہے "...... راجر نے جواب دیا۔

" ٹھیک ہے ۔ تمہارا بے حد شکریہ ۔ اب ہم باقی معاملات کو خود ہی سنبھال لیں گے "...... جیمز نے کہا اور رسیور رکھ دیا ۔ اسی لمحے ماریا کمرے میں داخل ہوئی تو وہ بے اختیار چونک پڑی۔

" کیا ہوا ہے ۔ تم اس قدر پریشان کیوں نظر آ رہے ہو ۔ کس کا فون تھا "...... ماریا نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

" راجر کا فون تھا "...... جیمز نے جواب دیا اور ساتھ ہی اس نے تفصیل بتا دی۔

" اوہ ۔ پھر تو ہم اس وقت شدید خطرے میں ہیں ۔ وہ کسی بھی وقت یہاں ریڈ کر سکتے ہیں لیکن انہیں ہمارے بارے میں پتہ کیسے چلا "...... ماریا نے بھی تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

" یہ تو بعد میں سوچیں گے ۔ فی الحال ہمیں فوری طور پر یہ کوٹھی چھوڑنی ہے ۔ پھر نئے میک اپ اور نئے کاغذات کے ساتھ رہنا ہے "...... جیمز نے کہا۔

" تو پھر راجر سے کہنا تھا کہ وہ ہمیں دوسری رہائش گاہ دے دے "...... ماریا نے کہا۔

" نہیں ۔ اس طرح تو ہم پھر خطرے میں آ سکتے ہیں ۔ ہم نے اب اپنے طور پر رہائش گاہ حاصل کرنی ہے "...... جیمز نے کہا اور رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے ۔

" انکوائری پلیز "...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی ۔

"بلیک برڈ کلب کا نمبر دیں"...... جیمز نے کہا تو دوسری طرف سے ایک نمبر بتا دیا گیا۔ جیمز نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے انکوائری آپریٹر کے بتائے ہوئے نمبر پریس کرنا شروع کر دیئے۔

"بلیک برڈ کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"رونالڈ سے بات کرائیں۔ میں فرنیک بول رہا ہوں"...... جیمز نے کہا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر لائن پر خاموشی طاری ہو گئی۔

"ہیلو۔ رونالڈ بول رہا ہوں"......چند لمحوں بعد ایک بھاری آواز سنائی دی۔

"فرنیک بول رہا ہوں۔ بلیک راڈ کا فرنیک"...... جیمز نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ آپ۔ اوہ فرمایئے۔ مجھے آپ کے بارے میں اطلاع مل چکی ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"فوری طور پر کسی ایسی رہائش گاہ کا پتہ دو جہاں کار بھی موجود ہو اور تمہارے علاوہ اور کسی کو اس کا علم بھی نہ ہو"...... جیمز نے کہا۔

"آپ کہاں سے بول رہے ہیں۔ پاکیشیا دارالحکومت سے یا کہیں اور سے"...... رونالڈ نے پوچھا۔

"میں اس وقت ہیون کالونی کی ایک کوٹھی میں موجود ہوں لیکن

میں یہاں سے فوری طور پر دوسری جگہ منتقل ہونا چاہتا ہوں"۔ جیمز نے کہا۔

"اوہ گڈ۔ ہیون کالونی میں ہی ایک کوٹھی ہے نمبر ٹو سکس تھری وہاں میرا ایک آدمی موجود ہے چارلس۔ میں اسے فون کر دیتا ہوں۔ وہ آپ کو کوٹھی دے دے گا۔ اگر آپ اسے رکھنا چاہو تو رکھ لینا۔ یہ اعتماد کا آدمی ہے ورنہ اسے فارغ کر دینا۔ ایک کار بھی موجود ہے۔ یہ محفوظ مقام ہے۔ میرے اور چارلس کے علاوہ اور کسی کو اس کا علم نہیں ہے"...... رونالڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے شکریہ۔ وہاں پہنچ کر پھر میں تمہیں فون کروں گا"۔ جیمز نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"ہمیں فوری یہاں سے جانا ہو گا۔ چلو سامان سمیٹو"...... جیمز نے کہا تو ماریا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ دونوں خاموشی سے اس کوٹھی کو چھوڑ گئے۔ ملازم مارکیٹ سامان لینے گیا ہوا تھا اس لئے جیمز نے اس کے نام ایک پرچہ لکھ کر میز پر رکھ دیا تھا کہ وہ یہاں سے فوری واپس اپنے ملک جا رہے ہیں۔ وہ پریشان نہ ہو اور پھر تھوڑی سی کوشش کے بعد وہ اپنی مطلوبہ کوٹھی تک پہنچ گئے۔ یہ کوٹھی پہلی کوٹھی سے خاصی پیچھے کی طرف تھی۔ جیمز نے کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔ چند لمحوں بعد چھوٹا پھاٹک کھلا اور ایک ادھیڑ عمر آدمی باہر آگیا۔

"میرا نام فرنیک ہے۔ ابھی رونالڈ نے تمہیں فون کیا ہو

گا"...... جیمز نے کہا۔

"اوہ۔ یس سر۔ آئیے سر"...... اس ادھیڑ عمر آدمی نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا اور جیمز اور ماریا دونوں اندر داخل ہو گئے تو ملازم نے جس کا نام چارلس بتایا گیا تھا خود اندر آکر پھاٹک کو اندر سے بند کر دیا۔ کوٹھی زیادہ بڑی نہیں تھی لیکن بہرحال مناسب تھی۔

"میرے لئے کیا حکم ہے جناب"...... چارلس نے انہیں پوری کوٹھی گھمانے کے بعد پوچھا۔

"تم نے یہیں رہنا ہے لیکن یہ سن لو کہ ہم اب دونوں نئے میک اپ میں رہیں گے"...... جیمز نے کہا۔

"یس سر۔ میں آپ کے لئے شراب لاتا ہوں۔ کون سی لاؤں"...... چارلس نے پوچھا تو جیمز نے اسے شراب کا نام بتا دیا۔ تھوڑی دیر بعد چارلس نے ایک بوتل اور گلاس لا کر میز پر رکھ دیئے اور پھر واپس چلا گیا۔ جیمز نے سب سے پہلے اپنے بیگ میں سے میک اپ کا سامان نکالا اور اپنا اور ماریا کا میک اپ کر کے اس نے بیگ کے ایک خفیہ خانے سے نئے کاغذات بھی نکال لئے۔ ان کاغذات کی رو سے ان کا تعلق ایکریمیا کی بزنس ورلڈ سے تھا اور وہ دونوں سیاح تھے۔ ان کے پاس سیاحت کے عالمی کارڈز بھی تھے۔ ان کارڈ کی موجودگی میں انہیں دنیا کے کسی بھی ملک کا سیاحتی ویزہ فوراً مل سکتا تھا اور ان کارڈز کی وجہ سے ان پر شک بھی نہ کیا جا سکتا تھا کیونکہ ایسے کارڈز انتہائی تفصیلی انکوائری اور کنفرمیشن کے بعد ہی

جاری کئے جاتے تھے۔ ان کاغذات اور کارڈز کے لحاظ سے اب ان کے نام فرنیک اور پامی تھے۔ جیمز اور ماریا دونوں ہی میک اپ میں مہارت رکھتے تھے اس لئے جیمز نے ایسا مستقل میک اپ کیا تھا کہ وہ کسی بھی میک اپ واشر سے واش نہ ہو سکتا تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ میک اپ اس انداز میں کیا گیا تھا کہ اسے پہچانا بھی نہ جا سکتا تھا اس لئے جیمز اور ماریا دونوں مطمئن تھے۔ میک اپ سے فارغ ہو کر جیمز نے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"مارشل۔ میں جیمز بول رہا ہوں"...... جیمز نے کہا۔

"اوہ۔ یس باس۔ حکم"...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

"ہم نے روپ بدل لیا ہے اور اب میں نے فرنیک اور ماریا کی جگہ پامی نے لے لی ہے۔ ہم نے رہائش گاہ بھی بدل لی ہے"۔ جیمز نے کہا اور ساتھ ہی نئی کوٹھی کا نمبر اور اس کا فون نمبر بھی بتا دیا۔

"ہمارے لئے کیا حکم ہے جناب"...... مارشل نے کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ تم ابھی سامنے نہ آئے ہو لیکن میں کوئی رسک نہیں لینا چاہتا اس لئے تم اپنے طور پر یہ کوٹھی چھوڑ دو اور فی الحال کسی ہوٹل میں شفٹ ہو جاؤ کیونکہ ابھی ہم اس لیبارٹری کو ٹریس کر رہے ہیں۔ جب اسے ٹریس کر لیں گے تو پھر اس پر کام کیا جائے گا اور تب تمہاری ضرورت پیش آئے گی۔ البتہ تمہیں نئے میک اپ

اور نئے نام اختیار کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ تم جس ہوٹل میں جاؤ وہاں سے مجھے فون کر کے بتا دینا تاکہ تم سے رابطہ کیا جا سکے"...... جیمز نے کہا۔

"ٹھیک ہے جناب"...... دوسری طرف سے مارشل نے کہا تو جیمز نے رسیور رکھ دیا۔

"اس کا تو مطلب ہے کہ اب ہم پہاڑ پور میں جا کر کام بھی نہ کر سکیں گے کیونکہ وہ لازماً وہاں بھی چیکنگ کریں گے"...... ماریا نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ ہمیں فوری طور پر کوئی کام نہیں کرنا چاہئے کیونکہ پہاڑ پور کی جو سچوئیشن میں نے دیکھی ہے وہاں کسی غیر ملکی کا جا کر پہاڑیوں میں گھومنا پھرنا یقینی طور پر دوسروں کو مشکوک کر سکتا ہے اس لئے بجائے اس کے کہ ہم پہاڑ پور جا کر اس لیبارٹری کو ٹریس کریں ہمیں یہاں کی وزارت سائنس کو چیک کرنا ہو گا۔ یہ لیبارٹری یقیناً وزارت سائنس کے تحت ہو گی اور ان کے پاس اس کے بارے میں تفصیل بھی موجود ہو گی"...... جیمز نے کہا۔

"ہاں۔ تمہاری بات درست ہے لیکن حکومتیں جب کسی لیبارٹری کو خفیہ رکھتی ہیں تو اس کے بارے میں تفصیلات انتہائی ہائی لیول پر رکھی جاتی ہیں اس لئے میرا خیال ہے کہ اگر ہم یہاں کے سیکرٹری سائنس کو کسی طرح کور کر لیں تو ہم اس لیبارٹری کے بارے میں معلومات حاصل کر سکتے ہیں"...... ماریا نے جواب دیا۔

"میں یہ سوچ رہا ہوں کہ اگر ایسا ممکن ہوتا تو پھر آراک کے ایجنٹ اس قدر پیچیدہ انداز اختیار نہ کرتے کہ وہ سائنس دان کے بھائی انجینئر کو پکڑ کر اس سے معلوم کرتے۔ وہ بھی ہمارے انداز میں کام کر سکتے تھے"...... جیمز نے کہا۔

"اس انجینئر کو بھی تو وہاں حکومت کی طرف سے ہی پہنچایا گیا ہو گا۔ آراک کے ایجنٹ ایسا تجربہ نہیں رکھتے جیسا ہم رکھتے ہیں اس لئے ان کا ذہن اس طرف گیا ہی نہیں ہو گا۔ انہوں نے آسان راستہ اختیار کر لیا اور تم نے چیک کیا ہو گا کہ وہ صرف علاقے کا نام معلوم کر کے ہی مطمئن ہو گئے۔ انہیں اس کا پورا محل وقوع معلوم کرنا چاہئے تھا لیکن انہیں اس کا خیال ہی نہیں آیا"...... ماریا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ تمہاری بات درست ہے لیکن سیکرٹری لیول کے لوگ عام کلبوں اور ہوٹلوں میں نہیں آتے جاتے۔ وہ ہائی آفیسرز کلب میں جاتے ہیں اور وہاں ہر ایک کو نہیں جانے دیا جاتا اس لئے اب کیا کیا جائے"...... جیمز نے کہا۔

"یہ رونالڈ کون ہے جسے تم نے فون کیا تھا"...... ماریا نے پوچھا۔

"باس نے فائل میں اس کا ایڈریس دیا تھا اور یہ بھی درج تھا کہ اسے ہمارے بارے میں اطلاع دے دی جائے گی اور نام فرنیک استعمال کیا جائے گا لیکن میں نے اس سے کام لینے کی بجائے اپنے

دوست راجر کے ساتھ کام کرنے کی کوشش کی لیکن ہمیں ٹریس کر لیا گیا اس لئے میں نے رونالڈ سے بات کی ہے"...... جیمز نے کہا۔

" تم اس رونالڈ سے بات کرو۔ وہ کوئی نہ کوئی بندوبست کر لے گا"...... ماریا نے کہا تو جیمز نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" بلیک برڈ کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

" رونالڈ سے بات کراؤ۔ میں فرنیک بول رہا ہوں"...... جیمز نے کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ہیلو ۔ میں رونالڈ بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد رونالڈ کی بھاری آواز سنائی دی۔

" فرنیک بول رہا ہوں"...... جیمز نے کہا۔

"یس سر۔ کیا حکم ہے"...... رونالڈ نے کہا۔

" کیا تمہارا کوئی رابطہ یہاں کی وزارت سائنس کے چیف سیکرٹری سے ہے"...... جیمز نے پوچھا۔

" آپ چاہتے کیا ہیں ۔ چیف سیکرٹری سے تو نہیں البتہ اس وزارت کا ایک بااثر سیکشن آفیسر میرا دوست ہے"...... رونالڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پہاڑ پور میں حکومت کی ایک خفیہ لیبارٹری ہے جس پر ہم نے

کام کرنا ہے لیکن اس بارے میں صرف اتنا معلوم ہو سکا ہے کہ یہ پہاڑ پور میں ہے ۔ میں پہاڑ پور کا وزٹ کر چکا ہوں لیکن وہاں جا کر ہم کھلے عام اسے ٹریس نہیں کر سکتے کیونکہ وہ علاقہ ایسا ہے کہ جہاں غیر ملکیوں کو فوراً چیک کر لیا جاتا ہے اس لئے ہم نے سوچا کہ لازماً یہ لیبارٹری وزارت سائنس کے تحت ہو گی اور اس بارے میں چیف سیکرٹری کو لازماً علم ہو گا ۔ ہمیں اس لیبارٹری کا مکمل حدود اربعہ چاہیئے تاکہ ہم اس پر کام کر کے اپنا مشن مکمل کر سکیں"...... جیمز نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" میں آپ کو دو گھنٹے بعد فون کروں گا ۔ مجھے امید ہے کہ میں کامیابی حاصل کر لوں گا"...... رونالڈ نے کہا۔

" اوکے ۔ لیکن خیال رکھنا ۔ اسے ٹاپ سیکرٹ رکھنا"...... جیمز نے کہا۔

" آپ بے فکر رہیں ۔ میں اس معاملے کی اہمیت کو بخوبی سمجھتا ہوں"...... رونالڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اوکے"...... جیمز نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

" کیا اتنی جلدی یہ آدمی اس قدر حساس معاملے میں معلومات حاصل کر لے گا"...... ماریا نے قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" یہ یہاں رہ رہا ہے اور کافی بااثر بھی ہے اس لئے ہو سکتا ہے کہ کچھ معلومات مل جائیں"...... جیمز نے جواب دیا اور ماریا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً دو گھنٹوں کے بعد اس نے ایک بار پھر رونالڈ

کو فون کرنے کے لئے رسیور اٹھانے کے لئے ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی اور اس نے رسیور اٹھالیا۔

"یس۔ فرنیک بول رہا ہوں"...... جیمز نے کہا۔

"رونالڈ بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے رونالڈ کی آواز سنائی دی۔

"میں ابھی فون کرنے ہی لگا تھا کہ تمہاری کال آ گئی۔ کیا رپورٹ ہے"...... جیمز نے کہا۔

"اس سیکشن آفیسر سے بات ہو گئی ہے۔ ایک لاکھ ڈالر کے عوض وہ اس بات پر رضامند ہو گیا ہے کہ پہاڑ پور لیبارٹری کی خفیہ فائل کی نقل ہمیں مہیا کر دے گا۔ اب آپ بتائیں کہ کیا یہ سودا کر لیا جائے"...... رونالڈ نے جواب دیا۔

"کیا تمہیں یقین ہے کہ وہ درست کہہ رہا ہے اور جیسے کہہ رہا ہے ویسے ہی کرے گا"...... جیمز نے کہا۔

"یس سر۔ مکمل یقین ہے لیکن معاوضہ پیشگی وصول کرے گا اور نقل بھی کل شام کو مل سکے گی۔ اس سے پہلے نہیں اور یہ بات یقینی ہے کہ معلومات حتمی اور درست ہوں گی"...... رونالڈ نے جواب دیا۔

"اس سیکشن آفیسر کا کیا نام ہے"...... جیمز نے پوچھا۔

"لیاقت علی اس کا نام ہے اور وہ اس سیکشن کا انچارج ہے جہاں لیبارٹری کی خفیہ فائلیں موجود رہتی ہیں"...... رونالڈ نے جواب

دیتے ہوئے کہا۔

"اس فائل میں کیا ہو گا"...... جیمز نے پوچھا۔

"بقول سیکشن آفیسر فائل میں نہ صرف لیبارٹری کے محل وقوع کی تفصیلات ہوں گی بلکہ اس کا نقشہ اور اس کے حفاظتی انتظامات سب کی رپورٹ موجود ہو گی اور اس کے ساتھ ہی لیبارٹری میں کام کرنے والے سائنس دانوں کے بارے میں بھی معلومات موجود ہوں گی"...... رونالڈ نے جواب دیا۔

"پھر ٹھیک ہے۔ تم رقم اسے دے دو۔ میں چیف کو فون کر دیتا ہوں۔ وہ تمہیں رقم بھجوا دیں گے"...... جیمز نے کہا۔

"ٹھیک ہے جناب"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو جیمز نے بھی ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"اگر ایسی فائل ہمیں مل جائے تو پھر ہمارے لئے کام بے حد آسان ہو جائے گا"...... ماریا نے کہا۔

"ہاں۔ اور میرا خیال ہے کہ ہمیں قدرت کی طرف سے سہولتیں مہیا کی جا رہی ہیں ورنہ میں تو کم از کم سوچ ہی نہ سکتا تھا کہ اس طرح سے اس قدر خفیہ لیبارٹری کی فائل بھی مل سکتی ہے"۔ جیمز نے کہا تو ماریا نے بھی اثبات میں سرہلا دیا۔

عمران اپنے فلیٹ میں بیٹھا ایک غیر ملکی اخبار پڑھنے میں مصروف تھا ۔ اس کے پاس پوری دنیا سے چیدہ چیدہ اخبارات باقاعدگی سے آتے تھے اور عمران فرصت ملنے پر ان پر نظر دوڑاتا رہتا تھا تاکہ دنیا میں ہونے والی کارروائیوں سے وہ ساتھ ساتھ مطلع رہے ۔ اخبار پڑھ کر اس نے اسے تہہ کر کے ایک طرف رکھا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے دوسرا اخبار اٹھانے کی بجائے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" علی عمران ایم ایس سی ۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں " ۔ عمران نے کہا۔

" ٹائیگر بول رہا ہوں باس "...... دوسری طرف سے ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

" اچھا ۔ یہ انقلاب کب سے آگیا ہے کہ ٹائیگر غرانے کی بجائے

بولنا شروع ہو گئے ہیں "...... عمران نے کہا۔

" جب سے ٹائیگر آپ کی شاگردی میں آیا ہے "...... ٹائیگر نے ترکی بہ ترکی جواب دیا تو عمران اس کی حاضر جوابی پر بے اختیار ہنس پڑا۔

" اچھا ۔ چلو تم بولنا سیکھ گئے ہو تو بولو "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" باس ۔ پہاڑ پور کے سلسلے میں ایک اور بات سامنے آئی ہے ۔ میں اس کی تفصیل خود آکر بتاتا ہوں "...... ٹائیگر نے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ آجاؤ "...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

" سلیمان "...... عمران نے رسیور رکھ کر سلیمان کو آواز دیتے ہوئے کہا۔

" جی صاحب "...... کچھ دیر بعد سلیمان نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔

" یہ اخبارات لے جاؤ لیکن خیال رکھنا کہ یہ ایسے کے ایسے ہی ردی فروش تک پہنچ جائیں ۔ ان میں سے تصاویر غائب نہ ہوں " ۔ عمران نے اخبارات کے ڈھیر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

" یہ سارے ایسے اخبارات ہیں جو ردی فروش بھی نہیں خریدتے کیونکہ ان میں وہ تصاویر ہوتی ہی نہیں جن کی وجہ سے ردی فروش سے اخبار بھاری قیمت پر بک جاتے ہیں اس لئے مجبوراً جگہ کو صاف رکھنے کے لئے مفت لے جانے کا کہا جاتا ہے ۔ آپ ایسا کریں کہ

ساتھ ہی کچھ غیر ملکی فیشن میگزین بھی منگوالیا کریں تاکہ ردی فروش سے کچھ تو وصول ہو سکے"...... سلیمان نے جواب دیا اور پھر اخبارات اٹھا کر واپس مڑ گیا۔

"ارے۔ ان پر اتنے اخراجات ہوتے ہیں۔ میرا تو خیال تھا کہ ان کی قیمت سے زیادہ ردی فروش سے وصول ہو جاتا ہو گا لیکن تم نے تو لٹیا ہی ڈبو دی"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میرے مشورے پر عمل کریں گے تو کچھ وصول بھی ہو گا"۔ سلیمان نے کہا اور کمرے سے باہر چلا گیا تو عمران نے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"جولیا بول رہی ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی جولیا کی آواز سنائی دی۔

"کمال ہے۔ ٹائیگر نے بھی بولنا سیکھ لیا ہے اور تم نے بھی۔ حیرت ہے"...... عمران نے کہا۔

"کیا مطلب۔ میرے بولنے پر تمہیں کیوں حیرت ہو رہی ہے"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"سنا ہے کہ خواتین شادی سے پہلے نہیں بولا کرتیں البتہ شادی کے بعد صرف وہی بولتی ہیں"...... عمران نے جواب دیا۔

"کیا تم نے اسی فضول بکواس کے لئے فون کیا ہے"...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں نے اس لئے فون کیا تھا کہ تمہاری شیریں آواز میرے

کانوں میں رس گھول دے گی لیکن تم نے تو صفدر کے خطبہ نکاح یاد کرنے سے پہلے ہی لہجہ بدل لیا ہے"...... عمران بھلا کہاں آسانی سے باز آنے والوں میں سے تھا۔

"میں رسیور رکھ رہی ہوں۔ سنا تم نے"...... جولیا نے اور زیادہ جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ارے۔ ارے۔ رسیور نہ رکھنا۔ میں نے تم سے انتہائی ضروری بات کرنی ہے"...... عمران نے منت بھرے لہجے میں کہا۔

"تو پھر بولو"...... جولیا نے تیز لہجے میں کہا۔

"تمہیں معلوم ہے کہ کافی دیر سے کوئی مشن نہیں ہے اس لئے مجھے کوئی چیک بھی نہیں ملا۔ کیا تم چیف کو سفارش کر کے مجھے ایڈوانس چیک دلوا سکتی ہو۔ میری طرف سے تم انہیں یقین دلا سکتی ہو کہ میں جلد از جلد کوئی نہ کوئی مشن تیار کر کے اسے جھاڑ پھونک کر صاف کر کے چیف کے سامنے پیش کر کے اپنا حساب بے باق کر دوں گا"...... عمران کی زبان رواں ہو گئی۔

"تمہیں رقم کی ضرورت ہے تو میں تمہیں دے سکتی ہوں"۔ جولیا نے کہا۔

"بہت اچھا جواب ہے لیکن مسئلہ تو مشن کا ہے۔ تمہارا مشن تو صفدر کی کمزور یادداشت کی وجہ سے التواء میں پڑا ہوا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تم نے خواہ مخواہ مجھے تنگ کرنے کے لئے

فون کیا ہے اس لئے میں فون بند کر رہی ہوں "...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے بھی ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر شرارت کا تاثر موجود تھا۔ ظاہر ہے اس نے ویسے ہی وقت گزاری کے لئے جولیا کو فون کیا تھا لیکن اسے معلوم تھا کہ جولیا کو رسیور رکھ دینے کے باوجود چین نہیں آئے گا اس لئے لازماً وہ خود ہی دوبارہ فون کرے گی لیکن اسی لمحے کال بیل کی آواز سنائی دی تو عمران سمجھ گیا کہ ٹائیگر آیا ہے۔ پھر اس کو سلیمان کی بیرونی دروازے کی طرف جاتے ہوئے قدموں کی آواز سنائی دی اور پھر ٹائیگر اور سلیمان کے درمیان ہونے والی سلام دعا کی آواز بھی اس تک پہنچ گئی۔ چند لمحوں بعد ٹائیگر کمرے میں داخل ہوا تو اس نے بڑے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔

"بیٹھو"...... عمران نے سلام کا جواب دینے کے بعد کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"۔ عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"جولیا بول رہی ہوں۔ کیا تمہیں واقعی رقم کی ضرورت ہے"۔ جولیا نے پریشان سے لہجے میں کہا۔

"میں تو اس سلسلے میں آزاد ہوں۔ یہ مسائل صرف آغا سلیمان

پاشا کے ذمے ہیں اور وہ ایسا غیرت مند آدمی ہے کہ کسی سے لینے کی بجائے اسے دینا زیادہ پسند کرتا ہے چاہے دینے کے لئے اس کے پاس دعائیں ہی کیوں نہ ہوں۔ میں نے تو صرف تمہاری آواز سننے کے لئے فون کیا تھا۔ نجانے مجھے کیا ہو گیا ہے کہ اگر تمہاری آواز سنے زیادہ دن گزر جائیں تو دل کی کیفیت کچھ برہم سی ہو جاتی ہے"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا جبکہ سامنے بیٹھا ہوا ٹائیگر پہلے تو سنجیدہ رہا لیکن عمران کے آخری فقرے پر وہ مسکرا دیا۔ اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ وہ عمران کے فقرے سے ہی سمجھ گیا ہے کہ عمران کس سے فون پر بات کر رہا ہے۔

"نانسنس۔ خبردار۔ اب اگر فون کر کے مجھے تنگ کیا تو"۔ جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ فون کرنے کی بجائے تنگ کرنے کے لئے مجھے خود تمہارے فلیٹ پر آنا چاہئے۔ لیکن مسئلہ یہ ہے کہ فون پر تو تم صرف اتنا کر سکتی ہو کہ فون بند کر دو لیکن وہاں مجھے جوتیوں سے کون بچائے گا اس لئے اللہ حافظ "...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"باس۔ آپ مس جولیا کو خواہ مخواہ تنگ کرتے ہیں"...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں جولیا کو تنگ کرتا ہوں جبکہ روزی راسکل تمہیں تنگ کرتی ہے۔ اب بتاؤ کون فائدے میں رہا"...... عمران نے بھی

مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" باس۔۔۔۔۔وہ تو صرف آپ کی وجہ سے زندہ ہے ورنہ"...... ٹائیگر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" جولیا بھی میری وجہ سے یہاں موجود ہے ورنہ کب کی عازم سوئٹزر لینڈ ہو چکی ہوتی۔ بہرحال تم کہو۔ کیا بتانے آئے ہو"۔ عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ ٹائیگر کوئی بات کرتا سلیمان ٹرالی دھکیلتا ہوا اندر آیا اور اس نے چائے کے برتن میز پر لگانے شروع کر دیئے۔

" شکریہ سلیمان"...... ٹائیگر نے کہا۔

" مجھے بھی شکریہ ادا کرنا پڑے گا کیا"...... عمران نے کہا۔

" آپ مس جولیا سے کچھ لینے دینے کی بات کر رہے تھے۔ میرے لئے کیا حکم ہے"...... سلیمان نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" وہ کیا لکھا ہوتا ہے تاجروں کی رسیدوں کے نیچے کہ لین دین میں بھول چوک معاف۔ بس یہی سمجھ لو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" پہلے بھول چوک کی نوبت تو آئے پھر معافی کے بارے میں بھی سوچا جا سکتا ہے"...... سلیمان نے کہا اور ٹرالی کو ایک سائیڈ پر کر کے وہ واپس چلا گیا اور ٹائیگر اس کی خوبصورت باتوں پر بے اختیار مسکراتا رہا۔ البتہ اس نے چائے کا کپ بنا کر عمران کے سامنے رکھ دیا تھا جبکہ دوسرا کپ اٹھا کر اس نے اپنے سامنے رکھ لیا اور پھر اس

نے جوانا کے ساتھ ہوٹل میں کیتھی سے ہونے والی ملاقات سے لے کر آرتھر اور ڈومی سے ہونے والی بات چیت کی تفصیل بتا دی۔

" پہاڑ پور۔ کیا واقعی انہوں نے پہاڑ پور کا نام لیا تھا"...... عمران نے چونک کر کہا۔

" یس باس اور اسی لئے میں چونکا تھا کیونکہ پہلے بھی گوچرن اور ڈیوڈ کے سلسلے میں پہاڑ پور کا نام آیا تھا اور اس شوگرانی انجینئر کو بھی ہلاک کر دیا گیا تھا"...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" پھر تم نے ہیون کالونی میں جا کر چیکنگ کی"...... عمران نے اشتیاق بھرے لہجے میں کہا۔

" یس باس۔ میں جوانا کو اس ہوٹل میں جہاں اس کی کار موجود تھی چھوڑ کر سیدھا اس کالونی میں گیا اور میں نے وہاں اس کوٹھی کو چیک کر لیا ہے۔ اس کے اندر بہرحال لوگ موجود ہیں لیکن کون ہیں اس کا علم نہیں ہے۔ اب اگر آپ حکم دیں تو میں اس کوٹھی کے اندر داخل ہو کر چیکنگ کر لوں"...... ٹائیگر نے کہا۔ ساتھ ساتھ وہ چائے کے گھونٹ بھی لیتا رہا۔

" اس کا مطلب ہے کہ یہ لوگ کسی غیر ملکی ایجنسی کے ایجنٹ ہیں اور یہاں پہاڑ پور لیبارٹری کے خلاف کام کرنے آئے ہیں۔ مجھے خود وہاں جانا ہو گا۔ تمہاری کار میں بے ہوش کر دینے والی گیس کا پسٹل تو موجود ہو گا"...... عمران نے کہا۔

" یس باس"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

" تو چلو میں تمہاری کار میں چلتا ہوں ۔ ان سے پوچھ گچھ ضروری ہے "...... عمران نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا ۔ اس کے اٹھتے ہی ٹائیگر بھی اٹھ کر کھڑا ہو گیا ۔

" تم نیچے چلو میں لباس تبدیل کر کے آ رہا ہوں "...... عمران نے ڈریسنگ روم کی طرف مڑتے ہوئے کہا تو ٹائیگر سر ہلاتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا ۔ تھوڑی دیر بعد عمران، ٹائیگر کی کار میں سوار ہیون کالونی کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا ۔

" تمہارے بقول پہاڑ پور ڈومی کی رہنمائی میں ایک مرد اور ایک عورت گئے تھے لیکن اتنے بڑے مشن کے لئے صرف دو ایجنٹ نہیں ہو سکتے "...... عمران نے کہا ۔

" یہ دو تو گئے تھے باقی شاید اس کوٹھی میں موجود رہے ہوں گے یہ دونوں وہاں ابتدائی دیکھ بھال کے لئے گئے ہوں گے لیکن باس اگر انہیں لیبارٹری کا محل وقوع معلوم نہیں ہے تو پھر یہ کیسے اتنے بڑے علاقے میں لیبارٹری کو تلاش کریں گے "...... ٹائیگر نے کہا ۔

" اب میں ساری بات سمجھ گیا ہوں ۔ شوگرانی اس لیبارٹری میں جا کر اپنے بھائی سے ملا ۔ اس کا علم آراک کے ایجنٹ کو ہو گیا ۔ اس نے اسے اغوا کر لیا اور پھر نادر آباد لے جا کر انہوں نے اس سے پوچھ گچھ کی ۔ وہ صرف اتنا بتا سکا کہ لیبارٹری پہاڑ پور میں ہے ۔ اس سے زیادہ تفصیل وہ معلوم نہ کر سکے ۔ چنانچہ اسے ہلاک کر دیا گیا اور آراک کا وہ ایجنٹ یہ معلومات لے کر واپس چلا گیا یا چلے گئے اور اب

یہ لوگ یہاں آئے ہیں تاکہ اس لیبارٹری کے خلاف کام کر کے وہاں سے فارمولا حاصل کریں یا سائنس دان ڈاکٹر قاضی کے خلاف کوئی کارروائی کریں ۔ ان کو چونکہ پہاڑ پور کا علم تھا اس لئے وہ پہاڑ پور پہنچ گئے اور جہاں تک وہاں لیبارٹری ٹریس کرنے کا تعلق ہے تو یہ کوئی مسئلہ نہیں ہے ۔ ایسی جدید مشینری مہیا ہو سکتی ہے جس کی مدد سے زیر زمین مشینری کے چلنے کی وجہ سے پیدا ہونے والے ارتعاش کو مارک کیا جا سکتا ہے "...... عمران نے اپنے طور پر تمام معاملے کا تجزیہ کرتے ہوئے کہا ۔

" یس باس ۔ آپ نے درست تجزیہ کیا ہے "...... ٹائیگر نے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد ان کی کار ہیون کالونی میں داخل ہو گئی اور ٹائیگر نے کار ایک پارکنگ میں لے جا کر روک دی ۔

" آئیے باس ۔ یہاں سے وہ کوٹھی قریب ہی ہے "...... ٹائیگر نے کار سے نیچے اترتے ہوئے کہا اور عمران بھی کار سے نیچے اتر آیا تو ٹائیگر نے سائیڈ سیٹ اٹھا کر اس کے نیچے موجود صندوق نما خانے میں سے گیس پسٹل نکال کر اس نے جیب میں ڈالا اور پھر سیٹ ایڈجسٹ کر کے اس نے کار کا دروازہ بند کر کے لاکڈ کر دیا جبکہ اس دوران عمران کھڑا سڑک پر آنے جانے والوں کو دیکھتا رہا ۔

" آئیے باس "...... ٹائیگر نے سڑک کی طرف بڑھتے ہوئے کہا اور پھر دونوں سڑک کراس کر کے ایک سائیڈ گلی سے ہوتے ہوئے عقبی گلی میں پہنچ گئے ۔

"وہ سامنے نیلے رنگ کے پتھروں والی کوٹھی ہے باس"۔ ٹائیگر نے گلی کے کونے پر رک کر کچھ فاصلے پر موجود ایک اوسط درجے کی کوٹھی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ جاکر چار کیپسول اندر فائر کر دو"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر سر ہلاتا ہوا آگے بڑھا اور پھر اس کوٹھی کی سائیڈ گلی میں جا کر عمران کی نظروں سے غائب ہو گیا۔ عمران خاموشی سے کھڑا رہا۔ اسے معلوم تھا کہ ٹائیگر گیس فائر کر کے کم از کم دس منٹ بعد عقبی دیوار سے اندر پھلانگ کر کوٹھی کا بیرونی پھاٹک کھولے گا اور پھر ایسا ہی ہوا۔ جب پھاٹک کھلا اور ٹائیگر باہر آیا تو عمران گلی کے اس کونے سے نکلا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا اس کوٹھی کے پھاٹک کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

"باس۔ کوٹھی تو خالی ہو چکی ہے"...... ٹائیگر نے جو پھاٹک کے اندر ہی موجود تھا، عمران کے اندر داخل ہوتے ہی کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا انہیں اس بارے میں کوئی اطلاع مل گئی تھی یا تم پر انہیں شک پڑ گیا تھا"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ایک آدمی ادھر گیٹ کے پاس چوکیدار والے کمرے میں بے ہوش پڑا ہے۔ باقی کوٹھی خالی ہے۔ سامان تک موجود نہیں ہے"۔ ٹائیگر نے جواب دیا۔

"اس بے ہوش آدمی کو اٹھا کر اندر لے آؤ۔ اس سے پوچھ گچھ

کرتے ہیں"...... عمران نے کہا اور تیزی سے آگے بڑھ گیا۔ اس نے خود پوری کوٹھی کا جائزہ لیا لیکن واقعی کوٹھی کو اس انداز میں چھوڑا گیا تھا کہ جیسے کسی کو بہت جلدی ہو کیونکہ الماری کے پٹ کھلے ہوئے نظر آ رہے تھے۔ عمران نے فون کو چیک کیا لیکن فون میں میموری وغیرہ نہ تھی۔ یہ عام سا فون تھا اس لئے فون کے ذریعے بھی کوئی مزید معلومات نہ مل سکتی تھیں۔ پھر اس چوکیدار کو ہوش میں لا کر جب پوچھ گچھ کی گئی تو وہ صرف اتنا بتا سکا کہ کوٹھی راجر کی ملکیت ہے اور وہ یہاں چوکیدار ہے۔ ایک غیر ملکی جوڑا یہاں رہ رہا تھا۔ وہ خود مارکیٹ گیا ہوا تھا تاکہ سامان لا سکے لیکن جب وہ واپس آیا تو کوٹھی کا چھوٹا گیٹ کھلا ہوا تھا اور کوٹھی خالی تھی۔ ایک کاغذ کمرے کی میز پر پڑا ہوا تھا جس میں درج تھا کہ وہ واپس جا رہے ہیں۔ اس فقرے کے علاوہ اور کچھ نہ تھا۔ اس چوکیدار کے بقول اس نے راجر کو فون کیا تو اس نے بھی حیرت کا اظہار کر کے اسے وہیں رہنے کا کہا اور فون بند کر دیا۔ چوکیدار نے مرد اور عورت کے حلیئے اور قدوقامت کی تفصیل بھی وہی بتائی جو اس سے پہلے ڈومی بتا چکا تھا اور پھر عمران اور ٹائیگر واپس پارکنگ میں آ گئے۔

"میرا خیال ہے باس کہ اس ڈومی یا آرتھر نے راجر کو اطلاع دے دی ہو گی اور راجر نے انہیں یہاں سے کہیں اور بھجوا دیا ہو گا اس لئے راجر سے ان کا دوسرا ٹھکانہ معلوم ہو سکتا ہے"...... ٹائیگر نے کار میں بیٹھتے ہوئے کہا۔

"تمہاری بات درست ہو سکتی ہے لیکن اب ان کے پیچھے بھاگنے کا کوئی فائدہ نہیں کیونکہ وہ منجھے ہوئے ایجنٹ ہیں کیونکہ کوئی بھی تنظیم ایسے مشن پر کسی عام ایجنٹ کو بھیجنے کا سوچ بھی نہیں سکتی اس لئے اب ان کے پیچھے بھاگنے کی بجائے ہمیں اس لیبارٹری اور پہاڑ پور کی نگرانی کرنی چاہئے"...... عمران نے کہا۔

"باس۔ لیبارٹری کے بارے میں تو آپ سرداور سے معلوم کر سکتے ہیں تاکہ وہاں کی نگرانی کی جاسکے۔ باقی پہاڑ پور قصبے میں بھی چیکنگ کرائی جا سکتی ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"اب یہ سیکرٹ سروس کا کیس بن گیا ہے اس لئے مجھے چیف کو رپورٹ کرنی ہو گی۔ پھر چیف جس طرح مناسب سمجھے گا احکامات دے گا"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

ڈاکٹر قاضی پہاڑ پور لیبارٹری میں اپنے مخصوص کمرے میں بیٹھے ایک فائل کے مطالعہ میں مصروف تھے۔ لیبارٹری میں ان کے تحت چھ افراد کام کرتے تھے جبکہ ان کے ساتھی سائنس دان شوگرانی ڈاکٹر چانگ تھے جو اپنے انجینئر بھائی کی لاش لے کر واپس شوگران گئے ہوئے تھے اور ابھی تک ان کی واپسی نہ ہوئی تھی اس لئے ریسرچ کا کام بند تھا۔ البتہ لیبارٹری میں اب تک ہونے والے کام چیک کرنے کا سلسلہ جاری تھا تاکہ اس وقفے کی وجہ سے سائنسی انداز اور بہتر انداز میں چیکنگ ہو سکے کہ کیا کام درست طور پر آگے بڑھ رہا ہے یا نہیں اور یہ کام ان کے ماتحت کر رہے تھے اور ہفتے میں ایک دن جا کر وہ دارالحکومت میں اپنے اہل خانہ کے ساتھ گزارتے تھے۔ ان کی اہلیہ چھ سال قبل ایک بیماری کی وجہ سے فوت ہو چکی تھی۔ ان کے دو بیٹے اور دو بیٹیاں تھیں۔ دونوں بیٹیاں شادی شدہ

تھیں جبکہ دونوں بیٹے ایکریمیا کی ہاورڈ یونیورسٹی میں زیر تعلیم تھے اس لئے وہ مستقل ایکریمیا میں رہتے تھے جبکہ ڈاکٹر قاضی جب بھی ہفتہ وار تعطیل پر اپنے گھر جاتے تھے تو ان کی کوئی نہ کوئی بیٹی اپنے بچوں سمیت آ جاتی تھی اور اس طرح ڈاکٹر قاضی کا وہ دن اپنی بیٹی اور اپنے نواسوں کے ساتھ بڑے بھرپور انداز میں گزر جاتا تھا اور اس طرح وہ ذہنی طور پر فریش ہو جایا کرتے تھے ۔ کل ان کی ہفتہ وار تعطیل تھی ۔ انہوں نے دارالحکومت جانا تھا لیکن ڈاکٹر چانگ کی عدم موجودگی کی وجہ سے وہ بیٹھے یہی سوچ رہے تھے کہ وہ لیبارٹری کو چھوڑ کر جائیں یا نہ جائیں کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی یہ خصوصی سیٹلائٹ فون تھا ۔ ڈاکٹر قاضی نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" یس ۔ ڈاکٹر قاضی بول رہا ہوں"...... ڈاکٹر قاضی نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

" پی اے ٹو سرداور بول رہا ہوں ۔ سرداور سے بات کیجئے "۔ دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی تو ڈاکٹر قاضی بے اختیار چونک پڑے۔

" یس ۔ کرائیں بات"...... ڈاکٹر قاضی نے کہا۔

" ہیلو"...... چند لمحوں بعد سرداور کی آواز سنائی دی ۔

" یس سر ۔ میں ڈاکٹر قاضی بول رہا ہوں"...... ڈاکٹر قاضی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا کیونکہ سرداور تمام پاکیشیائی لیبارٹریوں کے

انتظامی انچارج بھی تھے ۔

" ڈاکٹر قاضی صاحب ۔ آپ کی لیبارٹری کے خلاف کام کرنے کے لئے غیر ملکی ایجنٹ پاکیشیا پہنچے ہوئے ہیں اور ڈاکٹر چانگ کے بھائی انجینئر شانگ کی ہلاکت بھی ان ایجنٹوں کے ہاتھوں ہوئی ہے کیونکہ وہ یہاں آکر ڈاکٹر چانگ سے ملاقات کر چکے تھے اور غیر ملکی ایجنٹ ان سے اس لیبارٹری کا محل وقوع معلوم کرنا چاہتے تھے لیکن انہیں چونکہ صرف اتنا ہی معلوم تھا کہ لیبارٹری پہاڑ پور میں ہے اس کے محل وقوع کا انہیں علم نہ تھا اس لئے غیر ملکی ایجنٹ اب پہاڑ پور میں اپنی کارروائیاں کرنا چاہتے ہیں ۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس ان غیر ملکی ایجنٹوں کے خلاف حرکت میں آ چکی ہے اس لئے ان شاء اللہ یہ غیر ملکی ایجنٹ گرفتار کر لئے جائیں گے لیکن تب تک آپ نے لیبارٹری میں ریڈ الرٹ رکھنا ہے ۔ آپ کو کم از کم دو ہفتوں کے لئے ہر چیز کا سٹاک کر لینا چاہئے ۔ اب تا اطلاع ثانی آپ یا آپ کے ماتحتوں میں سے کوئی بھی لیبارٹری سے باہر نہیں جائے گا اور نہ ہی آپ ہفتہ وار تعطیل کے لئے جائیں گے کیونکہ غیر ملکی ایجنٹ آپ کو یا آپ کے ماتحتوں کو کور کر کے اپنا مشن مکمل کر سکتے ہیں"۔ سرداور نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

" یس سر ۔ لیکن ڈاکٹر چانگ کا کیا ہو گا ۔ انہوں نے تو واپس آنا ہے"...... ڈاکٹر قاضی نے کہا۔

" شوگرانی حکومت سے درخواست کر دی گئی ہے ۔ اب وہ اس

وقت تک واپس نہیں آئیں گے جب تک کہ معاملات کلیئر نہیں ہو جاتے"...... سرداور نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ ہمارے پاس تو ایک ماہ کا سٹاک موجود ہے اس لئے ہمیں مزید کچھ نہیں منگوانا لیکن"...... ڈاکٹر قاضی کچھ کہتے کہتے رک گئے۔

"لیکن کیا"...... سرداور نے چونک کر پوچھا۔

"سر۔ کیا لیبارٹری کے مزید حفاظتی اقدامات نہ کئے جائیں گے کیونکہ ڈاکٹر چانگ کے بھائی تو یہاں کا اندرونی ماحول بھی دیکھ چکے تھے۔ ہو سکتا ہے کہ انہوں نے اس بارے میں تفصیل بھی مجرموں کو بتا دی ہو"...... ڈاکٹر قاضی نے کہا۔

"آپ کی لیبارٹری کے حفاظتی انتظامات انتہائی اطمینان بخش ہیں اس کا خیال پہلے ہی کر لیا گیا تھا اس لئے آپ کو کسی معاملے میں فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ویسے اگر آپ چاہیں تو ایک کام اور بھی ہو سکتا ہے"...... سرداور نے کہا۔

"وہ کیا سر"...... ڈاکٹر قاضی نے چونک کر پوچھا۔

"آپ اور آپ کے ماتحتوں کو یہاں سے نکال کر کسی اور جگہ بھجوایا جا سکتا ہے جہاں تک غیر ملکی ایجنٹوں کے ہاتھ نہ پہنچیں لیکن اس صورت میں آپ لیبارٹری سے باہر کسی جگہ پر پابند کر دیئے جائیں گے اس لئے آپ جو مناسب سمجھیں۔ ہم ویسے ہی کرنے کے لئے تیار ہیں"...... سرداور نے کہا۔

"ایسی کون سی جگہ ہو سکتی ہے سر"...... ڈاکٹر قاضی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کوئی بھی ایسی جگہ جہاں آپ تک غیر ملکی ایجنٹوں کے ہاتھ نہ پہنچ سکیں لیکن آپ پر پابندیاں تو بہرحال رہیں گی"...... سرداور نے کہا۔

"نہیں سر۔ اس سے بہتر ہے کہ ہم یہیں رہیں"...... ڈاکٹر قاضی نے جواب دیا۔

"اوکے۔ آپ ریڈ الرٹ کرا دیں اور محتاط رہیں۔ البتہ آپ کو کوئی مشکل یا پریشانی ہو تو آپ فوری طور پر مجھ سے رابطہ کر سکتے ہیں جلد ہی اس بارے میں مزید بات چیت کر لی جائے گی۔ اگر یہ طے کیا گیا کہ آپ کو لیبارٹری میں رہنے دیا جائے تو ٹھیک ہے ورنہ پھر شاید کچھ اور سوچا جائے"...... سرداور نے کہا۔

"سر۔ جہاں تک میرا خیال ہے کہ ہماری لیبارٹری پر حملہ ہمیں ختم کرنے کے لئے کیا جا رہا ہے کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ ایکریمیا میں بھی ایسے ہی فارمولے پر کام ہو رہا ہے اور وہ لوگ یقیناً نہیں چاہتے ہوں گے کہ پاکیشیا اور شوگران اس سلسلے میں آگے بڑھ سکیں"۔ ڈاکٹر قاضی نے جواب دیا۔

"یہ سب کچھ بعد میں دیکھا جائے گا۔ ہماری پہلی ترجیح آپ اور آپ کے ماتحتوں اور لیبارٹری کا تحفظ کرنا ہے اور آپ بے فکر رہیں۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس ایسے کاموں میں ماہر ہے۔ البتہ آپ کو چند

روز کی تکلیف برداشت کرنا ہو گی"...... سرداور نے کہا۔
"آپ ہماری فکر نہ کریں سر۔ ہم نے اپنے آپ کو اپنے ملک اور قوم کے لئے وقف کیا ہوا ہے"...... ڈاکٹر قاضی نے کہا۔
"اوکے۔ اللہ حافظ"...... سرداور نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ڈاکٹر قاضی نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ وہ چند لمحے بیٹھے سوچتے رہے پھر انہوں نے رسیور اٹھا کر نمبر پریس کئے اور دوسری طرف سے ان کی بیٹی کے لائن پر آنے پر انہوں نے اسے بتایا کہ وہ کل تعطیل پر نہیں آ رہے کیونکہ انہیں انتہائی ضروری کام ہے اور اس کے بعد انہوں نے اپنی رہائش گاہ پر موجود ملازم کو بھی ایسا ہی پیغام دیا۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے رسیور رکھ کر انٹرکام کا رسیور اٹھا کر یکے بعد دیگرے تین بٹن پریس کر دیئے۔
"یس سر"...... دوسری طرف سے ان کے ایک ماتحت کی آواز سنائی دی۔
"ڈاکٹر کمال کو میرے آفس بھجوا دیں"...... ڈاکٹر قاضی نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد کمرے کا دروازہ کھلا اور لمبے قد اور درمیانے جسم کا مالک ڈاکٹر کمال اندر داخل ہوا۔ اس نے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔ ڈاکٹر کمال ڈاکٹر قاضی کا اسسٹنٹ تھا اور لیبارٹری کے تمام انتظامی معاملات کا بھی انچارج تھا۔ حکومت نے اس لیبارٹری میں باقاعدہ سیکورٹی کا عملہ رکھنے کی بجائے ڈاکٹر کمال

حسین کو لیبارٹری کے تمام حفاظتی انتظامات اور ان کے لئے استعمال ہونے والے آلات کے استعمال کے بارے میں ٹریننگ دلوائی تھی۔ اس طرح ڈاکٹر کمال ایک لحاظ سے لیبارٹری کے سیکورٹی انچارج بھی تھے۔
"بیٹھو ڈاکٹر کمال"...... ڈاکٹر قاضی نے سلام کا جواب دیتے ہوئے کہا تو ڈاکٹر کمال میز کی دوسری طرف موجود کرسی پر مؤدبانہ انداز میں بیٹھ گئے۔
"سر۔ آپ خاصے پریشان دکھائی دے رہے ہیں۔ خیریت"۔ ڈاکٹر کمال نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔
"ہاں۔ ابھی سرداور کی کال آئی ہے"...... ڈاکٹر قاضی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی سرداور سے ہونے والی تمام بات چیت بھی بتا دی۔
"اوہ۔ تو اسی لئے ڈاکٹر چانگ کے بھائی کو ہلاک کیا گیا ہے۔ پھر اب کیا حکم ہے"...... ڈاکٹر کمال نے کہا۔
"ہم نے لیبارٹری میں ریڈ الرٹ کرنا ہے اور آج سے تا اطلاع ثانی ہم میں سے نہ کوئی لیبارٹری کے باہر جائے گا اور نہ ہی باہر سے کوئی آدمی اندر آئے گا"...... ڈاکٹر قاضی نے کہا۔
"یس سر۔ ایسا ہی ہو گا"...... ڈاکٹر کمال نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"آپ لیبارٹری کے تمام حفاظتی انتظامات اور اس سلسلے میں نصب شدہ آلات کو اچھی طرح چیک کریں۔ کوئی خلاء ایسا نہیں

ہونا چاہئے جس سے غیر ملکی ایجنٹ فائدہ اٹھا سکیں ۔ یہ لیبارٹری اور اس میں ہونے والے کام پاکیشیا کے لئے انتہائی اہم ہیں"۔ ڈاکٹر قاضی نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے اپنی بات پر زور دیتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ہم سب سمجھتے ہیں ۔آپ بے فکر رہیں سر۔ میں مکمل چیکنگ کر لوں گا ۔ ویسے مجھے یقین ہے کہ اول تو کوئی ایجنٹ لیبارٹری کو تلاش ہی نہ کر سکے گا اور اگر کر بھی لے تو کسی صورت اندر داخل نہ ہو سکے گا"...... ڈاکٹر کمال نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"میں تو چاہتا ہوں کہ ہم خود بھی لیبارٹری کے بیرونی ماحول کو آلات سے مسلسل چیک کرتے رہیں اور کوئی بھی غیر ملکی اگر ممنوعہ علاقے میں داخل ہو تو اسے اندر سے ختم کیا جا سکے ۔ کیا ایسا ہو سکتا ہے"...... ڈاکٹر قاضی نے کہا۔

"نہیں جناب ۔ایسے آلات تو ہمارے پاس موجود نہیں ہیں کہ ہم اندر سے باہر کسی آدمی کو ہلاک کر سکیں ۔البتہ ہم بیرونی نگرانی کر سکتے ہیں لیکن اس کا ہمیں کوئی فائدہ نہ ہو گا کیونکہ ہم انہیں نہ روک سکتے ہیں اور نہ ہی ہلاک کر سکتے ہیں ۔البتہ اگر آپ ایسا چاہتے ہیں تو آپ سرداور سے کہہ کر اس سلسلے میں مطلوبہ آلات نصب کرا سکتے ہیں"...... ڈاکٹر کمال نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"نہیں ۔اس کے لئے بہت وقت چاہئے اور سرداور کا لہجہ بتا رہا تھا کہ معاملات خاصے سنگین ہیں اس لئے تم صرف ریڈ الرٹ کر دو اور ہر طرح سے ہوشیار اور محتاط رہو"...... ڈاکٹر قاضی نے کہا۔

"یس سر"...... ڈاکٹر کمال نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"سب ساتھیوں کو بھی بریف کر دینا"...... ڈاکٹر قاضی نے کہا۔

"یس سر"...... ڈاکٹر کمال نے کہا اور واپس مڑ گیا ۔ اس کے جانے کے بعد ڈاکٹر قاضی نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا کیونکہ ایک لحاظ سے وہ اب یہاں نظر بند ہو کر رہ گئے تھے اور ڈاکٹر چانگ کی عدم موجودگی کی وجہ سے اصل کام کو بھی آگے نہ بڑھایا جا سکتا تھا اس لئے انہوں نے آرام کرنے کے بارے میں سوچا اور فائل بند کر کے اسے دراز میں رکھ کر وہ اٹھ کر ملحقہ کمرے کی طرف بڑھ گئے جو ان کا بیڈ روم تھا اور جہاں ٹی وی بھی موجود تھا جس کا لنک سیٹلائٹ سے تھا۔

جوانا نے کار رانا ہاؤس کے گیٹ پر روکی اور پھر نیچے اتر کر اس نے کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔چند لمحوں بعد پھاٹک کھلا اور جوزف باہر آگیا۔وہ سامنے کھڑے جوانا کو دیکھ کر چونک پڑا۔

" خیریت ۔ واپسی کیسے ہو گئی"...... جوزف نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

" اندر چلو ۔اطمینان سے بات ہو گی"......جوانا نے کہا تو جوزف نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر وہ واپس مڑ گیا جبکہ جوانا کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔چند لمحوں بعد بڑا پھاٹک کھلا اور جوانا کار لے کر اندر داخل ہوا اور پھر اس نے گیراج میں لے جا کر کار روکی اور نیچے اتر آیا۔جوزف بھی اس دوران پھاٹک بند کر کے واپس آگیا تھا اور پھر وہ دونوں اپنے مخصوص سٹنگ روم میں پہنچ گئے۔

" تم بیٹھو۔میں ہاٹ کافی بنا لاتا ہوں ۔ تمہیں اس کی ضرورت

محسوس ہو رہی ہے"...... جوزف نے کہا اور واپس مڑ گیا۔

" تمہارے اندر بھی کسی افریقی وچ ڈاکٹر کی روح ہے جو تم بولنے سے پہلے ہی معلوم کر لیتے ہو"...... جوانا نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔تھوڑی دیر بعد جوزف ٹرے اٹھائے اندر داخل ہوا۔ٹرے میں ہاٹ کافی کے دو کپ موجود تھے۔اس نے ایک کپ جوانا کے سامنے رکھا اور دوسرا اپنی کرسی کے سامنے میز پر رکھ کر اس نے ٹرے کو میز کے نیچے بنی ہوئی مخصوص جگہ پر رکھ دیا۔

" میری مستقل واپسی ہوئی ہے ۔عارضی نہیں"...... جوانا نے ہاٹ کافی کا گھونٹ لیتے ہوئے کہا تو جوزف بے اختیار مسکرا دیا۔

" کیوں ۔کیا کوئی خاص وجہ ہوئی ہے"...... جوزف نے بھی ہاٹ کافی کا گھونٹ لیتے ہوئے کہا۔

" میرا خیال تھا کہ میں یہاں کی انڈر ورلڈ میں ایڈجسٹ ہو جاؤں گا اور ٹائیگر کی طرح ماسٹر کے لئے کام کروں گا لیکن ایسا نہیں ہو سکا"...... جوانا نے کہا۔

" کیوں ۔وجہ"...... جوزف نے پوچھا۔

" پہلی بات تو یہ ہے کہ صرف مختلف کلبوں میں گھومتے پھرنا اور پھر رات کو کسی ہوٹل میں جا کر سو جانا ۔سرے سے کوئی لائف ہی نہیں ہے ۔نہ کوئی ہنگامہ، نہ کوئی مار دھاڑ ۔ دوسری بات یہ کہ ٹائیگر وہاں ماسٹر کے انداز میں کام کرتا ہے یعنی سیکرٹ ایجنٹوں کی

انداز میں ۔ معلومات حاصل کرنا اور پھر ان معلومات کو ماسٹر تک پہنچا دینا ۔ پھر ماسٹر کے احکامات کے مطابق مزید کارروائی کرنا ۔ یہ سارا کام میرے بس سے باہر ہے"...... جوانا نے ہاٹ کافی کا آخری گھونٹ لے کر خالی کپ میز پر رکھتے ہوئے کہا۔

" تو تم وہی سنیک کلرز ٹائپ کام چاہتے ہو ۔ مار دھاڑ اور ہنگامے "...... جوزف نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" وہ بھی یہاں نہیں ہو سکتا۔یہاں تو کسی بدمعاش کو مارنے پر بھی الٹا الزام ہم پر ہی آتا ہے جبکہ ایکریمیا میں ایسا نہیں ہوتا ۔ اگر وہاں کسی مجرم یا بدمعاش کو ہلاک کر دیا جائے تو اول تو پولیس اس پر کام ہی نہیں کرتی کیونکہ اس کے مطابق وہ مجرم یا بدمعاش ہوتا ہے اور اگر کسی دباؤ کی وجہ سے کرے بھی تو اس میں اتنی دلچسپی نہیں لیتی اس لئے وہاں ایسا سب چلتا رہتا ہے لیکن یہاں ایک بدمعاش اور مجرم کو ہلاک کرنا الٹا اپنے لئے مصیبت کا باعث بن جاتا ہے"...... جوانا نے کہا۔

"یہی تو ایکریمیا اور پاکیشیا میں فرق ہے ۔ بہرحال اب تم نے کیا سوچا ہے"...... جوزف نے کہا۔

" میں نے بتایا تو ہے کہ میں ہوٹل چھوڑ کر اب مستقل واپس آ گیا ہوں"...... جوانا نے کہا۔

" تم نے باس سے اجازت لے لی ہے"...... جوزف نے کہا تو جوانا بے اختیار چونک پڑا۔

" تمہارا مطلب ہے کہ ماسٹر سے اجازت لئے بغیر میں واپس نہیں آ سکتا"...... جوانا نے چونک کر کہا۔

" ہاں ۔ تم باس کی اجازت سے گئے تھے اور تمہاری واپسی بھی اجازت سے ہی ہو سکتی ہے ویسے نہیں"...... جوزف نے فیصلہ کن لہجے میں کہا تو جوانا نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

" تو ٹھیک ہے ۔ میں ماسٹر سے بات کر لیتا ہوں"...... جوانا نے کہا۔

" نہیں ۔ پہلے ہم آپس میں مزید بات چیت کر لیں ۔ ہو سکتا ہے تمہیں واپس آنے کی ضرورت محسوس نہ ہو کیونکہ میں نے دیکھا ہے کہ یہاں فارغ رہ رہ کر تم پر واقعی ڈپریشن کا دورہ پڑ جاتا ہے اور اب تو اس کے امکانات زیادہ ہوں گے کیونکہ اب تم اپنے آپ کو کام کے لئے نااہل بھی سمجھ رہے ہو"...... جوزف نے کہا۔

" تم کہتے تو ٹھیک ہو لیکن باوجود بے حد سوچنے کے میں کسی نتیجے پر نہیں پہنچ سکا"...... جوانا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اگر تمہیں فور اسٹارز کے ساتھ شامل کر دیا جائے تو کیسا رہے"...... جوزف نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

" نہیں ۔ وہ بھی ماسٹر کے انداز میں کام کرتے ہیں اس لئے میں ان کے ساتھ بھی ایڈجسٹ نہیں ہو سکوں گا"...... جوانا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اگر تم اپنا کلب خرید لو اور وہاں ایک گروپ تیار کر لو جو

مشکوک غیر ملکیوں کی نگرانی کرے اور ثبوت ملنے پر ان پر ہاتھ ڈال کر معاملات کو سمیٹ کر تم باس کو اطلاع دے سکو"...... جوزف نے کہا۔

" ایسا کرنے کے لئے میرے پاس سوائے آفس میں بیٹھ کر احکامات دینے کے اور کوئی کام نہ ہوگا اور بات پھر وہیں آجائے گی"۔ جوانا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تو پھر ایک کام کرو۔ تم اپنے انداز میں مشن پر کام کرو جبکہ باس اور اس کے ساتھی اپنے انداز میں کرتے رہیں"...... جوزف نے کہا۔

" کیا مطلب ۔ میں سمجھا نہیں تمہاری بات"...... جوانا نے چونک کر کہا۔

" تمہیں باس، اس کے شاگرد ٹائیگر اور باس کے ساتھیوں کے انداز میں کام کرنے پر اعتراض ہے اور تمہارا اعتراض درست ہے کیونکہ تمہاری فطرت، مزاج اور سوچنے کا انداز ان سب سے یکسر مختلف ہے ۔ تمہارا مزاج کسی حد تک تنویر سے ملتا ہے ۔ بہرحال تم سیکرٹ سروس کے انداز میں کام نہیں کر سکتے لیکن اپنے انداز میں تو کر سکتے ہو ۔ ابھی تم نے بتایا ہے کہ تم نے ٹائیگر کے ساتھ کام کیا ہے اور غیر ملکیوں کے بارے میں معلومات حاصل ہوئی ہیں اور یہ غیر ملکی پاکیشیائی لیبارٹری کے خلاف کرنا چاہتے ہیں ۔ اب ٹائیگر نے لامحالہ باس کو تفصیل بتا دی ہو گی اور باس نے چیف کو رپورٹ

دے دی ہو گی اور اب باس اور اس کے ساتھی ان غیر ملکیوں کے خلاف کام کریں گے لیکن اپنے انداز میں لیکن تم اپنے انداز میں کام کر سکتے ہو ۔ انہیں تلاش کرو اور پھر انہیں ہلاک کر دو"...... جوزف نے جواب دیا۔

" نہیں جوزف ۔ ایسا ممکن نہیں ہے ۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ ماسٹر اپنے معاملات کو اپنے انداز میں ترتیب دیتا ہے اس لئے میری طرف سے اس کے معاملات میں مداخلت سے اس کا سارا بنایا ہوا پلان خراب ہو سکتا ہے ۔ دوسری بات یہ کہ میں ان غیر ملکیوں کو ہلاک کر دوں تو ان کی جگہ دوسرے لوگ آجائیں گے اور ہو سکتا ہے کہ ان کے بارے میں نہ میں معلوم کر سکوں اور نہ سیکرٹ سروس"۔ جوانا نے اس بار باقاعدہ دلیل دیتے ہوئے کہا۔

" تم ٹھیک کہہ رہے ہو ۔ میں واقعی غلطی پر تھا ۔ پھر ٹھیک ہے تم باس سے بات کر لو"...... جوزف نے کہا تو جوانا نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے سائیڈ پر موجود فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" علی عمران ایم ایس سی ۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"۔ رابطہ قائم ہوتے ہی عمران کی مخصوص شگفتہ آواز سنائی دی۔

" ماسٹر ۔ میں جوانا بول رہا ہوں ۔ رانا ہاؤس سے"...... جوانا نے دھیمے لہجے میں کہا۔

" تمہارا لہجہ بتا رہا ہے کہ تم مستقل اپنے آپ کو ناکام سمجھ کر

واپس رانا ہاؤس آگئے ہو“...... دوسری طرف سے عمران نے کہا تو جوانا کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

”یس ماسٹر“...... جوانا نے کہا اور پھر اس نے جوزف کو بتائی ہوئی تفصیلات بھی دوہرا دیں اور ساتھ ہی جوزف سے ہونے والی بات چیت بھی دوہرا دی۔

”تو پھر تم کیا چاہتے ہو“...... عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”یہی بات تو ماسٹر میری سمجھ میں نہیں آرہی کہ میں کیا چاہتا ہوں“...... جوانا نے جواب دیا تو دوسری طرف سے عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

”یہ کیفیت تو خالصتاً عاشقوں کی ہوتی ہے کہ چاہتے ہوئے بھی نہیں سمجھ سکتے کہ وہ کیا چاہتے ہیں۔ بہرحال جوزف کی تجویز درست ہے۔ تم ایک کلب خرید لو اور وہاں ایسا نیٹ ورک بناؤ جس کے تحت پاکیشیا میں آنے والے غیر ملکی افراد کو عام طور پر اور انڈر ورلڈ میں خصوصاً ان کی نگرانی کراؤ اور جو لوگ بڑے جرائم میں ملوث ہوں ان کا خاتمہ کر دو اور جو لوگ ملکی سلامتی کے خلاف کوئی مشن لے کر آئے ہوں اس کی اطلاع مجھے دے دو۔ تم بے شک رانا ہاؤس میں رہو کیونکہ اکیلے رہ کر بھی تو آدمی ڈپریشن کا شکار ہو سکتا ہے۔ البتہ آفس ورک تم اپنے کلب میں جا کر کیا کرنا۔ کلب کی خریداری میں ٹائیگر تمہاری رہنمائی کر سکتا ہے“...... عمران نے کہا۔

”یس ماسٹر۔ اب ٹھیک ہے۔ اب میں مجرموں کو گردنوں سے پکڑ کر ان کی بلوں سے نکال لایا کروں گا۔ ایسے لوگ جو اسلحہ، منشیات اور قتل وغیرہ میں ملوث ہوں گے۔ ویری گڈ ماسٹر۔ آپ نے اب مجھے صحیح راہ دکھائی ہے۔ اس میں کام بھی ہو گا اور تھرل بھی“...... جوانا نے خوش ہو کر کہا۔

”لیکن یہ سن لو کہ تم نے جو آدمی بھی رکھنے ہیں ان کی بھی نگرانی کراتے رہنا۔ پاکیشیا میں دولت سے محبت بہت بڑھتی جا رہی ہے اور دولت کی خاطر تمہارے خلاف بھی تمہارے لوگ کام کر سکتے ہیں۔ اگر تم چوکنا اور ہوشیار رہو گے تو آہستہ آہستہ تمہارے پاس مخلص اور کام کرنے والے لوگوں کا گروپ بن جائے گا۔ پھر تم کام کو زیادہ اطمینان بخش انداز میں کر سکو گے“...... عمران نے کہا۔

”یس ماسٹر۔ لیکن اس میں تو کافی طویل عرصہ لگ جائے گا۔ اگر آپ اجازت دیں تو موجودہ کیس میں آپ کے تحت کام کروں“۔ جوانا نے کہا۔

”کیا کام“...... عمران نے پوچھا۔

”پہاڑ پور لیبارٹری کے خلاف کام کرنے والے ان غیر ملکیوں کے خلاف کام“...... جوانا نے کہا۔

”ایک کام ہو سکتا ہے کہ تمہیں پہاڑ پور پہنچا دیا جائے۔ تم وہاں کام کرو لیکن لیبارٹری میں نہیں بلکہ باہر“...... عمران نے کہا۔

”آپ کا مطلب ہے کہ میں پہاڑ پور میں رہ کر وہاں آنے والے غیر

ملکیوں کو ٹریس کروں اور پھر ان کا خاتمہ کر دوں"...... جوانا نے کہا۔

"ہاں ۔ پہاڑ پور سے آگے ایک چھوٹا سا پہاڑی قصبہ ہے روہٹ ۔ لیبارٹری دونوں قصبوں کے درمیان کہیں موجود ہے ۔ غیر ملکی ایجنٹ پہاڑ پور کی طرف سے بھی لیبارٹری تک پہنچ سکتے ہیں اور روہٹ کی طرف سے بھی ۔ ٹائیگر کی ڈیوٹی میں نے پہاڑ پور میں لگا دی ہے ۔ وہاں اس کے جاننے والے موجود ہیں ۔ تم روہٹ پہنچ جاؤ ۔ اگر غیر ملکی ادھر سے لیبارٹری کا رخ کریں تو تم انہیں روک سکتے ہو جبکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس یہاں دارالحکومت میں ان کے خلاف کام کرے گی"...... عمران نے کہا۔

"میں تیار ہوں ماسٹر ۔ لیکن کیا یہ بہتر نہ ہو گا کہ جوزف کو بھی آپ میرے ساتھ بھجوا دیں ۔ میں وہاں اکیلا ہی ہوں گا ۔ نجانے یہ غیر ملکی کب وہاں پہنچیں"...... جوانا نے کہا۔

"جوزف سے پوچھ لو ۔ اگر وہ تمہارے ساتھ جانے کے لئے رضامند ہو تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے"...... عمران نے کہا۔

"جوزف میرے پاس موجود ہے ۔ آپ خود بات کر لیں"۔ جوانا نے کہا اور رسیور جوزف کو دے دیا۔

"یس باس"...... جوزف نے رسیور لے کر مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کیا تم جوانا کے ساتھ رہ کر روہٹ قصبے میں کام کرنا چاہتے ہو"...... عمران نے پوچھا۔

"میں تو آپ کے حکم کا غلام ہوں باس ۔ آپ حکم دیں گے تو جاؤں گا ۔ نہیں کہیں گے تو نہیں جاؤں گا"...... جوزف نے اپنے مخصوص انداز میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"اوکے ۔ چونکہ وہاں ضرورت پڑ سکتی ہے اس لئے تم دونوں وہاں چلے جاؤ ۔ روہٹ میں ایک چھوٹا سا ہوٹل ہے ۔ اس کا نام بھی روہٹ ہوٹل ہے ۔ اس کا مالک اور مینجر جو سمجھ لو اس کا نام اشرف خان ہے لیکن وہ لاڈلا کے نام سے مشہور ہے ۔ تم جب اس کو اپنے نام بتاؤ گے تو وہ تمہیں فوراً ایڈجسٹ کر دے گا بلکہ تمہیں پہاڑ پور میں سفر کرنے والی مخصوص جیپیں بھی مل جائیں گی ۔ اسلحہ تم اپنے ساتھ یہاں سے لے جاؤ گے لیکن ہر اس آدمی پر تم نے فائر نہیں کھول دینا جو غیر ملکی ہو کیونکہ اکثر غیر ملکی وہاں مختلف کاموں کی غرض سے آتے جاتے رہتے ہیں ۔ البتہ جو مشکوک نظر آئے اسے چیک کر کے پھر اس کا خاتمہ کیا جائے"...... عمران نے کہا۔

"یس باس"...... جوزف نے جواب دیا۔

"رانا ہاؤس میں خودکار سسٹم آن کر دینا ۔ میں خود اسے سنبھال لوں گا"...... عمران نے کہا۔

"یس باس"...... جوزف نے کہا۔

"لیکن یہ سن لو کہ وہاں جوانا تمہارا انچارج ہو گا ۔ تم اس کے انچارج نہیں ہو گے ۔ البتہ تم اسے مشورے دے سکتے ہو لیکن صرف مشورے ۔ ایسا نہ ہو کہ تم جوانا کو مشورے دے دے کر

اس پر اتنا قرضہ چڑھاؤ کہ رانا ہاؤس فروخت کر کے بھی تمہارا قرضہ نہ اتارا جا سکے"...... عمران نے کہا۔

"آپ نے حکم دے دیا ہے باس ۔ اب آپ کے حکم کی تعمیل ہو گی لیکن ہم نے کب روانہ ہونا ہے"...... جوزف نے کہا۔

"ابھی چلے جاؤ"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو جوزف نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"چلو تمہارے لئے کام تو نکل آیا۔ بے فکر رہو۔ میں وہاں تمہیں اسسٹ کروں گا۔ سب کام تم نے ہی کرنے ہوں گے"...... جوزف نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم واقعی بہت بڑے دل کے مالک ہو جوزف جبکہ میں سوچ رہا تھا کہ باس کی یہ بات سن کر تمہارے چہرے پر ملال آ جائے گا"۔ جوانا نے کہا تو جوزف بے اختیار مسکرا دیا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ باس کا حکم ہو تو میں گدھے کو بھی باپ بنا سکتا ہوں"...... جوزف نے کہا تو جوانا بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔ ظاہر ہے وہ سمجھ گیا تھا کہ جوزف نے بڑے خوبصورت انداز میں اسے گدھا بنا دیا ہے لیکن چونکہ وہ جانتا تھا کہ جوزف دل کا برا نہیں ہے اس لئے اس نے اس کی بات کا برا منانے کی بجائے اسے انجوائے کیا تھا۔

جیمز اپنے سامنے فائل رکھے اسے پڑھنے میں مصروف تھا جبکہ اس کے ساتھ ہی بیٹھی ہوئی ماریا خاموش بیٹھی تھی۔ اس کے چہرے پر گہری سنجیدگی طاری تھی۔ اس کا انداز ایسے تھا جیسے وہ اپنے خیالوں میں کہیں پہنچ چکی ہو۔

"کیا بات ہے۔ تم بہت خاموش نظر آ رہی ہو"...... اچانک جیمز نے سر اٹھا کر ماریا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کوئی ایسی بات نہیں ہے۔ میں ویسے ہی کام نہ ہونے کی وجہ سے بور ہو رہی ہوں"...... ماریا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ابھی تو ابتدائی معاملات ہیں۔ جلد ہی ہم میدان عمل میں ہوں گے اور پھر ساری بوریت دور ہو جائے گی"...... جیمز نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ بہرحال ابھی تو بوریت ہے۔ ویسے میں سوچ رہی تھی کہ

اس ملک کے لوگ کیسے ہیں کہ صرف ایک لاکھ ڈالرز کے عوض اس ملک کے ایک انتہائی اہم عہدے پر فائز آدمی نے اس لیبارٹری کی مکمل فائل کی نقل ہمارے حوالے کر دی ہے جس سے اس کے ملک کا مستقبل وابستہ ہے"...... ماریا نے کہا تو جیمز بے اختیار ہنس پڑا۔

"یہ پسماندہ ملک ہے ماریا۔یہاں لوگ ملک و قوم کی بجائے اپنا مفاد دیکھتے ہیں ۔ایک لاکھ ڈالر تمہاری اور میری نظر میں کم ہیں لیکن ایک پاکیشیائی کی نظر میں یہ کافی بڑی دولت ہے"...... جیمز نے جواب دیا۔

"ویسے مجھے ایک فیصد بھی یقین نہ تھا کہ وہ سیکشن آفیسر واقعی اصل فائل لا کر دے گا"...... ماریا نے کہا۔

"جبکہ مجھے یقین تھا کہ ایسا ہی ہو گا"...... جیمز نے کہا اور ایک بار پھر فائل کی طرف متوجہ ہو گیا جبکہ ماریا اٹھ کر الماری کی طرف بڑھ گئی ۔اس نے الماری کھول کر اس میں موجود شراب کی ایک بوتل اور دو گلاس اٹھائے اور انہیں لا کر میز پر رکھ دیا۔ پھر کرسی پر بیٹھ کر اس نے بوتل کا ڈھکن کھولا اور گلاسوں میں شراب ڈال کر اس نے ایک گلاس جیمز کے سامنے رکھ دیا۔

"شکریہ"...... جیمز نے کہا اور گلاس اٹھا کر منہ سے لگا لیا ۔پھر ماریا اس وقت تک بیٹھی آہستہ آہستہ شراب پیتی رہی جب تک کہ جیمز نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے فائل بند نہ کر دی ۔

"کوئی مدد ملی اس فائل سے یا نہیں"...... ماریا نے پوچھا۔

"ہاں ۔مدد تو ملی ہے لیکن اس میں زیادہ تر لیبارٹری کے اندرونی معاملات درج ہیں ۔البتہ محل وقوع کے سلسلے میں لکھا گیا ہے کہ لیبارٹری پہاڑ پور قصبے اور روہٹ قصبے کے درمیان ایک پہاڑی کے اندر بنائی گئی ہے ۔اس کا مین راستہ تو پہاڑ پور کی طرف سے ہے لیکن ایک خفیہ راستہ اس راستے پر ہے جہاں سے روہٹ پہنچا جاتا ہے ۔اس کے ساتھ ساتھ اس لیبارٹری میں کئے جانے والے حفاظتی انتظامات کے بارے میں لکھا گیا ہے"...... جیمز نے شراب کا گلاس اٹھا کر اس سے ایک گھونٹ لیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر اب کیا پروگرام ہے ۔ہم نے تو اس پوری لیبارٹری کو ہی تباہ کرنا ہے تو کیوں نہ اس پوری پہاڑی کو ہی طاقتور میزائلوں سے یا میگا ڈائنامیٹ سے اڑا دیا جائے"...... ماریا نے کہا۔

"نہیں ۔پاکیشیائی اتنے احمق بھی نہیں ہیں جتنے ہم انہیں سمجھتے ہیں ۔فائل کے مطابق یہ لیبارٹری بم اور میزائل پروف ہے ۔اسے اندر سے تو تباہ کیا جا سکتا ہے باہر سے نہیں اور اس کا راستہ بھی اندر سے ہی کھولا جا سکتا ہے باہر سے کسی طرح بھی نہیں کھولا جا سکتا اور یقیناً ہمارے بارے میں اطلاع ملتے ہی اب تک وہاں ریڈ الرٹ کر دیا گیا ہو گا اور یقیناً اب ہمیں دارالحکومت میں بھی تلاش کیا جا رہا ہو گا اور وہاں پہاڑیوں پر بھی کیونکہ وہاں کا ہم چکر لگا چکے ہیں"۔جیمز نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"تو پھر تم نے کیا سوچا ہے"...... ماریا نے کہا۔

"ہم نے بہرحال یہ مشن مکمل کرنا ہے۔ الماری میں اس علاقے کا تفصیلی نقشہ موجود ہے۔ وہ لے آؤ پھر کوئی سپاٹ سلیکٹ کیا جا سکتا ہے"...... جیمز نے کہا تو ماریا سرہلاتی ہوئی اٹھی اور پھر الماری سے اس نے ایک تہہ شدہ نقشہ اٹھایا اور اسے لا کر جیمز کو دے دیا۔ جیمز نے اسے کھولا اور سامنے میز پر رکھ دیا۔ پھر وہ اس پر اس طرح جھک گیا جیسے اگر کوئی راستہ نہ بھی ہوا تو وہ نظروں سے ہی کوئی راستہ تیار کر لے گا۔ تھوڑی دیر بعد اس نے سر اٹھا لیا۔

"ایک جگہ ایسی ہے جہاں ہم اپنا خفیہ ٹھکانہ بنا کر لیبارٹری کی طرف بڑھ سکتے ہیں"...... جیمز نے سر اٹھاتے ہوئے کہا۔

"کون سی جگہ۔ مجھے بتاؤ"...... ماریا نے نقشے پر جھکتے ہوئے کہا۔

"یہ دیکھو۔ یہ پہاڑ پور اور یہ ہے روہٹ اور یہ ہے وہ درمیانی علاقہ جہاں کسی جگہ بھی خفیہ لیبارٹری موجود ہے۔ چونکہ دونوں اطراف میں لیبارٹری کے راستے موجود ہیں اس لئے ہو سکتا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس ہمیں روکنے کے لئے دونوں جگہوں پر پہنچ چکی ہو اور ہم غیر ملکی ہونے کی وجہ سے فوراً ان کی نظروں میں آ سکتے ہیں اس لئے ان دونوں جگہوں کو نظرانداز کر کے ہم نے کوئی تیسری محفوظ جگہ کا انتخاب کرنا ہے اور وہ یہ ہے پہاڑی گاؤں کارشا۔ نقشے کے نیچے مقامات کے بارے میں سیاحوں کے لئے جو تفصیلات دی گئی ہیں اس کے مطابق کارشا علاقے میں قدیم دور کی چار پانچ غاریں

ایسی ہیں جن میں قدیم دور میں نقاشی اور تصویر کشی کی گئی تھی اور یہاں قدیم دور کی ایک عبادت گاہ بھی موجود ہے اس لئے روہٹ سے یہاں تک ایک پہاڑی راستہ بھی موجود ہے اور غیر ملکی سیاح اکثر کارشا آتے جاتے رہتے ہیں"...... جیمز نے کہا۔

"پھر تو اس کارشا کو بھی چیک کیا جا رہا ہو گا"...... ماریا نے کہا۔

"نہیں۔ میرا خیال ہے کہ ایسا نہیں ہو گا کیونکہ کارشا سے پہاڑ پور کے علاقے میں داخل ہونے کا کوئی راستہ نہیں ہے۔ انتہائی اونچی اور سلیٹ نما پہاڑیاں ہیں جنہیں کوئی عام سیاح کسی صورت عبور نہیں کر سکتا اس لئے اس طرف کسی کا دھیان نہیں جا سکتا"۔ جیمز نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر ہم کیسے پہنچیں گے"...... ماریا نے کہا۔

"مجھے یقین ہے کہ ان پہاڑیوں کے اندر کہیں نہ کہیں کوئی نہ کوئی کریک یا دراڑ ایسی ہو گی جس کے ذریعے ہم اسے کراس کر کے لیبارٹری تک پہنچ سکتے ہیں اور اگر نہ بھی ہوا تب بھی ہم کوہ پیمائی کے انداز میں ان پہاڑیوں کو کراس کر سکتے ہیں کیونکہ کوہ پیمائی ہماری ٹریننگ کا حصہ رہی ہے اور اس کا مخصوص سامان رونالڈ کے ذریعے منگوایا جا سکتا ہے۔ اس طرح ہم انتہائی محفوظ انداز میں لیبارٹری تک پہنچ سکتے ہیں"...... جیمز نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"لیکن یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ انہوں نے ارد گرد پہاڑیوں پر

باقاعدہ ٹریننگ کر رکھی ہو"...... ماریا نے کہا۔

"جو کچھ بھی ہو بہرحال ہم نے مشن تو مکمل کرنا ہے"...... جیمز نے کہا تو ماریا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"میرا خیال ہے کہ ہم پہلے کارشا اور اس کے ارد گرد علاقے کا چکر لگا لیں تاکہ وہاں کے ماحول سے مانوس ہو سکیں"...... ماریا نے کہا۔

"نہیں۔ وہاں ہم مارک بھی ہو سکتے ہیں"...... جیمز نے کہا۔

"لیکن ہم جب بھی وہاں جائیں گے تب بھی تو مارک ہو سکتے ہیں"...... ماریا نے کہا۔

"اس وقت ہم میدان عمل میں ہوں گے اس لئے مارک کرنے والوں کا خاتمہ کر کے آگے بڑھتے چلے جائیں گے۔ اب تو ہمیں واپس آنا ہو گا"...... جیمز نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ لیکن لیبارٹری کا راستہ کیسے کھولا جائے گا تاکہ مشن مکمل کیا جا سکے"...... ماریا نے کہا۔

"اس کے لئے میرے ذہن میں ایک آئیڈیا موجود ہے"...... جیمز نے کہا تو ماریا چونک پڑی۔

"کیسا آئیڈیا۔ کھل کر بتاؤ"...... ماریا نے کہا۔

"لیبارٹری کو تازہ ہوا کی سپلائی کے لئے انتظامات کئے گئے ہوں گے اور لیبارٹری سے بھی آلودہ ہوا باہر نکلنے کے لئے انتظامات کئے گئے ہوں گے۔ اس طرح لیبارٹری کے لئے تازہ پانی کی سپلائی کا بندوبست بھی کیا گیا ہو گا اور آلودہ پانی کو باہر نکلنے کا بھی انتظام ہو

"میں تو آپ کے حکم کا غلام ہوں باس۔ آپ حکم دیں گے تو جاؤں گا۔ نہیں کہیں گے تو نہیں جاؤں گا"...... جوزف نے اپنے مخصوص انداز میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"او کے۔ چونکہ وہاں ضرورت پڑ سکتی ہے اس لئے تم دونوں وہاں چلے جاؤ۔ روہٹ میں ایک چھوٹا سا ہوٹل ہے۔ اس کا نام بھی روہٹ ہوٹل ہے۔ اس کا مالک اور مینجر جو سمجھ لو اس کا نام اشرف خان ہے لیکن وہ لاڈلا کے نام سے مشہور ہے۔ تم جب اس کو اپنے نام بتاؤ گے تو وہ تمہیں فوراً ایڈجسٹ کر دے گا بلکہ تمہیں پہاڑ پور میں سفر کرنے والی مخصوص جیپیں بھی مل جائیں گی۔ اسلحہ تم اپنے ساتھ یہاں سے لے جاؤ گے لیکن ہر اس آدمی پر تم نے فائر نہیں کھول دینا جو غیر ملکی ہو کیونکہ اکثر غیر ملکی وہاں مختلف کاموں کی غرض سے آتے جاتے رہتے ہیں۔ البتہ جو مشکوک نظر آئے اسے چیک کر کے پھر اس کا خاتمہ کیا جائے"...... عمران نے کہا۔

"یس باس"...... جوزف نے جواب دیا۔

"رانا ہاؤس میں خودکار سسٹم آن کر دینا۔ میں خود اسے سنبھال لوں گا"...... عمران نے کہا۔

"یس باس"...... جوزف نے کہا۔

"لیکن یہ سن لو کہ وہاں جوانا تمہارا انچارج ہو گا۔ تم اس کے انچارج نہیں ہو گے۔ البتہ تم اسے مشورے دے سکتے ہو لیکن مفت مشورے۔ ایسا نہ ہو کہ تم جوانا کو مشورے دے دے کر

باقاعدہ ٹریننگ کر رکھی ہو"...... ماریا نے کہا۔

" جو کچھ بھی ہو بہرحال ہم نے مشن تو مکمل کرنا ہے"...... جیمز نے کہا تو ماریا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" میرا خیال ہے کہ ہم پہلے کارشا اور اس کے ارد گرد علاقے کا چکر لگا لیں تاکہ وہاں کے ماحول سے مانوس ہو سکیں"...... ماریا نے کہا۔

" نہیں۔ وہاں ہم مارک بھی ہو سکتے ہیں"...... جیمز نے کہا۔

" لیکن ہم جب بھی وہاں جائیں گے تب بھی تو مارک ہو سکتے ہیں"...... ماریا نے کہا۔

" اس وقت ہم میدان عمل میں ہوں گے اس لئے مارک کرنے والوں کا خاتمہ کر کے آگے بڑھتے چلے جائیں گے۔ اب تو ہمیں واپس آنا ہو گا"...... جیمز نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ لیکن لیبارٹری کا راستہ کیسے کھولا جائے گا تاکہ مشن مکمل کیا جا سکے"...... ماریا نے کہا۔

" اس کے لئے میرے ذہن میں ایک آئیڈیا موجود ہے"...... جیمز نے کہا تو ماریا چونک پڑی۔

" کیسا آئیڈیا۔ کھل کر بتاؤ"...... ماریا نے کہا۔

" لیبارٹری کو تازہ ہوا کی سپلائی کے لئے انتظامات کئے گئے ہوں گے اور لیبارٹری سے بھی آلودہ ہوا باہر نکالنے کے لئے انتظامات کئے گئے ہوں گے۔ اس طرح لیبارٹری کے لئے تازہ پانی کی سپلائی کا بندوبست بھی کیا گیا ہو گا اور آلودہ پانی کو باہر نکالنے کا بھی انتظام ہو

گا۔ اگر ہم ان پوائنٹس کو چیک کر لیں تو ان پوائنٹس کے ذریعے اندر پہنچا بھی جا سکتا ہے اور اندر کوئی ایسا بم بھی پہنچایا جا سکتا ہے جس کی مدد سے اس لیبارٹری کو مکمل طور پر تباہ کیا جا سکے"...... جیمز نے کہا تو ماریا کا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

" گڈ۔ تم واقعی بہترین صلاحیتوں کے حامل ہو جیمز۔ ویسے ہی تمہارے بارے میں مشہور نہیں ہے کہ تم بہترین ایجنٹ ہو"۔ ماریا نے کہا تو جیمز بے اختیار ہنس پڑا۔

" تمہارے ساتھ رہتے ہوئے بہرحال کچھ نہ کچھ عقل تو مجھے بھی مل گئی ہے"...... جیمز نے کہا اور اس بار ماریا بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

" تو پھر ہم کب کام کا آغاز کریں گے"...... ماریا نے پوچھا۔

" اب مجھے تمہاری بات بہتر لگ رہی ہے کہ ہم وہاں کا وزٹ کریں اور ایسے تمام مقامات کو چیک کر کے ان کے مطابق کارروائی کرنے کا سوچیں لیکن مسئلہ صرف اتنا ہے کہ وہاں ہم مارک ہو گئے تو ہمارے لئے مسائل کھڑے ہو جائیں گے۔ اگر ہم پہاڑ پور نہ گئے ہوتے تو بہتر تھا"...... جیمز نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اب ہم مختلف میک اپ میں ہیں اور بعد میں بھی میک اپ تبدیل کر سکتے ہیں۔ ویسے ہمارے پاس سیاحت کے اوریجنل کارڈ اور کاغذات بھی موجود ہیں اس لئے کیوں نہ ہم باقاعدہ یہاں کے محکمہ سیاحت سے رابطہ کریں اور باقاعدہ ایک کارڈ ان سے لے کر وہاں کا

وزٹ کریں۔ ایسی صورت میں یقیناً ہم پر کوئی شک نہیں کرے گا اور ہم وہاں کوئی اسلحہ وغیرہ بھی تو نہیں لے کر جائیں گے۔ صرف دوربین اور کیمرے ہمارے پاس ہوں گے۔ پھر ہمیں کیوں مارک کیا جائے گا"...... ماریا نے کہا۔

" اوہ۔ ویری گڈ۔ تمہاری یہ تجویز واقعی بہترین ہے۔ میرے خیال میں رونالڈ سے رابطہ کیا جائے۔ وہ اس کا آسانی سے بندوبست کر سکتا ہے"...... جیمز نے کہا تو ماریا کے سر ہلانے پر اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" بلیک برڈ کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

" رونالڈ سے بات کراؤ۔ میں فرنیک بول رہا ہوں"...... جیمز نے کہا۔

" ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

" ہیلو۔ رونالڈ بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد رونالڈ کی آواز سنائی دی۔

" فرنیک بول رہا ہوں رونالڈ"...... جیمز نے کہا۔

" یس سر۔ حکم"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

" تمہارا فون محفوظ ہے یا نہیں"...... جیمز نے ایک خیال کے آتے ہی پوچھا۔

" محفوظ ہے سر۔ آپ کھل کر بات کر سکتے ہیں"...... رونالڈ نے

چند لمحوں کی خاموشی کے بعد جواب دیا تو جیمز سمجھ گیا کہ اس نے اس کے کہنے پر کوئی بٹن پریس کر کے فون محفوظ کیا ہو گا۔

" پہاڑ پور علاقے میں ایک مقام ہے کارشا۔ وہاں قدیم دور کی کوئی عبادت گاہ اور غاریں ہیں جنہیں دیکھنے سیاح جاتے رہتے ہیں"...... جیمز نے کہا۔

" یس سر۔ میں نے بھی سنا ہوا تو ہے لیکن میں کبھی وہاں گیا نہیں"...... رونالڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" میں ماریا کے ساتھ وہاں جا کر حالات چیک کرنا چاہتا ہوں تاکہ وہاں کے حالات دیکھ کر وہاں آپریشن کیا جا سکے لیکن اب ہم بطور سیاح جائیں گے۔ ہمارے پاس کوئی اسلحہ نہیں ہو گا۔ صرف دوربینیں اور کیمرے ہوں گے۔ کیا تم یہاں کے محکمہ سیاحت سے کوئی مقامی گائیڈ لے کر ہمیں دے سکتے ہو تاکہ ہم پر شک نہ کیا جا سکے"...... جیمز نے کہا۔

" جناب۔ محکمے کا گائیڈ تو آپ کے ساتھ چوبیس گھنٹے چپکا رہے گا اور ایسے لوگ بعض اوقات سیاحوں کو بلیک میل بھی کرتے ہیں۔ میرا مطلب ہے خواہ مخواہ کسی جگہ کی اہمیت بتا کر یہ کہہ دیتے ہیں کہ آپ نے چونکہ اس جگہ کی تصویریں لی ہیں اس لئے یہ جرم ہے"۔ رونالڈ نے کہا۔

" تو پھر ہمیں کیا کرنا چاہئے۔ میرا تو مطلب تھا کہ ہم پر شک نہ کیا جا سکے"...... جیمز نے کہا۔

"میں آپ کو ایک گھنٹے بعد خود فون کرتا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ میں کوئی فول پروف انتظام کر لوں گا"...... رونالڈ نے کہا۔

"اوکے"...... جیمز نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ پھر ایک گھنٹے تک وہ ایک دوسرے سے اس علاقے کے بارے میں ہی باتیں کرتے رہے اور پھر تقریباً سوا گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو جیمز نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ فرنیک بول رہا ہوں"...... جیمز نے کہا۔

"رونالڈ بول رہا ہوں سر"...... دوسری طرف سے رونالڈ کی آواز سنائی دی۔

"یس"...... جیمز نے کہا۔

"جناب۔ محکمہ سیاحت کے گائیڈ کی بجائے میں نے ایک آدمی کو منتخب کر لیا ہے۔ اس آدمی کا نام قیصر ہے اور یہ آدمی کارشا کا ہی رہنے والا ہے اور اس پورے علاقے کے چپے چپے سے واقف ہے۔ میرا انتہائی اعتماد والا آدمی ہے۔ اس سے میں نے کہا ہے کہ میرے مہمان اس سارے علاقے میں گھومنا چاہتے ہیں اور وہاں کی فلمیں بنا کر ایکریمیا کے کسی رسالے میں چھپوانا چاہتے ہیں۔ اسے بھاری معاوضہ دیا جائے گا تو وہ آپ کے ساتھ جانے اور آپ کو گھمانے پھرانے پر تیار ہو گیا ہے۔ اس کا وہاں اپنا مکان ہے اور سب سے اچھی بات یہ ہے کہ وہ اس گاؤں کے سردار کا بیٹا ہے اور وہاں پورے علاقے میں اسے اس حیثیت سے نہ صرف پہچانا جاتا ہے بلکہ اس کی

عزت بھی کی جاتی ہے"...... رونالڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"گڈ۔ یہ تم نے واقعی کام کیا ہے۔ میں چیف کو تمہارے بارے میں بہترین رپورٹ دوں گا"...... جیمز نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"تھینک یو سر۔ اب آپ جیسے حکم دیں۔ کہیں تو میں قیصر کو آپ کی رہائش گاہ پر بھجوا دوں یا جیسے آپ کہیں"...... رونالڈ نے کہا۔

"نہیں۔ ہماری رہائش گاہ کا اسے علم نہیں ہونا چاہئے۔ تم ایسا کرو کہ وہاں جانے کے لئے جیپ کا بندوبست کر دو۔ کیا یہ قیصر جیپ ڈرائیو کر لے گا"...... جیمز نے کہا۔

"یس سر۔ یہاں بھی وہ ڈرائیونگ کا ہی کام کرتا ہے"۔ رونالڈ نے کہا۔

"کیا ٹیکسی چلاتا ہے"...... جیمز نے چونک کر پوچھا۔

"نو سر۔ کلب کی گاڑی کا ڈرائیور ہے"...... رونالڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ جیپ منگوا لو جس کے کاغذات وغیرہ درست ہوں اور اس کا کوئی تعلق تم سے نہ ہو۔ اگر کسی سیاحتی کمپنی کی ہو تو زیادہ بہتر ہے اور طاقتور دوربینوں اور اس کے ساتھ ہی جدید قسم کے دو کیمرے بھی منگوا لو۔ ایسے کیمرے جو عام طور پر امیر سیاحوں کے پاس ہوتے ہیں اور پھر مجھے اطلاع دو۔ ہم تمہارے کلب پہنچ جائیں گے اور پھر وہیں سے روانہ ہو جائیں گے"...... جیمز نے تفصیل سے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔آپ کب جانا چاہتے ہیں"...... رونالڈ نے پوچھا۔

"یہاں سے کارشا پہنچنے پہنچتے کتنا وقت لگ سکتا ہے"...... جیمز نے کہا۔

"سر۔یہاں سے آپ کو پہلے روہٹ جانا ہو گا اور پھر وہاں سے کارشا ۔ میرے ذاتی خیال کے مطابق آٹھ سے دس گھنٹے لگ سکتے ہیں"...... رونالڈ نے جواب دیا۔

"اوہ ۔ پھر تو رات ہو جائے گی ۔ اوکے ۔ ہم صبح سویرے یہاں سے چل دیں گے تاکہ دوپہر تک وہاں پہنچ جائیں"...... جیمز نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا ۔ اس کے چہرے پر اب اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

عمران اپنے فلیٹ میں بیٹھا ایک سائنسی رسالے کے مطالعہ میں مصروف تھا ۔ سرداور کو کہہ کر اس نے پہاڑ پور لیبارٹری میں ریڈ الرٹ کرا دیا تھا ۔ ٹائیگر کو اس نے پہاڑ پور اور جوزف اور جوانا کو روہٹ بھجوا دیا تھا جبکہ سیکرٹ سروس کے ممبران ان غیر ملکیوں کو دارالحکومت میں ٹریس کرنے میں مصروف تھے ۔ گو اسے معلوم تھا کہ ان کی تلاش تقریباً ناممکن ہے کیونکہ وہ تربیت یافتہ ایجنٹ ہیں اور یقیناً انہوں نے میک اپ کر لئے ہوں گے لیکن اس کے باوجود اس نے سیکرٹ سروس کو ان کی تلاش پر اس لئے لگا دیا تھا کہ بعض اوقات انہونی بھی ہو جایا کرتی ہے لیکن ابھی تک کسی طرف سے کوئی اطلاع نہ آئی تھی اس لئے عمران فلیٹ میں بیٹھا ایک سائنسی رسالے کے مطالعہ میں مصروف تھا لیکن اس کا ذہن بار بار اس مشن کے سلسلے میں ہی سوچ رہا تھا ۔ پھر اچانک اس کے ذہن میں ایک

خیال آیا تو اس نے رسالہ بند کر کے میز پر رکھا اور فون کا رسیور اٹھا کر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" داور بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے سرداور کی مخصوص آواز سنائی دی۔

" علی عمران ایم ایس سی۔ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"۔ عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

" میرے خیال میں اگر آکسفورڈ یونیورسٹی والوں کو یہ معلوم ہو جائے کہ تم ان کی ڈگریوں کا یہ حشر کرتے ہو تو وہ ڈگریاں ہی تم سے واپس لے لیں"...... دوسری طرف سے سرداور کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

" واپس تو تب لیں گے جب انہوں نے دی ہوں"۔ عمران نے کہا۔

" کیا مطلب ۔ کیا تمہاری ڈگریاں جعلی ہیں ۔ کیوں"۔ سرداور نے چونک کر کہا۔

" میں صرف یہ کہہ رہا تھا کہ انہوں نے یہ ڈگریاں دی نہیں بلکہ میں نے لی ہیں"...... عمران نے جواب دیا تو سرداور بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

" اب میں یہ نہیں پوچھوں گا کہ تم نے کیسے لی ہیں ۔ہو سکتا ہے کہ تم نے یونیورسٹی حکام کی گردن پر انگوٹھا رکھ کر ان سے ڈگریاں لے لی ہوں"...... سرداور نے مسکراتے ہوئے لہجے میں کہا ۔ شاید

ان کا موڈ بھی اس وقت خوشگوار تھا اور وہ ذہنی طور پر فارغ بھی تھے۔

" جو ڈگریاں گردن پر انگوٹھا رکھ کر لی جاتی ہیں ان کو کھلے عام بتانے کی بجائے چھپایا جاتا ہے جیسے آپ نے اب تک نہیں بتایا کہ آپ کے پاس کون کون سی ڈگریاں ہیں ۔ حتیٰ کہ آپ تو اپنا خطاب سر بھی نہیں دوہراتے ۔ اب میں مزید کیا کہوں"...... عمران نے جواب دیا تو سرداور ایک بار پھر ہنس پڑے۔

" تم سے باتوں میں جیتنا ناممکن ہے ۔ بہرحال اب بتاؤ کیوں کال کی ہے"...... سرداور نے ہنستے ہوئے کہا۔

" آپ نے پہاڑ پور لیبارٹری کے لئے ریڈ الرٹ کے احکامات تو دے دیئے ہوں گے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں"...... سرداور نے مختصر سا جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اس کے حفاظتی انتظامات کے بارے میں آپ نے مختصر طور پر تو مجھے بتایا تھا لیکن میں اس لیبارٹری کے بارے میں تفصیلات خود پڑھنا چاہتا ہوں تاکہ اگر کوئی خلاء ہو تو اسے پر کیا جا سکے ۔ آپ وہ فائل سر سلطان کو بھجوا دیں ۔ وہ مجھے مل جائے گی"...... عمران نے کہا۔

" یہ فائل ہمارے پاس نہیں ہوتی ۔ وزارت سائنس کے تحت ایک خصوصی شعبہ ہے ۔ تمام لیبارٹریوں کی فائلیں اس شعبے میں ہوتی ہیں اور ان کی حفاظت کے خصوصی انتظامات کئے جاتے ہیں"۔ سرداور نے کہا۔

"اس شعبے کا انچارج کون ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم کہ آج کل کون ہے۔ وزارت سائنس کے سیکرٹری صاحب کو معلوم ہو گا۔ یہ ان کا معاملہ ہے"...... سرداور نے کہا۔

"لیکن یہ لیبارٹریاں پاکیشیا کے لئے انتہائی اہم ہیں۔ ان کی فائلیں تو آپ کی تحویل میں ہونا چاہئیں"...... عمران نے کہا۔

"ان فائلوں میں صرف تکنیکی تفصیلات ہوتی ہیں اور بس۔ سائنسی معاملات کی تفصیل نہیں ہوتی اس لئے ہم انہیں اپنے پاس نہیں رکھ سکتے اور پھر وہاں جس طرح ان کی حفاظت کی جاتی ہے ہمارے پاس تو ایسی نہیں ہو سکتی۔ ہم تو اپنے معاملات میں ہی الجھے رہتے ہیں"...... سرداور نے جواب دیا۔

"اوکے۔ میں سرسلطان سے بات کرتا ہوں۔ اللہ حافظ"۔ عمران نے کہا اور ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"پی اے ٹو سیکرٹری خارجہ"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے سرسلطان کے پی اے کی آواز سنائی دی۔

"سیکرٹری خارجہ صاحب آفس سے خارج ہیں یا داخل"۔ عمران نے کہا۔

"اوہ۔ عمران صاحب آپ۔ صاحب آفس میں ہیں۔ میں بات کراتا ہوں"...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا اور اس کے

ساتھ ہی لائن پر خاموشی طاری ہو گئی تو عمران مسکرا دیا۔

"سلطان بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد سرسلطان کی آواز سنائی دی۔

"السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ جناب والا کی خدمت میں حقیر فقیر علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) دست بستہ سلام نیاز پیش کرتا ہے اور امید کرتا ہے کہ بارگاہ سلطانی میں حقیر فقیر کا سلام قبول کر لیا جائے گا اور اس کے عوض کوئی بڑی جاگیر سو کروڑی، پچاس کروڑی مع خلعت فاخرہ عنایت فرمائی جائے گی"۔ عمران کی زبان رواں ہو گئی تو پھر اس میں ظاہر ہے فل سٹاپ کافی دیر بعد ہی آ سکتا تھا۔

"وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ میرے خیال میں تو تم جیسے حقیر فقیر کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ تمہیں سلام کا جواب مل گیا ہے ویسے قدیم دور میں پنج ہزاری اور دس ہزاری جاگیریں تو ہوا کرتی تھیں یہ کروڑوں کہاں سے آ گئیں"...... سرسلطان نے بھی مسکراتے ہوئے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آج کل مہنگائی زیادہ ہے۔ اب تو ایک ایکڑ زمین کی قیمت کروڑوں میں پہنچ چکی ہے جبکہ جاگیر تو وسیع علاقوں پر مشتمل ہوتی ہے۔ اس لحاظ سے تو اسے اربوں کھربوں میں شمار ہونا چاہئے"۔ عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ گنتی یاد کرتے رہو۔ فیصلہ بعد میں کر لیں گے

لیکن اس وقت میں انتہائی اہم کام میں مصروف ہوں ۔ ابھی کرانس کے وزیر خارجہ کے ساتھ خصوصی میٹنگ ہے اور میں اس سلسلے میں اہم کام میں مصروف ہوں ۔ اگر کوئی لمبی بات ہو تو دو گھنٹوں بعد پھر فون کر لینا"...... سر سلطان نے کہا ۔ ان کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ درست کہہ رہے ہیں۔

" اچھا تو پھر ایک چھوٹا سا کام کر دیجئے ۔ پہاڑ پور میں جو خفیہ لیبارٹری ہے اس کی فائل وزارت سائنس سے منگوا کر مجھے بھجوا دیں پھر آپ جانیں اور کرانس کے عزت مآب وزیر خارجہ جانیں" ۔ عمران نے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ میں بھجواتا ہوں"...... سر سلطان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو تو عمران نے رسیور رکھ دیا ۔ پھر تقریباً ڈیڑھ گھنٹے بعد کال بیل کی آواز سنائی دی۔

" سلیمان باہر جاؤ ۔ سر سلطان نے فائل بھیجی ہو گی"...... عمران نے اونچی آواز میں کہا۔

" جی صاحب"...... سلیمان کی آواز سنائی دی اور پھر تھوڑی دیر بعد اس نے ایک سفید پیکٹ لا کر عمران کے سامنے میز پر رکھ دیا۔

" تم نے پچھلے کئی گھنٹوں سے مجھے پوچھا تک نہیں کہ بغیر چائے کے مجھ پر کیا گزر رہی ہے"...... عمران نے کہا۔

" میں چائے پینے کے نقصانات پر ایک تحقیقی مضمون پڑھ رہا ہوں ۔ اس کے اثرات ختم ہوں گے تو چائے پیش کروں گا"۔

سلیمان نے جواب دیا اور مڑ کر کمرے سے باہر چلا گیا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا ۔ اس نے پیکٹ اٹھا کر اسے غور سے دیکھا ۔ فائل پر وزارت سائنس کی مہریں اور سیلیں لگی ہوئی تھیں ۔ عمران نے پیکٹ کھولا اور پھر اس میں موجود فائل نکال کر اس نے اسے کھولا تو وہ بے اختیار چونک پڑا ۔ اس نے تیزی سے اس کے ورق الٹنے شروع کر دیئے ۔ چند لمحوں میں وہ فائل دیکھ چکا تھا کہ فائل کے تمام صفحات پر چھوٹے چھوٹے بلیک پوائنٹس موجود تھے اور اس کی وجہ عمران اچھی طرح سمجھتا تھا ۔ ایسی فائلیں ایسے سپیشل کاغذوں پر تیار کی جاتی تھیں جن کی نقل عام طریقہ سے نہ ہو سکے اور اگر کسی کیمرے سے اس کی تصویر لی جائے یا کوئی جدید آلہ استعمال کیا جائے تو اس کی نشاندہی ان باریک بلیک پوائنٹس سے ہو جاتی تھی اور اس پوری فائل پر موجود بلیک پوائنٹس جو غور سے دیکھنے سے ہی محسوس ہو سکتے تھے، کی موجودگی بتا رہی تھی کہ اس فائل کی باقاعدہ نقل اتاری گئی ہے ۔ عمران نے فائل بند کر کے ایک طرف رکھی اور رسیور اٹھا کر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے ۔ اسی لمحے سلیمان چائے کی پیالی اٹھائے اندر داخل ہوا اور پھر عمران کے چہرے کے تاثرات دیکھ کر اس نے خاموشی سے چائے کی پیالی عمران کے سامنے رکھی اور خاموشی سے واپس چلا گیا۔

" پی اے ٹو سیکرٹری خارجہ"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے پی اے کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں۔ سرسلطان سے بات کراؤ"۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔ جب سے اس نے فائل دیکھی تھی اس کے چہرے پر سنجیدگی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"سر۔ وہ تو میٹنگ روم میں ہیں۔ کرانس کے وزیر خارجہ سے خصوصی میٹنگ کی جا رہی ہے"...... پی اے نے جواب دیا۔

"تمہیں معلوم ہے کہ وزارت سائنس کے سیکرٹری ان دنوں کون ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"یس سر۔ آغا ریاست علی قزلباش صاحب وزارت سائنس کے سیکرٹری ہیں"...... پی اے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ان کا فون نمبر کیا ہے"...... عمران نے پوچھا تو پی اے نے ایک نمبر بتا دیا۔

"شکریہ"...... عمران نے کہا اور کریڈل دبا کر اس نے ٹون آنے پر پی اے کا بتایا ہوا نمبر پریس کرنا شروع کر دیا۔

"یس۔ پی اے ٹو سیکرٹری سائنس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک اجنبی سی آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں۔ قزلباش صاحب سے بات کراؤ"۔ عمران نے کہا۔

"کون علی عمران صاحب۔ پورا تعارف کرائیں جناب"...... پی اے نے قدرے سخت لہجے میں کہا۔

"چیف آف سیکرٹ سروس کا نمائندہ خصوصی"...... عمران نے

کہا۔

"اوہ۔ یس سر۔ میں ابھی بات کراتا ہوں سر"...... اس بار پی اے نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ہیلو"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) نمائندہ خصوصی چیف آف پاکیشیا سیکرٹ سروس بول رہا ہوں"...... عمران نے باقاعدہ تفصیل سے اپنا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"آپ سے کئی بار سرسلطان کے ذریعے ملاقات ہو چکی ہے اس لئے کوئی حوالہ دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ حکم فرمائیں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"واہ۔ سرسلطان واقعی سلطان ہیں کہ ان کے تعارف کرانے پر آپ جیسا طاقتور سیکرٹری بھی مجھ سے حکم چاہنے لگا ہے۔ بہرحال آپ بتائیں کہ پاکیشیا کی ڈیفنس لیبارٹریوں کی فائلوں کے لئے جو علیحدہ سیکشن بنایا گیا ہے اس کا انچارج کون ہے"...... عمران نے کہا۔

"ابھی کچھ گھنٹے پہلے سرسلطان نے ایک فائل طلب کی تھی جو انہیں بھجوا دی گئی ہے۔ کیا اسی سلسلے میں پوچھ رہے ہیں آپ یا کوئی اور بات ہے"...... سیکرٹری نے چونک کر اور قدرے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"سلسلہ تو وہی ہے اور فائل بھی مجھے مل گئی ہے لیکن میں اس سیکشن کے انچارج سے ان فائلوں کی حفاظت کے سلسلے میں گفتگو

کرنا چاہتا ہوں تاکہ چیف صاحب کو رپورٹ دی جاسکے کہ فائلوں کی حفاظت کا ایسا انتظام کیا گیا ہے کہ جو فول پروف ہے اور مجھے یقین ہے کہ چیف اس بارے میں وزارت کو تعریفی لیٹر بھجوائیں گے"...... عمران نے جان بوجھ کر اس انداز میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"یہ آپ کی مہربانی ہو گی جناب ۔ چیف صاحب کا لیٹر تو ہمارے لئے بہت بڑا کریڈٹ ہو گا۔ ویسے اس سیکشن کے انچارج سیکشن آفیسر لیاقت علی صاحب ہیں جو انتہائی بااعتماد اور ذمہ دار افسر ہیں اور طویل عرصہ سے وزارت میں کام کر رہے ہیں اور آج تک ان کے خلاف کوئی شکایت نہیں آئی"...... سیکرٹری سائنس نے کہا۔

"کیا وہ اس وقت آفس میں موجود ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں ۔ کیا آپ ان سے بات کرنا چاہتے ہیں"...... سیکرٹری سائنس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ایسا ہے کہ آپ انہیں سہ پہر اپنی رہائش گاہ پر چائے پر بلا لیں ۔ میں سرسلطان کے ہمراہ وہاں آجاؤں گا تاکہ سرسلطان کو بھی معلوم ہو سکے کہ ہماری وزارت سائنس کے آفیسر بے حد ذمہ دار لوگ ہیں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ نہیں جناب ۔ سرسلطان تو ہمارے سینئر ہیں ۔ اگر آپ حکم دیں تو ہم خود ان کی کوٹھی پر حاضر ہو سکتے ہیں"...... سیکرٹری سائنس نے کہا۔

"چلیں ایسے کر لیں ۔ سہ پہر پانچ بجے آپ تشریف لے آئیں اور سیکشن آفیسر کو بھی ساتھ لے آئیں تاکہ وہ ہمیں پوری تفصیل سے س بارے میں بتا سکیں"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے سر۔ میں سیکشن آفیسر کے ساتھ پانچ بجے سرسلطان ی رہائش گاہ پر پہنچ جاؤں گا"...... سیکرٹری سائنس نے کہا۔

"شکریہ ۔ اللہ حافظ"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی س نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر ایک بار پھر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"پی اے ٹو سیکرٹری خارجہ"...... رابطہ قائم ہوتے ہی سرسلطان کے پی اے کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں ۔ سرسلطان کب فارغ ہوں گے"۔ عمران نے پوچھا۔

"جی حتمی طور پر تو کچھ نہیں کہا جا سکتا البتہ کم از کم ایک گھنٹہ تو ضرور مزید لگ جائے گا"...... پی اے نے کہا۔

"اوکے ۔ جب وہ فارغ ہو جائیں تو میری بات کرا دینا"۔ عمران نے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے ایک بار پھر کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ایکسٹو"...... دوسری طرف سے ایکسٹو کے مخصوص لہجے میں کہا

گیا۔

"عمران بول رہا ہوں طاہر"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ آپ عمران صاحب۔ اب تو آپ دانش منزل کا راستہ ہی
بھول گئے ہیں"...... دوسری طرف سے بلیک زیرو نے شکایت
بھرے لہجے میں کہا۔

"راستہ تو مجھے معلوم ہے لیکن اتنا فاصلہ پیدل چلنے کا حوصلہ نہیں
ہے حالانکہ ہمارے بزرگ نجانے کتنا کتنا فاصلہ پیدل چلتے تھے۔
لیکن اب ہمارا یہ حال ہے کہ پیدل چلنے کا سوچ کر ہی ٹانگیں جواب
دے جاتی ہیں"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن آپ کیوں پیدل چلیں گے۔ آپ کی کار کہاں ہے"۔ بلیک
زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"لوگوں کو یہ کار دکھانے کے لئے رکھی ہوئی ہے کہ کہیں لوگ
یہ سوچ کر اس کے پاس تو کار تک نہیں اس لئے اس کو زکوۃ خیرات
دی جا سکتی ہے۔ زکوۃ خیرات نہ دینا شروع کر دیں لیکن کم بخت
کار پٹرول کے بغیر نہیں چلتی اور پٹرول اور گیس کے بھاؤ اس قدر
اونچے ہو گئے ہیں کہ اب انہیں چھلانگ مار کر بھی نہیں پکڑا جا سکتا
اس لئے مجبوری ہے کہ فون پر ہی سلام دعا کر لیا کروں"۔ عمران کی
زبان رواں ہو گئی۔

"آپ کا فنانسر سوپر فیاض کہاں چلا گیا ہے"...... بلیک زیرو نے
کہا۔

"اس بے چارے کے پاس چونکہ نیکیوں کی شدید کمی ہوتی ہے
اس لئے دوستی نبھانے کے لئے اس کی فنانسنگ رفاعی اداروں کو بھجوا
دیتا ہوں"...... عمران نے جواب دیا تو دوسری طرف سے بلیک زیرو
بے اختیار ہنس پڑا۔

"وہ جیمز اور ماریا کے بارے میں کوئی رپورٹ ملی ہے یا نہیں"۔
چند لمحوں کی خاموشی کے بعد عمران نے پوچھا۔

"نہیں۔ ابھی انہیں پوری تندہی سے تلاش کیا جا رہا ہے"۔ بلیک
زیرو نے جواب دیا۔

"اوکے۔ اگر اس معاملے میں کوئی پیش رفت ہو تو مجھے فوری
اطلاع دینا"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور
رکھ دیا اور پھر تقریباً ڈیڑھ گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے
رسیور اٹھا لیا۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"۔
عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"سلطان بول رہا ہوں عمران بیٹے۔ تم نے پی اے سے کہا تھا کہ
تمہیں فون کیا جائے۔ کوئی خاص بات"...... سر سلطان نے کہا۔

"آپ چونکہ کرانس کے وزیر خارجہ کے ساتھ میٹنگ میں
مصروف تھے اس لئے میں نے براہ راست سیکرٹری سائنس سے بات
کی۔ وہ آپ کے توسط سے مجھے جانتے تھے اس لئے انہوں نے میری مدد
کی۔ میں دراصل اس سیکشن انچارج کے بارے میں جاننا چاہتا ہوں

جس کے تحت یہ فائلیں ہوتی ہیں ۔ مجھے اس کا نام لیاقت علی بتایا گیا
ہے اور اس کا عہدہ سیکشن آفیسر کا ہے ۔ میں نے سیکرٹری سائنس
سے کہا کہ میں لیاقت علی سے ملاقات کر کے اس سے ان فائلوں کے
تحفظ کے بارے میں تفصیلی معلومات حاصل کرنا چاہتا ہوں اور یہ
سب باتیں ان کی اور آپ کی موجودگی میں کرنا چاہتا ہوں اس لئے
میں نے اپنے طور پر انہیں کہہ دیا ہے کہ میں سر سلطان سے
درخواست کر کے انہیں ساتھ لے کر آپ کی رہائش گاہ پر آ جاؤں گا
لیکن انہوں نے کہا کہ آپ ان کے سینئر ہیں اس لئے وہ سیکشن آفیسر
لیاقت علی کو ساتھ لے کر آپ کی رہائش گاہ پر آ جائیں گے ۔ چنانچہ
پانچ بجے کا وقت طے ہوا ہے ۔ امید ہے آپ چائے تو پلوا ہی دیں
گے"۔ عمران نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تمہیں اس لیاقت علی پر کوئی خاص شک
ہے ۔ اگر ایسی بات ہے تو تم اسے اپنے فلیٹ میں بھی کال کر سکتے
ہو یا اس کے آفس میں جا کر بھی بات کر سکتے ہو ۔ مجھے اور آغا قزلباش
کو درمیان میں کیوں ڈالنا چاہتے ہو"...... سر سلطان نے کہا ۔ وہ
جہاندیدہ آدمی تھے اور پھر عمران کی تو وہ رگ رگ سے واقف تھے
اس لئے انہوں نے فوری طور پر اپنے خدشات کا اظہار کر دیا۔

"ایسی کوئی خاص بات نہیں ۔ میں صرف بڑے آفیسرز کے سامنے
بات کرنا چاہتا ہوں کیونکہ میں نے دیکھا ہے کہ بڑے افسروں کے
سامنے چھوٹے آفسر جھوٹ بولنے سے گریز کرتے ہیں"...... عمران نے

مسکراتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔ میں نے آج مین میٹنگ کال کی تھی ۔ وہ میں
کینسل کر دیتا ہوں ۔ میں تمہارا انتظار کروں گا"...... سر سلطان نے
کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے مسکراتے
ہوئے رسیور رکھ دیا ۔ فائل کو دیکھ کر اسے یہ تو معلوم ہو گیا تھا کہ
فائل کی نقل کی گئی ہے لیکن اس کے ذہن میں یہ بات بھی تھی کہ ہو
سکتا ہے سرکاری طور پر کوئی نقل بنا کر لیبارٹری میں بھجوائی گئی ہو
کیونکہ اکثر ایسا بھی ہو جاتا ہے ۔ دوسری صورت یہ بھی ہو سکتی تھی
کہ یہ نقل دشمن ایجنٹوں نے خرید لی ہو ۔ ایسی صورت میں سیکشن
آفیسر عمران کے سامنے سوائے تشدد کے بات نہ مانتا اور عمران جانتا
تھا کہ بیورو کریسی اپنے ساتھیوں یا ماتحتوں کو الزام نہیں دیتی اس
لئے وہ سیکرٹری سائنس اور سر سلطان کے سامنے لیاقت علی سے پوچھ
گچھ کرنا چاہتا تھا ۔ اب چونکہ پانچ بجے کا وقت مقرر ہو چکا تھا اور پانچ
بجنے میں ابھی تین گھنٹے باقی تھی اس لئے عمران نے اٹھ کر الماری
سے ایک کتاب نکالی اور کرسی پر بیٹھ کر اس کے مطالعہ میں مصروف
ہو گیا ۔ سلیمان نے چونکہ خود ہی آکر اسے چائے پیش کر دی تھی اس
لئے عمران کے مطالعے کا سلسلہ بریک نہ ہوا تھا ۔ پھر تقریباً ساڑھے
چار بجے اس نے کتاب بند کی ۔ اسے الماری میں رکھا اور ڈریسنگ
روم کی طرف بڑھ گیا تاکہ تیار ہو کر سر سلطان کی رہائش گاہ پر پہنچ سکے
عمران تیار ہو کر جیسے ہی سٹنگ روم میں پہنچا تو فون کی گھنٹی بج اٹھی

اور اس نے آگے بڑھ کر رسیور اٹھا لیا۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"۔ عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"سلطان بول رہا ہوں۔ ابھی مجھے سیکرٹری سائنس آغا قزلباش کا فون آیا ہے کہ ابھی تک سیکشن آفیسر لیاقت علی ان کے پاس نہیں پہنچے۔ انہوں نے ان کی رہائش گاہ پر فون کیا تو ان کے گھر والوں نے بتایا ہے کہ وہ اڑھائی بجے سے کہیں گئے ہوئے ہیں اور ابھی تک ان کی واپسی نہیں ہوئی۔ میں نے سوچا کہ تمہیں اطلاع دے دوں"۔ سر سلطان نے کہا۔

"کہیں گیا ہوگا۔ آجائے گا۔ میں تو دوپہر سے اسی انتظار میں بیٹھا ہوں کب پانچ بجیں اور میں چائے کا ایک کپ پی سکوں کیونکہ آغا سلیمان پاشا تو چائے کا نام سنتے ہی چائے کی پتی، دودھ اور چینی اور پھر گیس کی مہنگائی کا رونا اس طرح رونا شروع کر دیتا ہے کہ مجبوراً آدمی کو چائے کے بغیر ہی منہ چھپا کر بیٹھ جانا پڑتا ہے"...... عمران نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آجاؤ"...... سر سلطان نے مختصراً کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے بھی رسیور رکھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ البتہ سر سلطان کی طرف سے بھیجی گئی فائل اس نے موڑ کر کوٹ کی اندرونی جیب میں رکھ لی تھی۔ پھر اس وقت ٹھیک پانچ بجے تھے جب عمران کی کار

سر سلطان کی کوٹھی میں داخل ہوئی۔ چند لمحوں بعد عمران ڈرائینگ روم میں داخل ہوا جہاں سر سلطان پہلے سے موجود تھے۔ سلام دعا کے بعد وہ دونوں بیٹھ گئے۔ سر سلطان کے چہرے پر ضرورت سے زیادہ ہی سنجیدگی تھی۔

"کیا بات ہے سر سلطان۔ کیا میری وجہ سے آپ کو کوئی اہم میٹنگ کینسل کرنا پڑی ہے جس کی وجہ سے آپ اس قدر پریشان نظر آرہے ہیں"...... عمران نے انہیں اس قدر سنجیدہ دیکھ کر کہا۔

"نہیں یہ بات نہیں۔ عام معمول کی میٹنگ تھی۔ میں اس لئے پریشان ہوں کہ ابھی تمہارے آنے سے پہلے سیکرٹری سائنس صاحب کا پھر فون آیا تھا۔ اس لیاقت علی کا پتہ نہیں چل رہا۔ وہ نہ گھر میں ہے اور نہ ہی اس نے رابطہ کیا ہے۔ وہ بھی اس بارے میں بے حد پریشان ہیں اور مجھے بھی پریشانی ہو رہی ہے"...... سر سلطان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ ویری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ معاملہ میری توقع سے زیادہ خراب ہے"...... عمران نے کہا۔

"کیا توقع تھی تمہیں"...... سر سلطان نے چونک کر پوچھا۔

"دراصل جو فائل آپ نے مجھے بھجوائی تھی اسے جب میں نے چیک کیا تو اس پر ایسے نشانات موجود تھے جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ اس فائل کی کاپی کی گئی ہے۔ میرا خیال تھا کہ شاید سرکاری طور پر ایسا کیا گیا ہے اس لئے میں لیاقت علی سے آپ کے سامنے پوچھ گچھ

کرنا چاہتا تھا کیونکہ میں نے سنا ہوا ہے کہ بڑے افسروں کے سامنے ماتحت افسران جھوٹ بولنے کی جرأت نہیں کرتے جبکہ ان سے خود پوچھ گچھ کی جائے تو وہ اپنے اعلیٰ افسر ہونے کی وجہ سے اکڑ جاتے ہیں اور آغا قزلباش نے مجھے بتایا تھا کہ لیاقت علی انتہائی ایماندار اور ذمہ دار افسر ہے اور ان کی آج تک کوئی شکایت نہیں ملی لیکن اب جو کچھ ہو رہا ہے اس سے معاملات واقعی مشکوک ہو گئے ہیں"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی ڈرائینگ روم کا دروازہ کھلا اور سیکرٹری سائنس اکیلے ہی اندر داخل ہوئے تو سر سلطان اور عمران دونوں ہی اٹھ کھڑے ہوئے۔

"نجانے لیاقت علی صاحب کہاں رہ گئے ہیں۔ وہ تو انتہائی ذمہ دار آدمی ہیں لیکن نجانے کیا ہوا ہے۔ مجھے تو سمجھ ہی نہیں آ رہی۔ میں نے تو ان کے گھر پیغام بھجوا دیا ہے کہ جیسے ہی وہ آئیں انہیں فوراً یہاں بھیج دیں اور میں خود اس لئے آگیا ہوں کہ آپ میرا انتظار کر رہے ہوں گے"...... سیکرٹری سائنس نے سلام دعا کے بعد کہا۔

"آپ نے لیاقت علی کو کیا کہا تھا کہ کس لئے آپ انہیں ساتھ لے کر یہاں آئیں گے"...... عمران نے کہا۔

"آپ کے فون آنے کے بعد میں نے انہیں کال کیا اور آپ کے بارے میں بتایا۔ وہ چونکہ آپ کے اصل حوالے سے واقف نہ تھے اس لئے میں نے انہیں سیکرٹ سروس کے چیف کا بھی حوالہ دے کر کہا کہ آپ ان سے کچھ معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں اس لئے ہم نے

اکٹھے سر سلطان کی رہائش گاہ پر جانا ہے تو انہوں نے فوراً حامی بھر لی۔ میں نے انہیں کہا تھا کہ وہ ساڑھے چار بجے میری رہائش گاہ پر پہنچ جائیں۔ ہم اکٹھے ہی یہاں آئیں گے اور جب وہ نہ پہنچے تو میں نے ان کے گھر فون کیا تو مجھے بتایا گیا کہ وہ اڑھائی بجے آفس سے گھر آئے تھے۔ پھر ایک فون آنے پر وہ کار لے کر چلے گئے اور ابھی تک ان کی واپسی نہیں ہوئی"...... سیکرٹری سائنس نے کہا۔

"اچھا۔ آپ یہ بتائیں کہ جو فائلیں لیاقت علی صاحب کے سیکشن میں ہوتی ہیں ان کی نقول بھی تیار کی جاتی ہیں یا نہیں"...... عمران نے کہا تو سیکرٹری سائنس چونک پڑے۔

"میں سیکرٹری بننے سے پہلے اس سیکشن کا انچارج رہا ہوں اس لئے مجھے معلوم ہے کہ ایسی فائلیں ایسے سپیشل کاغذات پر تیار کی جاتی ہیں جن کی نقول نہیں ہو سکتیں۔ اصل فائل تو کسی کو دی جا سکتی ہے نقل نہیں"...... سیکرٹری سائنس نے کہا۔

"اب ایسے جدید کیمرے آگئے ہیں کہ ایسے کاغذات کی نقول بھی تیار کی جا سکتی ہیں لیکن ان پر مخصوص ڈاٹس ابھر آتے ہیں اس لئے پوچھ رہا ہوں کہ ایسا بھی تو ہو سکتا ہے کہ سرکاری طور پر نقل کر کے لیبارٹری میں بھجوائی گئی ہو یا کسی اور آفس میں کیونکہ جو فائل سر سلطان کے ذریعے مجھے ملی ہے اس پر مخصوص ڈاٹس موجود ہیں"۔ عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ آپ مجھے اس وقت بتا رہے ہیں۔ میں

اسی وقت لیاقت علی سے پوچھ لیتا۔ ویسے یہ بات یقینی ہے کہ لیاقت علی غیر ذمہ دار آدمی نہیں ہے۔ اس کا ریکارڈ بے داغ ہے اس لئے اگر نقل ہوئی تو یقیناً سرکاری طور پر ہی کی گئی ہو گی"...... سیکرٹری سائنس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ اس دوران ملازم چائے کے برتن لے آیا اور اس نے چائے تیار کر کے ایک ایک پیالی اور بسکٹوں اور نمکین ڈرائی فروٹس سے بھری پلیٹیں بھی میز پر رکھیں اور خاموشی سے واپس چلا گیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی میز کی سائیڈ پر موجود تپائی پر موجود فون کی مترنم گھنٹی بج اٹھی تو سر سلطان نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... سر سلطان نے کہا اور پھر دوسری طرف سے آنے والی آواز سنتے رہے۔

"آپ کی کال ہے"...... سر سلطان نے رسیور سیکرٹری سائنس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"تھینک یو سر"...... سیکرٹری سائنس نے کہا اور اٹھ کر احترام بھرے انداز میں سر سلطان سے رسیور لے لیا۔

"یس۔ قزلباش بول رہا ہوں"...... سیکرٹری سائنس نے کہا اور پھر دوسری طرف سے بات سن کر وہ بے اختیار چونک پڑے۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہیں آپ"...... سیکرٹری سائنس نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ ویری بیڈ۔ کہاں ہے ان کی ڈیڈ باڈی"...... سیکرٹری

سائنس نے کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ سیکشن آفیسر لیاقت علی کی موت کی اطلاع سیکرٹری سائنس کو دی جا رہی ہے۔

"آپ وہاں جائیں اور سارے انتظامات حکومت کی طرف سے کرائیں۔ لیاقت علی ہمارے پرانے ساتھی تھے۔ ہمیں ان کی موت کا بے حد افسوس ہے"...... سیکرٹری سائنس نے کہا اور ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"میرے سیکرٹری نے اطلاع دی ہے کہ جناب لیاقت علی صاحب روڈ ایکسیڈنٹ میں ہلاک ہو گئے ہیں۔ پولیس کو ان کی جیب سے ان کا پرس ملا ہے جس سے انہیں اس کی رہائش گاہ کا علم ہوا تو انہوں نے وہاں اطلاع دی۔ پھر لیاقت علی صاحب کے ملازم نے میرے سیکرٹری کو اطلاع دی اور اس نے مجھے یہاں اطلاع دی"۔ سیکرٹری سائنس نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"بہت افسوس ہوا ہے آغا صاحب"...... سر سلطان اور عمران دونوں نے باری باری کہا۔

"مجھے خود ذاتی طور پر ان کی موت کا بے حد افسوس ہوا ہے لیکن خدا کا حکم تو ٹالا نہیں جا سکتا۔ اب مجھے اجازت دیں۔ اب کسی میٹنگ کا سکوپ باقی نہیں رہا"...... سیکرٹری سائنس نے اٹھتے ہوئے کہا تو سر سلطان بھی اٹھ کھڑے ہوئے اور عمران بھی۔

"کس تھانے سے اطلاع دی گئی ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"میں نے پوچھا تو نہیں ۔ شاید میرے سیکرٹری کو معلوم ہو"۔ سیکرٹری سائنس نے کہا۔

"آپ فون کر کے معلوم کر دیں ۔ پلیز"...... عمران نے کہا تو سیکرٹری سائنس مڑے اور انہوں نے رسیور اٹھا کر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے ۔

"آغا بول رہا ہوں ۔ کس تھانے سے اطلاع دی گئی ہے لیاقت علی صاحب کے گھر"...... سیکرٹری سائنس نے کہا۔

"اوکے ۔ میں آ رہا ہوں"...... سیکرٹری سائنس نے دوسری طرف سے بات سن کر کہا اور پھر رسیور رکھ دیا۔

"تھانہ جہان آباد بتایا جا رہا ہے"...... سیکرٹری سائنس نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اوکے ۔ تھینک یو"...... عمران نے کہا اور پھر سرسلطان اور عمران، سیکرٹری سائنس کو چھوڑنے ڈرائینگ روم کے دروازے تک آئے اور پھر ان کے جانے کے بعد واپس آ گئے ۔

"تمہارا انداز بتا رہا ہے کہ تم اس کی موت پر مشکوک ہو"۔ سرسلطان نے دوبارہ کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"ہاں ۔ اس ماحول میں اس انداز میں روڈ ایکسیڈنٹ کا ہو جانا شکوک پیدا کرتا ہے ۔ کیا میں فون کر لوں"...... عمران نے کہا۔

"ہاں ۔ ہاں ۔ کیوں نہیں"...... سرسلطان نے فون اٹھا کر عمران کے سامنے رکھتے ہوئے کہا تو عمران نے رسیور اٹھایا اور نمبر

پریس کرنے شروع کر دیئے ۔ آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

"صفدر بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی صفدر کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ آپ ۔ فرمائیے ۔ کیسے یاد کیا آپ نے مجھے"...... صفدر نے بے تکلف سے لہجے میں کہا۔

"پہاڑ پور کے بارے میں سرکاری فائل میں نے چیف کے ذریعے سرسلطان کی معرفت منگوائی تھی لیکن اس فائل پر ایسے نشانات موجود ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس کی نقل کی گئی ہے ۔ اس سیکشن جس میں ایسی فائلیں موجود ہوتی ہیں، کا انچارج وزارت سائنس کا سیکشن آفیسر لیاقت علی تھا ۔ میں نے سیکرٹری سائنس کے ذریعے اسے سرسلطان کی رہائش گاہ پر بلوایا لیکن ابھی اطلاع ملی ہے کہ وہ روڈ ایکسیڈنٹ میں ہلاک ہو گیا ہے ۔ تھانہ جہان آباد سے اطلاع دی گئی ہے ۔ یہاں ٹائیگر موجود نہیں ہے اس لئے تمہیں فون کر رہا ہوں کہ تم تھانہ جہان آباد جا کر اس معاملے کو چیک کرو ۔ خاص طور پر یہ بات کہ کیا واقعی روڈ ایکسیڈنٹ تھا یا اسے ہلاک کیا گیا ہے ۔ ہاں ۔ دوسری بات یہ ہے کہ وہ کہاں سے واپس آ رہا تھا"...... عمران نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے عمران صاحب ۔ آپ کو رپورٹ کہاں دی جائے"۔

صفدر نے کہا۔

" میں فلیٹ پر ہی ہوں گا۔ وہیں کال کر لینا اور اگر میں نہ ملا تو بے شک چیف کو رپورٹ دے دینا" ...... عمران نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ اللہ حافظ" ...... صفدر نے کہا تو عمران نے بھی اللہ حافظ کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

" یہ کون لوگ اس لیبارٹری کے خلاف کام کر رہے ہیں اور وہاں کیا ہو رہا ہے" ...... سرسلطان نے پوچھا تو عمران نے انہیں تفصیل بتا دی۔

" اوہ۔ ویری بیڈ۔ یہ تو انتہائی اہم دفاعی فارمولا ہے لیکن تمہیں خود وہاں ہونا چاہئے تھا" ...... سرسلطان نے کہا۔

" ہم کہاں اس کی حفاظت کریں گے۔ ویسے میں نے دیکھا ہے کہ اس کے حفاظتی انتظامات خاصے بہترین ہیں۔ وہ علاقہ ایسا ہے کہ وہاں غیر ملکی فوراً مارک ہو جاتے ہیں اس لئے میں نے ٹائیگر، جوزف اور جوانا کو وہاں بھجوا دیا ہے" ...... عمران نے کہا۔

" ٹائیگر۔ جوزف اور جوانا۔ کیوں۔ کیا یہ لوگ بھی اب سیکرٹ سروس میں شامل ہو گئے ہیں" ...... سرسلطان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" یہ اوپن سروس کے لوگ ہیں" ...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" لیکن اس قدر اہم لیبارٹری کے لئے تم نے ناتجربہ کار لوگوں کو

بھیج دیا ہے۔ سیکرٹ سروس کیا کر رہی ہے" ...... سرسلطان نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

" یہ معاملات آپ کی سمجھ میں نہیں آ سکتے سرسلطان۔ یہ سفارت کاری نہیں ہے سیکرٹ ایجنٹی ہے اور چونکہ میری بات سے آپ کے چہرے پر کبیدگی کے تاثرات ابھر رہے ہیں اس لئے وضاحت کر دوں کہ سیکرٹ سروس کے لوگ چونکہ تربیت یافتہ ہوتے ہیں اس لئے ان کا انداز بھی مخصوص ہوتا ہے اور قدوقامت بھی جو ایجنسیوں میں کام کرنے والے لوگ آسانی سے پہچان لیتے ہیں جبکہ ٹائیگر، جوزف اور جوانا ایسے نہیں ہیں اس لئے ان پر شک نہیں کیا جا سکتا اور انہوں نے ازخود کچھ نہیں کرنا۔ صرف مجھے اطلاع دینی ہے۔ باقی کام سروس کے لوگ آسانی سے کر لیں گے" ...... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا تو سرسلطان نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

" تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ یہ واقعی بے حد مشکل کام ہے"۔ سرسلطان نے کہا۔

" اتنا بھی مشکل نہیں ہے۔ صرف چیف اور سرچیف کو تھوڑا سا احمق بنانا پڑتا ہے اور کام چل جاتا ہے" ...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

" سرچیف۔ کیا مطلب" ...... سرسلطان نے بھی اٹھتے ہوئے کہا۔

" میرا مطلب ہے آپ۔ کیونکہ آپ بہرحال سرچیف ہیں"۔

عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اور تم چیف ہو اس لئے کیا اپنے آپ کو بے وقوف بناتے ہو"...... سر سلطان نے بھی مسکراتے ہوئے کہا۔

" میں تو کرائے کا سپاہی ہوں ۔ اچھا اللہ حافظ ۔ چائے اور دیگر سامان کا شکریہ"...... عمران نے کہا اور پھر سر سلطان سے اجازت لے کر وہ ڈرائینگ روم سے باہر آ گیا۔

نئے ماڈل کی جیپ خاصی تیز رفتاری سے پہاڑی راستے پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی ۔ جیپ کی ڈرائیونگ سیٹ پر مقامی آدمی تھا جبکہ عقبی سیٹ پر جیمز اور ماریا موجود تھے ۔ ڈرائیور کا نام قیصر تھا اور وہ اسی علاقے کا رہنے والا تھا ۔ وہ اس جیپ میں دارالحکومت سے پہلے پہاڑ پور پہنچے تھے اور پھر وہاں سے ایک ہوٹل میں کافی پی کر ادھر ادھر گھوم کر تصاویر بنا کر وہ اس جیپ میں آگے روہٹ کی طرف بڑھ گئے ۔ دوربینیں ان کے گلے میں لٹکی ہوئی تھیں جبکہ کیمرے ان کے کاندھوں سے لٹکے ہوئے تھے ۔ اس کے علاوہ ان کے پاس کوئی سامان نہ تھا ۔ حتیٰ کہ ان کے پاس کسی قسم کا کوئی اسلحہ بھی نہ تھا۔

" یہ تم نے پہاڑ پور اور روہٹ میں تصویر کشی اور دوربین سے چیکنگ، یہ سب کیوں کیا ہے ۔ کیا وہاں ہمیں کوئی دیکھ رہا تھا"۔

اچانک خاموش بیٹھی ہوئی ماریا نے ایکریمین لہجے میں کہا۔

"ہم سیاح ہیں اور یہ سارا علاقہ بے حد خوبصورت ہے۔ مجھ سے غلطی ہوئی ہے۔ مجھے موودی کیمرے لے کر آنا چاہئے تھا تاکہ اس سارے علاقے کی فلم بنا سکتا"...... جیمز نے بھی ایکریمین زبان میں جواب دیتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے ماریا کا ہاتھ دبا دیا تو ماریا نے اس انداز میں سر ہلایا جیسے وہ جیمز کی بات سمجھ گئی ہو۔

"تمہاری بات درست ہے۔ یہ علاقہ واقعی بے حد خوبصورت ہے"...... ماریا نے کہا۔

"جناب۔ کارشا ان سے بھی زیادہ خوبصورت علاقہ ہے"۔ اچانک ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے ہوئے قیصر نے ایکریمین زبان میں کہا تو وہ دونوں بے اختیار اچھل پڑے۔ ان کے چہروں پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کیا تم ایکریمین زبان جانتے ہوں۔ کیسے جانتے ہو"...... جیمز نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے کئی سال ونگٹن میں ٹیکسی چلائی ہے جناب۔ پھر وہاں کچھ ایسے حالات بن گئے کہ مجھے واپس آنا پڑا"...... قیصر نے جواب دیا تو جیمز نے ماریا کی طرف معنی خیز نظروں سے دیکھا تو ماریا پھیکی سی ہنسی ہنس کر رہ گئی۔

"گڈ۔ تو پھر تم ہمارے لئے اور بھی اچھے گائیڈ بن سکتے ہو"۔ جیمز نے کہا۔

"سر۔ مجھے آپ کی خدمت کا حکم دیا گیا ہے اور میں خدمت کروں گا اور یہ بھی بتا دوں کہ میں جناب رونالڈ کا خاص آدمی ہوں اور مجھے معلوم ہے کہ آپ کس لئے کارشا جا رہے ہیں اور آپ کا اصل مقصد کیا ہے۔ صاحب نے مجھے سب کچھ بتا دیا ہے تاکہ میں آپ کی بھرپور انداز میں خدمت کر سکوں۔ البتہ اس کے عوض میں آپ سے صرف اتنا معاوضہ چاہوں گا کہ آپ واپسی میں مجھے ایکریمیا ساتھ لے جائیں"...... قیصر نے کہا۔

"اوہ۔ کیا بتایا ہے تمہیں رونالڈ نے"...... جیمز نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ ماریا کے چہرے پر بھی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"یہاں پہاڑ پور میں حکومت کی خفیہ سائنسی لیبارٹری ہے اور آپ کا مشن اس لیبارٹری کے خلاف ہے لیکن میں یہ بتا دوں کہ آپ کسی بھی طرح اس لیبارٹری کو ٹریس نہ کر سکیں گے جبکہ مجھے معلوم ہے اور میں آپ کو وہاں تک پہنچا بھی سکتا ہوں کیونکہ میں یہاں پلا بڑھا ہوں۔ مجھے یہاں کے ایک ایک پتھر کا علم ہے"۔ قیصر نے جواب دیا۔

"لیکن تم تو پاکیشیائی ہو۔ پھر۔ کیا تم اپنے ہی ملک کی لیبارٹری کے خلاف کام کرو گے"...... جیمز نے کہا۔

"میں پاکیشیائی نہیں ہوں جناب۔ ایکریمین ہوں۔ میں ہمیشہ کے لئے پاکیشیا چھوڑ کر ایکریمیا چلا گیا تھا لیکن وہاں ایک سینڈیکیٹ

سے میرا جھگڑا ہو گیا اور مجھے مجبوراً واپس آنا پڑا لیکن میرے دو بچے وہیں ہیں ۔ سینڈیکیٹ نے انہیں اپنی تحویل میں لے لیا ہے ۔ میں ان کی واپسی چاہتا ہوں ۔ مجھے معلوم ہے کہ آپ بہت بڑے لوگ ہیں ۔ آپ چاہیں تو اس سینڈیکیٹ سے میرے بچے بھی رہا کرا سکتے ہیں اور مجھے بھی اس سینڈیکیٹ کے عذاب سے بچا سکتے ہیں ۔ میں وہاں رہنا چاہتا ہوں ۔ وہاں ایکریمیا میں"...... قیصر نے بڑے جذباتی لہجے میں کہا ۔

"ٹھیک ہے ۔ ہم سمجھ گئے ہیں ۔ تم بے فکر رہو ۔ ہم تمہیں ساتھ لے جائیں گے اور نہ صرف وہاں تمہارے بچے تمہیں ملیں گے بلکہ سینڈیکیٹ بھی تم سے معافی مانگے گا"...... جیمز نے کہا ۔

"تھینک یو سر ۔ اب آپ جو حکم دیں میں وہ کرنے کے لئے تیار ہوں"...... قیصر نے بڑے مسرت بھرے لہجے میں کہا تو جیمز نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے ۔ اس کے ذہن میں قیصر کی باتیں سن کر دھماکے سے ہونے لگ گئے تھے ۔ اس کی تربیت اور تجربہ بتا رہا تھا کہ وہ اس طرح ایک عام آدمی کے ہاتھ میں اپنے پورے مشن کی باگ ڈور نہیں دے سکتا لیکن قیصر کی مدد اگر صحیح معنوں میں مل جائے تو بظاہر یہ مشکل نظر آنے والا مشن انتہائی آسانی سے پورا ہو سکتا ہے اور وہ مشن مکمل کر کے بحفاظت واپس جا سکتے ہیں ۔ ابھی وہ اس بارے میں سوچ ہی رہا تھا کہ اچانک ٹرانسمیٹر کی مخصوص سیٹی کی آواز سنائی دی تو جیمز اور ماریا دونوں بے اختیار چونک پڑے جبکہ

قیصر نے سیٹی کی آواز سنتے ہی جیپ کی رفتار آہستہ کی اور پھر اسے ایک سائیڈ پر کر کے روک دیا ۔ اس کے ساتھ ہی اس نے ڈیش بورڈ کھول کر اس میں موجود ایک جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر نکال لیا ۔ سیٹی کی آواز اس ٹرانسمیٹر سے نکل رہی تھی ۔ جیمز اور ماریا دونوں ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھے ہوئے تھے ۔ انہیں شاید سمجھ نہ آ رہی تھی کہ یہ سب کیا ہو رہا ہے ۔ وہ تو اس قیصر کو ایک مقامی ڈرائیور کے طور پر ساتھ لے آئے تھے لیکن ہر لمحے اس قیصر کی پراسرار شخصیت نئے سے نئے روپ میں نظر آ رہی تھی ۔ قیصر نے جیسے ہی ٹرانسمیٹر کا بٹن پریس کیا تو ایک آواز سنائی دی ۔

"ہیلو ۔ ہیلو ۔ رونالڈ کالنگ ۔ اوور"...... ٹرانسمیٹر سے بلیک برڈ کلب کے مالک اور جنرل مینجر رونالڈ کی آواز سنائی دی ۔

"یس سر ۔ قیصر بول رہا ہوں سر ۔ اوور"...... قیصر نے جواب دیا ۔

"آپ لوگ اس وقت کہاں ہیں ۔ اوور"...... رونالڈ نے پوچھا ۔

"ہم روہٹ سے کارشا کی طرف بڑھ رہے ہیں اور ابھی کارشا تک پہنچنے میں ڈیڑھ دو گھنٹے کا سفر باقی ہے ۔ اوور"...... قیصر نے جواب دیا ۔

"تمہارے بارے میں کوئی بات ہوئی ہے ۔ اوور"...... رونالڈ نے پوچھا ۔

"یس سر ۔ اوور"...... قیصر نے ایکریمین زبان بولنے سے لے کر

بعد میں ہونے والی تمام بات چیت کی تفصیل بتا دی۔

"ٹھیک ہے۔ جناب فرنیک سے میری بات کراؤ۔ اوور"۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو قیصر نے ٹرانسمیٹر جیمز کی طرف بڑھا دیا۔

"یس۔ فرنیک بول رہا ہوں۔ اوور"۔۔۔۔ جیمز نے کہا۔

"جناب۔ قیصر نے آپ کو جو کچھ بتایا ہے وہ سو فیصد درست ہے اور یہ سب میری اجازت سے ہوا ہے۔ بلیک برڈ کے چیف صاحب نے مجھے حکم دیا تھا کہ آپ کے مشن کی کامیابی میں ہر ممکن کوشش کروں اس لئے میں نے قیصر سے کھل کر بات کی ہے۔ قیصر پر آپ سو فیصد اعتماد کر سکتے ہیں۔ آپ کے لئے یہ واقعی بے حد کارآمد ثابت ہو گا اور میں نے آپ کو ایک اور اہم رپورٹ بھی دینی ہے۔ اوور"۔ رونالڈ نے کہا تو جیمز بے اختیار چونک پڑا۔

"کون سی رپورٹ۔ اوور"۔۔۔۔ جیمز نے تیز لہجے میں کہا۔

"جس سیکشن آفیسر سے فائل کی کاپی حاصل کی گئی تھی اس سیکشن آفیسر کا مجھے فون آیا کہ سیکرٹ سروس کے چیف کے نمائندہ خصوصی علی عمران کو کوئی شک پڑ گیا ہے جس کی وجہ سے اس علی عمران نے سیکرٹری سائنس سے کہا ہے کہ وہ اس سیکشن آفیسر کو ساتھ لے کر آج شام پانچ بجے سیکرٹری خارجہ سر سلطان کی کوٹھی پر ملاقات کرے جس پر سیکشن آفیسر بڑا گھبرا گیا تھا کیونکہ اس نے سیکرٹری سائنس کے حکم پر پہاڑ پور لیبارٹری کی اصل فائل سیلڈ کر کے سیکرٹری خارجہ کے آفس بھجوائی تھی اور اس کو معلوم تھا کہ

سر سلطان سیکرٹری خارجہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے انتظامی انچارج ہیں۔ اوور"۔۔۔۔ رونالڈ نے کہا۔

"لیکن اس میں پریشانی کی کیا بات ہوئی۔ اصل فائل تو ان کے پاس ہے۔ ہم نے تو صرف اس کی کاپی لی ہے۔ ہو سکتا ہے یہ بات نہ ہو جو آپ سمجھ رہے ہیں۔ کوئی اور مسئلہ ہو۔ اوور"۔۔۔۔ جیمز نے کہا۔

"میں نے بھی یہ بات سیکشن آفیسر لیاقت علی سے کی تھی۔ اس نے انکشاف کیا کہ ایسی فائلیں ایسے سپیشل کاغذات پر تیار کی جاتی ہیں جن کی نقل عام انداز میں نہیں کی جا سکتی لیکن ایک خصوصی کیمرے سے یہ نقل تیار کی جا سکتی ہے اور اس سے اس کاغذ پر بلیک سپاٹس بن جاتے ہیں جو عام نظروں سے مارک نہیں کئے جا سکتے لیکن تیز نظروں کا مالک اسے فوری طور پر چیک کر سکتا ہے۔ سیکشن آفیسر نے ایک لاکھ ڈالر کے لالچ میں اس فائل کو اس خصوصی کیمرے سے نقل تیار کر کے ہمیں دے دی تھی۔ اب جب یہ فائل پاکیشیا سیکرٹ سروس کے پاس پہنچی تو فوراً ہی لیاقت علی کو ہائی ٹاپ افسران کی موجودگی میں میٹنگ کے لئے کال کیا گیا ہے تو وہ پریشان ہو گیا۔ اس نے مجھے بتایا کہ وہ اس میٹنگ کو دو تین روز کے لئے کسی بھی بہانے سے ٹال سکتا ہے لیکن اس دوران یہاں سے نکل کر ایکریمیا جانے کے لئے ایک لاکھ ڈالر مزید اسے دیئے جائیں ورنہ وہ میرا نام لے دے گا۔ اوور"۔۔۔۔ رونالڈ نے پوری تفصیل بتاتے

ہوئے کہا۔

"ویری بیڈ۔ پھر تو یہ لوگ تمہارے ذریعے ہم تک پہنچ جائیں گے اوور"...... جیمز نے رک رک کر اور سرد لہجے میں کہا۔

"آپ نے جو سوچا ہے وہ درست ہے۔ میں نے بھی یہی سوچا تھا اس لئے میں نے اس مسئلے کو ہمیشہ کے لئے حل بھی کر دیا ہے۔ اوور"...... رونالڈ نے کہا تو جیمز اور ماریا دونوں بے اختیار چونک پڑے۔

"وہ کیسے۔ اوور"...... جیمز نے تیز لہجے میں پوچھا۔

"میں نے اسے اپنے کلب کے قریب ایک خاص اڈے پر کال کر کے اسے تسلی دی کہ اسے کل دس بجے ایک لاکھ ڈالر کا مزید چیک مل جائے گا اور نہ صرف چیک مل جائے گا بلکہ فوری طور پر اس کے ویزے کا انتظام بھی کر دیا جائے گا اور ٹکٹ بھی۔ اس پر وہ بے حد مطمئن ہو گیا جبکہ اس دوران میرے آدمیوں نے اس کی کار کی پاور بریکوں میں موجود بریک آئل کو آدھا کر دیا۔ اس کا مطلب تھا کہ سپیڈ میں بریک کام کرنا ہی چھوڑ جائیں جبکہ سلو رفتار میں بریک باقاعدگی سے کام کرتے رہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس نے میرے کلب سے واپس اپنی رہائش گاہ پر جاتے ہوئے تقریباً درمیان میں پڑنے والے ایک علاقے میں سڑک پر رش نہ ہونے کی وجہ سے تیز رفتاری اختیار کی اور نتیجہ یہ کہ بریک فیل ہو گئے اور اس کی کار ایک دیوار سے ٹکرا کر تباہ ہو گئی اور لیاقت علی اس حادثے میں موقع پر ہی

ہلاک ہو گیا۔ اوور"...... رونالڈ نے کہا۔

"یہاں کی پولیس کار کی چیکنگ وغیرہ تو کرے گی۔ یقیناً انہیں معلوم ہو جائے گا کہ کیا ہوا ہے۔ اوور"...... جیمز نے کہا۔

"جی نہیں۔ ایسا کچھ نہیں ہو گا۔ چیکنگ کرنے والا ماہر بھی یہی رپورٹ دے گا کہ بریک آئل کسی وجہ سے لیک ہو جانے کی وجہ سے تیز رفتاری میں بریک فیل ہو گئے اور اس وجہ سے یہ سو فیصد حادثہ ہے اور ویسے بھی پولیس ڈیپارٹمنٹ میں ہمارے مؤثر آدمی موجود ہیں اس لئے آپ بے فکر رہیں۔ اس کو بہرحال حادثہ ہی سمجھا جائے گا اور بس۔ اوور"...... رونالڈ نے بڑے حتمی لہجے میں کہا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ تم واقعی نہ صرف بے حد سمجھ دار ہو بلکہ فوری اور بروقت درست فیصلہ بھی کر لیتے ہو۔ تمہاری قدر میرے دل میں مزید بڑھ گئی ہے۔ گڈ شو رونالڈ۔ گڈ شو۔ اوور"...... جیمز نے اس بار مسکراتے ہوئے کہا۔

"تھینک یو سر۔ میں ایک بار پھر کہہ رہا ہوں کہ آپ قیصر پر مکمل اعتماد کریں۔ یہ آپ کی کامیابی کے لئے اپنی جان بھی لڑا دے گا۔ اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو جیمز نے ٹرانسمیٹر آف کر کے واپس قیصر کو دے دیا۔

"جناب رونالڈ بے حد عقل مند آدمی ہیں"...... قیصر نے ڈیش بورڈ کھول کر ٹرانسمیٹر اندر رکھتے ہوئے کہا تو جیمز نے اثبات میں سر

ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد جیپ ایک بار پھر تیزی سے آگے بڑھتی چلی گئی اور پھر تقریباً دو گھنٹوں کے بعد وہ کارشا پہاڑی علاقے میں پہنچ گئے۔ قیصر نے یہاں ان کو ایک قصباتی ہوٹل میں لے جا کر کھانا کھلایا اور چائے پی کر وہ پہلے اس قدیم دور کی عبادت گاہ کی طرف بڑھ گئے جہاں اور بھی مختلف ملکوں کے سیاح آ جا رہے تھے۔ پھر جیمز اور ماریا نے باقاعدہ سیاحوں کے سے انداز میں اس عبادت گاہ کو نہ صرف دیکھا بلکہ اس کی مختلف پہلوؤں سے تصویریں بھی کھینچیں۔ اس کے بعد وہ غاروں کی طرف بڑھ گئے۔ یہاں بھی انہوں نے تصاویر بنائیں اور ایک بار پھر واپس قصبے کے اکلوتے بازار کی طرف بڑھ گئے۔

" مجھے تو کوئی نگرانی کرتا دکھائی نہیں دیا"...... ماریا نے آہستہ سے کہا۔

" ہاں۔ میں نے بھی چیکنگ کی ہے"...... جیمز نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اب ہم نے اصل کام کرنا ہے"...... ماریا نے کہا تو جیمز نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" تمہیں معلوم ہے قیصر کہ یہ لیبارٹری کہاں ہو سکتی ہے"۔ جیمز نے قیصر سے پوچھا۔

" نہیں جناب۔ جب یہ لیبارٹری بنی ہو گی تب میں ملک سے باہر تھا۔ البتہ میں معلوم کر سکتا ہوں کیونکہ لامحالہ یہاں کے رہنے والوں کو اس کا علم ہو گا۔ لیبارٹری خفیہ رکھی تو جا سکتی ہے لیکن

خفیہ انداز میں بنائی نہیں جا سکتی"...... قیصر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" لیکن یہاں حکومت کی ایجنسیوں کے آدمی بھی ہو سکتے ہیں۔ ایسی صورت میں ہم ٹارگٹ میں آ جائیں گے۔ ہم نے صرف سیاحوں کے انداز میں کام کرنا ہے"...... جیمز نے سرد لہجے میں کہا۔

" ٹھیک ہے آئیں۔ میرے اندازے کے مطابق جہاں یہ لیبارٹری ہو سکتی ہے میں وہاں آپ کو لے جاتا ہوں"...... قیصر نے کہا تو جیمز نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"یہاں تو ہم اور بھی زیادہ بور ہو رہے ہیں"...... جوانا نے ساتھ بیٹھے ہوئے جوزف سے کہا۔ انہیں روہٹ آئے ہوئے دو روز ہو چکے تھے۔ یہاں انہوں نے اپنے طور پر ایک چھوٹی سی لکڑی کی بنی ہوئی رہائش گاہ حاصل کر لی تھی اور ان کا اب کام صرف اتنا رہ گیا تھا کہ وہ یہاں آنے والے ہر آدمی کو چیک کرتے رہیں۔ گو دارالحکومت سے اس دوران کئی غیر ملکی عورتیں اور مرد آتے جاتے رہے تھے لیکن کوئی مشکوک آدمی انہیں نظر نہ آیا تھا۔

"جب تک ہمیں یہ معلوم نہیں ہو جاتا کہ لیبارٹری کہاں ہے تب تک ہم صرف نظروں سے ہی چیک کر سکتے"...... جوزف نے کہا۔

"اس بات کا علم ہو جاتا تو ہم اس لیبارٹری کے قریب پہنچ کر بیٹھ جاتے اور پھر دیکھتے کہ کون اس تک پہنچ سکتا ہے"...... جوانا نے

کہا۔

"معلوم تو اب بھی ہو سکتا ہے لیکن"...... جوزف بات کرتے کرتے رک گیا تو جوانا بے اختیار چونک پڑا۔

"لیکن کیا"...... جوانا نے چونک کر پوچھا۔

"باس نے ہمیں آگے بڑھ کر کام کرنے سے منع نہیں کیا اس لئے ہم یہاں ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھنے تو نہیں آئے۔ ہمیں آگے بڑھ کر کام کرنا چاہئے"...... جوزف نے کہا۔

"کیسا کام۔ یہی کام تو ہے جو ہم کر رہے ہیں"...... جوانا نے کہا۔

"نہیں۔ ہمیں پہلے سے معلوم ہونا چاہئے کہ لیبارٹری کس علاقے میں ہے۔ پھر اس علاقے سے قریب پائے جانے والے غیر ملکیوں یا مشکوک مقامی لوگوں کو چیک کیا جائے کیونکہ جہاں اس وقت ہم ہیں یہاں سے لوگ گزر تو سکتے ہیں لیکن یہاں قریب لیبارٹری نہیں ہو سکتی کیونکہ اس علاقے کے چاروں طرف گہری وادیاں ہیں اور اس قدر گہری وادیاں ہیں کہ وہاں لیبارٹری عملی طور پر بنائی ہی نہیں جا سکتی"...... جوزف نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"لیکن یہاں کس سے یہ بات معلوم ہو سکتی ہے"...... جوانا نے کہا۔

"تم بیٹھو۔ میں ایک آدمی کو لے کر آتا ہوں۔ اس آدمی کا نام

شامو ہے۔ بوڑھا آدمی ہے اور آباؤ اجداد سے یہاں رہتا ہے۔ اس کا
کام پہاڑیوں میں سے قیمتی پتھر تلاش کر کے انہیں سیاحوں کو فروخت
کرنا ہے اس لئے یہ اس سارے علاقے کے چپے چپے سے واقف
ہے"...... جوزف نے کہا تو جوانا کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر
آئے۔

"یہ آدمی تم سے کہاں ملا تھا۔ تم تو میرے ساتھ رہے ہو"۔ جوانا
نے کہا تو جوزف بے اختیار مسکرا دیا۔

"کل شام جب ہم چائے پی رہے تھے اور تم جلدی میں اٹھ کر چلے
گئے تھے کیونکہ تم نے واش روم جانا تھا اور اس چائے کے ہوٹل میں
کوئی واش روم نہ تھا تو تمہارے جانے کے بعد میں بیٹھا رہا تو شامو
گیا۔ اس نے اپنے تجسس کی وجہ سے میری اور تمہاری یہاں
موجودگی کے بارے میں پوچھا تو میں نے اسے بتایا کہ ہمارا تعلق
ایکریمیا سے ہے اور ہم یہاں سیاحوں کے لئے ایک بڑا ہوٹل بنانا
چاہتے ہیں جس کے جائزے کے لئے ہم یہاں آئے ہیں۔ پھر جب میں
نے اس سے اس کے بارے میں پوچھا تو اس نے یہ بات بتائی جو میں
نے ابھی تمہیں بتائی ہے"...... جوزف نے کہا۔

"یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ یہ آدمی دشمنوں کا مخبر ہو اور ہمارے
بارے میں مشکوک ہو گیا ہو"...... جوانا نے کہا۔

"ہاں۔ ایسا ہو سکتا ہے لیکن میں باس کا غلام ہوں اور باس کے
دیوتاؤں نے یہ حس بخشی ہوئی ہے کہ وہ سچ جھوٹ کو فوراً پہچان لیتا

ہے اور میں چونکہ باس کا غلام ہوں اس لئے مجھے دیوتاؤں نے یہ حس
بخش دی ہے تاکہ میں باس کی درست انداز میں غلامی کر سکوں اس
لئے میں فوراً پہچان گیا تھا کہ شامو سچ بول رہا ہے یا جھوٹ اور میں
تمہیں بتا دوں کہ وہ سچ بول رہا تھا۔ اس نے دراصل مجھ سے تعاون
بھی اس لئے کیا تھا کہ وہ مجھے قیمتی پتھر فروخت کر سکے۔ اس نے مجھے
مختلف رنگوں کے پتھر بھی دکھائے تھے۔ اس کے علاوہ اس کے جانے
کے بعد میں نے ویٹر سے معلوم کیا تو اس نے شامو کی بات کی
تصدیق کر دی تھی"...... جوزف نے پوری تفصیل سے بتاتے ہوئے
کہا۔

"گڈ۔ تم واقعی آنکھیں کھلی رکھتے ہو لیکن کیا وہ شامو ہمارا کام
کرنے پر تیار ہو جائے گا"...... جوانا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہاں غربت کافی ہے اس لئے دولت یقیناً اس کی بھی ضرورت
ہو گی"...... جوزف نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا اور پھر بیرونی دروازے کی
طرف بڑھ گیا۔ جوانا سمجھ گیا تھا کہ وہ شامو کو لینے گیا ہے اور پھر
جوزف کی واپسی تقریباً ایک گھنٹے بعد ہوئی تو اس کے ساتھ ایک
ادھیڑ عمر لیکن مضبوط جسم کا آدمی تھا جس نے ایک سیاہ رنگ کا تھیلا
اٹھایا ہوا تھا۔

"یہ شامو ہے اور شامو یہ میرا ساتھی ہے جوانا"...... جوزف نے
پہلے شامو کا جوانا سے اور پھر جوانا کا شامو سے تعارف کراتے ہوئے
کہا۔ ویسے جوانا کے ذہن میں شامو کا چہرہ موجود تھا۔ وہ شاید کئی بار

آتے جاتے اسے دیکھتا رہا تھا۔

"کوئی بات ہوئی"...... جوانا نے کہا۔

"ہاں۔ میری تفصیل سے بات ہو چکی ہے۔ شامو ہمارے لئے کام کرنے کے لئے تیار ہے۔ ایک لاکھ روپے کے عوض"۔ جوزف نے کہا۔

"میرا خیال ہے یہ خاصی بڑی رقم ہے۔ اس نے کیا کرنا ہے۔ ہمیں بس ادھر ادھر گھماتے رہنا ہے"...... جوانا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہ بات نہیں ہے جناب۔ میں نے یہ بڑی رقم اس لئے مانگی ہے کہ میں آپ کو اس علاقے میں لے جا کر کھڑا کر دوں گا جہاں یہ لیبارٹری موجود ہے۔ میرا کام اس پورے علاقے میں گھومنا پھرنا اور قیمتی پتھر تلاش کرنا ہے۔ اس پورے علاقے کے لوگ مجھے اچھی طرح پہچانتے ہیں اور میں نے اس لیبارٹری کو خود اپنی آنکھوں سے بنتے دیکھا ہے۔ مجھ سے زیادہ اس لیبارٹری کے بارے میں اور کوئی کچھ نہیں جانتا"...... شامو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا تم اس لیبارٹری کا راستہ بھی جانتے ہو"...... جوانا نے پوچھا۔

"نہیں جناب۔ میں نے کبھی اس معاملے میں دلچسپی نہیں لی کیونکہ یہ حکومت کا کام ہے اور مجھے اتنی عقل بہرحال ہے کہ حکومت کے معاملات میں مجھ جیسے غریب آدمی کا دلچسپی لینا میرے لئے عذاب

بھی بن سکتا ہے اور ویسے بھی میں پاکیشیائی ہوں اور اگر حکومت نے اس لیبارٹری کو خفیہ رکھا ہے تو پھر اسے خفیہ ہی رہنا چاہئے"۔ شامو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ان ساری باتوں کے باوجود تم ایک لاکھ روپے کے عوض اس خفیہ لیبارٹری کو ہمارے سامنے اوپن کرنے کے لئے تیار ہو گئے ہو"...... جوانا نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"جناب۔ مجھے معلوم ہے کہ آپ دونوں غیر ملکی ہونے کے باوجود مستقل طور پر پاکیشیا دارالحکومت میں رہتے ہیں۔ میں اپنے قیمتی پتھروں کی فروخت کے سلسلے میں دارالحکومت جاتا رہتا ہوں اور وہاں ہوٹلوں، کلبوں میں آنے جانے والے غیر ملکیوں سے مجھے ان کی بھاری قیمت مل جاتی ہے۔ میں نے آپ کو اکثر وہاں دیکھا ہے۔ اس کے علاوہ مسٹر جوزف اور آپ کو میں نے کئی بار رابرٹ روڈ کی شاندار حویلی نما عمارت رانا ہاؤس میں بھی آتے جاتے دیکھا ہوا ہے اس لئے جب میں نے جوزف صاحب سے بات کی تو میں نے ان سے وضاحت پہلے مانگ لی تھی۔ اس کے بعد حامی بھری تھی"۔ شامو نے کہا تو جوانا بے اختیار ہنس پڑا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ بظاہر سادہ لوح اور عام سا نظر آنے کے باوجود شامو بے حد ہوشیار اور تیز آدمی ہے۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے"...... جوانا نے کہا۔

"تمہارا انٹرویو ختم ہو گیا ہے تو آؤ چلیں"...... جوزف جو اس دوران خاموش بیٹھا رہا تھا، نے یکلخت اٹھتے ہوئے کہا تو جوانا اثبات

میں سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔

"ہم نے کہاں جانا ہے"...... جوانا نے جیپ کی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"کارشا۔ وہاں سے ہم پیدل آگے جائیں گے"۔ شامو نے بھی سائیڈ سیٹ پر بیٹھتے ہوئے کہا جبکہ جوزف جیپ کی عقبی سیٹ پر بیٹھ گیا۔

"اوکے۔ پھر بتاتے جاؤ کہ کدھر جانا ہے"...... جوانا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک جھٹکے سے جیپ آگے بڑھا دی۔ پھر چند لمحوں بعد ہی شامو نے بے اختیار چیخنا شروع کر دیا۔ اس کی حالت اس طرح خراب نظر آ رہی تھی جیسے اس کے پورے جسم میں درد کی تیز لہریں دوڑنے لگ گئی ہوں۔

"کیا ہوا ہے تمہیں"...... جوانا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مم۔ مم۔ میں اس قدر تیز رفتاری برداشت نہیں کر سکتا۔ یہ پہاڑی سڑک ہے۔ ہائی وے نہیں۔ ایک لمحے میں ہم جیپ سمیت ہزاروں فٹ گہرائی میں جا گریں گے"...... شامو نے خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

"سنو۔ اب اگر بزدلی کی بات میرے سامنے کی تو ایک لمحے میں گردن توڑ کر نیچے پھینک دوں گا"...... جوانا نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تم زندہ پہنچ جاؤ گے۔ بے فکر رہو"...... جوزف نے عقب سے اس کے کاندھے پر تھپکی دیتے ہوئے کہا تو جوانا نے جیپ کی رفتار

مزید بڑھا دی لیکن شامو کی حالت دیکھنے والی ہو گئی تھی۔ وہ آنکھیں بند کر کے سیٹ میں اس طرح سکڑ گیا تھا جیسے اپنے آپ کو یقین دلا رہا ہو کہ وہ محفوظ ہے۔

"یہ آدمی دراصل پیدل زیادہ چلتا ہے اس لئے اس کے خیال میں جیپ کی رفتار تیز ہے جبکہ میرا خیال ہے کہ جیپ دوڑنے کی بجائے رینگ رہی ہے"...... جوانا نے شامو کو دیکھتے ہوئے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"خود ہی ایڈجسٹ ہو جائے گا"...... جوزف نے مسکراتے ہوئے جواب دیا لیکن کارشا پہنچنے تک شامو نے نہ اپنی آنکھیں کھولی تھیں اور نہ ہی اس کی حالت درست ہوئی تھی لیکن کارشا قصبے کے آثار نمودار ہوتے ہی جب جوانا نے جیپ کی رفتار آہستہ کی تو شامو نے ڈرتے ڈرتے آنکھیں کھولیں اور پہلے اس نے اپنے آپ کو دیکھا جیسے یقین کر رہا ہو کہ وہ واقعی زندہ سلامت ہے۔ پھر ایک طویل سانس لے کر سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔

"توبہ۔ تم تو خودکشی کرنا چاہتے تھے لیکن مجھے بھی ساتھ ہی مروا دیتے"...... شامو نے سیدھے ہو کر بیٹھتے ہوئے کہا لیکن جوانا نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا اور جیپ کی رفتار پہلے سے بھی کم کر دی کیونکہ اب جیپ تقریباً قصبے میں داخل ہو چکی تھی۔

"کہاں روکنا ہے جیپ کو۔ بولو"...... جوانا نے شامو سے کہا۔

"عبادت گاہ کے قریب"...... شامو نے ایک طرف اشارہ کرتے

ہوئے کہا تو جوانا نے جیپ اس طرف موڑ دی اور پھر عبادت گاہ کے
قریب لے جا کر اس نے جیپ روک دی۔
"ہم نے کہاں جانا ہے"۔۔۔ جوانا نے پوچھا۔
"یہاں سے شمال کی طرف پہاڑیوں سے نیچے اترنا ہے"۔ شامو
نے جیپ سے نیچے اترتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اچھل
جیپ سے نیچے اتر آیا۔ اس کے چہرے پر ایسے اطمینان کے تاثرات
تھے جیسے وہ موت کے منہ سے نکل کر یہاں صحیح سلامت پہنچ گیا ہو۔
"جوزف۔ دوربینیں اٹھا لو"۔۔۔ جوانا نے کہا تو جوزف نے
اثبات میں سر ہلایا اور جیپ کے پچھلے حصے میں موجود سیاہ رنگ کا
تھیلا اٹھا کر اس کی زپ کھولی۔ اس میں سے دو دوربینیں نکال کر
اس نے ایک دوربین جوانا کی طرف بڑھا دی اور دوسری خود اپنے گلے
میں ڈال کر اس نے جیپ کا دروازہ بند کر دیا۔ پھر جوانا سے چابی لے
کر اس نے جیپ کو لاک کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ شامو کی رہنمائی
میں پہاڑی سے نیچے اتر رہے تھے۔ پہاڑی خاصی ڈھلوانی تھی اس لئے
وہ دونوں تو بڑے محتاط انداز میں اتر رہے تھے جبکہ اس بار شامو بڑی
برق رفتاری سے نیچے اتر رہا تھا۔
"آہستہ چلو شامو یہاں۔ یہ پہاڑی بے حد ڈھلوانی ہے اور اگر تم
گر گئے تو تمہاری ہڈیاں بھی نہیں ملیں گی"۔۔۔ جوانا نے کہا تو شامو
بے اختیار ہنس پڑا۔
"تم جیپ چلانے میں ماہر ہو۔ تم نے مجھے ڈرا دیا تھا لیکن

پہاڑیوں پر چڑھتے اور اترتے میری عمر گزر گئی ہے اس لئے میری جو
حالت جیپ میں تھی تم دونوں کی اس وقت وہی حالت ہے یہ
ڈھلوان اترتے ہوئے"۔۔۔ شامو نے ہنستے ہوئے کہا۔
"یہ ٹھیک کہہ رہا ہے جوانا"۔۔۔ جوزف نے کہا تو جوانا بے
اختیار ہنس پڑا۔ تھوڑی دیر بعد وہ نیچے وادی میں صحیح سلامت پہنچ گئے۔
"اب ہم نے اس پہاڑی پر چڑھنا ہے۔ اس کی دوسری طرف وہ
علاقہ ہے جس میں میرے خیال کے مطابق لیبارٹری ہو سکتی ہے"۔
شامو نے کہا تو جوانا اور جوزف دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر
وہ پہاڑی پر چڑھنے لگے اور تقریباً ڈیڑھ گھنٹے کی سخت ترین چڑھائی کے
بعد وہ پہاڑی کی چوٹی پر پہنچ گئے۔ دوسری طرف چھوٹی بڑی پہاڑیاں
موجود تھیں لیکن یہ سب پہاڑیاں سلیٹ کی مانند ہموار اور نوکدار
تھیں۔ ان پر سوائے کوہ پیمائی کے سامان اور انداز کے نہ چڑھا جا
سکتا تھا اور نہ ہی اترا جا سکتا تھا۔
"یہ تو انتہائی دشوار گزار علاقہ ہے۔ ادھر سے تو کوئی لیبارٹری
تک نہیں پہنچ سکتا"۔۔۔ جوانا نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔
"ہاں۔ لیکن ایسے ہی راستوں کو ناقابل عبور سمجھ کر خفیہ راستے
بنائے جاتے ہیں"۔۔۔ شامو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"یہاں اور لوگ ہیں"۔۔۔ اچانک جوزف کی آواز سنائی دی تو
جوانا اور شامو تیزی سے اس کی طرف مڑے۔ جوزف آنکھوں سے
دوربین لگائے ایک طرف دیکھ رہا تھا۔

"کون ہیں ۔ کیا کوئی گارڈ ہیں"...... جوانا نے اپنے گلے میں لٹکی ہوئی دور بین کو آنکھوں سے لگاتے ہوئے کہا۔

"اوہ ۔ یہ تو ایکریمین ہیں لیکن ان کے ساتھ تیسرا کوئی مقامی ہے"...... جوانا نے کہا۔

"سیاح ہوں گے ۔ وہ اکثر ادھر گھومتے پھرتے رہتے ہیں"۔ شامو نے کہا۔

"ہاں ۔ وہ تصویریں بنا رہے ہیں لیکن یہ ایسا علاقہ نہیں ہے جس کی یہ تصویریں بنائیں"...... جوزف نے کہا۔

"مجھے دور بین دکھاؤ ۔ میں مقامی کو دیکھوں تو مجھے سب معلوم ہو جائے گا"...... شامو نے کہا تو جوانا نے دور بین آنکھوں سے ہٹا کر شامو کی طرف بڑھا دی ۔ شامو نے دور بین آنکھوں سے لگا کر اس کی طرف دیکھنا شروع کر دیا اور چند لمحوں بعد اس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے دور بین آنکھوں سے ہٹائی اور واپس جوانا کی طرف بڑھا دی۔

"یہ سیاح ہی ہیں کیونکہ ان کے ساتھ قیصر ہے اور قیصر مقامی آدمی ہے اس لئے وہ ساتھ ہے"...... شامو نے کہا۔

"کون ہے یہ قیصر ۔ کیا یہ گائیڈ ہے"...... جوانا نے پوچھا۔

"نہیں ۔ یہ تو دارالحکومت میں کسی کلب میں ڈرائیور ہے ۔ البتہ وہ یہاں کارشا کا ہی رہنے والا ہے اس لئے ہو سکتا ہے کہ وہ ان سیاحوں کو ساتھ لے کر یہاں آیا ہو"...... شامو نے کہا۔

"وہ لوگ واپس آ رہے ہیں"...... جوزف نے دور بین سے مسلسل دیکھتے ہوئے اونچی آواز میں کہا تو جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ تینوں اوپر چڑھتے ہوئے قریب پہنچ گئے۔

"شامو تم اور یہاں"...... ایکریمین کے ساتھ آنے والے نے شامو کو دیکھ کر چونکتے ہوئے کہا۔

"ہاں ۔ تم کیسے آئے ہو"...... شامو نے آگے بڑھ کر اس سے ہاتھ ملاتے ہوئے کہا جبکہ جوزف اور جوانا نے بھی ان دونوں ایکریمینز کو ہیلو کہا ۔ آنے والوں میں سے ایک مرد اور ایک عورت تھی۔

"یہ سیاح ہیں ۔ میں انہیں یہاں گھمانے پھرانے آیا ہوں"۔ شامو نے جواب دیا۔

"میرا بھی یہی جواب ہے ۔ میں مسٹر فرنیک اور مس پامی کو یہ علاقہ دکھانے آیا ہوں"...... قیصر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"کیا یہ بھی اسی کلب میں رہتے ہیں جہاں تم کام کرتے ہو"۔ شامو نے پوچھا۔

"نہیں ۔ ویسے وہ کلب میں نے چھوڑ دیا ہے ۔ اوکے ۔ گڈ بائی"...... قیصر نے کہا اور آگے بڑھ گیا ۔ جوزف اور جوانا وہیں کھڑے رہے ۔ وہ اب سارے علاقے کو دور بینوں سے چیک کر رہے تھے کیونکہ انہوں نے دیکھ لیا تھا کہ فرنیک اور پامی دونوں کے ہاتھوں میں جدید کیمرے تھے اور گلے میں دور بینیں لٹکی ہوئی تھیں

اور وہ واقعی سیاح نظر آ رہے تھے۔

"آیئے سر۔ ہم آگے چلتے ہیں"...... شامو نے کہا اور پھر وہ پہاڑی سے نیچے اترنے لگے۔ تھوڑی دیر بعد وہ اس جگہ پہنچ گئے جہاں جیک فرنیک اور پامی، قیصر کے ساتھ موجود تھے اور پھر وہ دوربینوں سے اس سارے علاقے کا بغور جائزہ لینے لگے۔

"تم نے بتایا نہیں کہ لیبارٹری کہاں ہے۔ تم تو کہہ رہے تھے کہ لیبارٹری تمہارے سامنے بنی ہے"...... جوزف نے شامو سے کہا۔

"جی ہاں۔ وہ دیکھئے۔ سامنے جو پہاڑی ہے اس کے نیچے لیبارٹری ہے اور یہ بھی بتا دوں کہ یہ پوری پہاڑی مصنوعی ہے۔ میرا مطلب ہے کہ یہ قدرتی نہیں ہے بلکہ انسانی ہاتھوں سے بنی ہوئی ہے"۔ شامو نے کہا اور پھر اس نے خود ہی تفصیل بتانا شروع کر دی کہ کس طرح اس کے سامنے یہاں کام ہوتا رہا ہے۔

"تو تم کنفرم ہو کہ اس پہاڑی کے نیچے لیبارٹری ہے"...... جوانا نے کہا۔

"ہاں۔ سو فیصد کنفرم ہوں"...... شامو نے جواب دیا۔

"لیکن اس کا ادھر سے راستہ کہاں سے ہو سکتا ہے کیونکہ اس پہاڑی تک سوائے کوہ پیمائی کے انداز میں کسی صورت بھی نہیں پہنچا جا سکتا"...... جوزف نے کہا۔

"سر۔ راستے کا تو مجھے بھی علم نہیں ہے البتہ لیبارٹری یہیں ہے"...... شامو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ آؤ چلیں"...... جوزف نے کہا اور پھر وہ تینوں واپس آنے لگے۔

"ارے۔ یہ کاغذ۔ یہ"...... واپس مڑتے ہوئے اچانک شامو چونک پڑا اور پھر وہ تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے ایک رخنے میں پھنسے ہوئے ایک سفید رنگ کا کارڈ اٹھا لیا۔

"یہ کیا ہے"...... جوانا نے ہاتھ بڑھا کر اس سے وہ کارڈ جھپٹ لیا کارڈ دونوں اطراف سے سفید تھا۔

"کیا مطلب۔ یہ تو سفید ہے دونوں اطراف سے"...... جوانا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"لیکن یہ عام کاغذ نہیں ہے بلکہ باقاعدہ کارڈ ہے۔ اس کے کنارے کارڈ کی طرح کے ہیں"...... جوزف نے کہا اور کارڈ جوانا کے ہاتھ سے لے کر اس نے اسے اس طرح غور سے دیکھنا شروع کر دیا جیسے اس کے اندر جھانک رہا ہو۔

"اوہ۔ اوہ۔ اس میں یقیناً کوئی تحریر لکھی ہوئی ہے"...... جوزف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے زور زور سے پھونکیں مارنا شروع کر دیں۔ اس کے پھونکیں مارنے سے کارڈ کا رنگ تھوڑا سا بدل گیا اور محسوس ہونے لگا کہ اس پر تحریر موجود ہے لیکن یہ سب کچھ بے حد مدھم تھا۔

"اسے گرم کرنا ہوگا"...... جوانا نے کہا۔

"میرے پاس لائٹر ہے"...... شامو نے جیب سے لائٹر نکال کر

جوانا کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"میرے سانس کی وجہ سے اس کا معمولی سا رنگ بدلا تھا ورنہ میں اسے واپس پھینکنے ہی والا تھا"...... جوزف نے کہا جبکہ جوانا نے لائٹر جلا کر کارڈ کو نیچے سے سینک دیا تو کاغذ کا رنگ تیزی سے بدلنے لگا اور پھر اس پر تحریر ابھر آئی۔

"بلیک راڈ۔ سپیشل اے اے"...... جوانا نے کارڈ پر موجود تحریر کو پڑھتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ ایکریمی جوڑا غیر ملکی ایجنٹ تھے۔ وہ لیبارٹری کو تلاش کرتے پھر رہے تھے۔ ویری بیڈ۔ وہ مجرم تھے۔ وہ قیصر کے ساتھ یہاں آنے والے"...... جوانا نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا تو شامو اور جوزف دونوں بے اختیار اچھل پڑے۔

"اوہ۔ اوہ۔ انہیں پکڑنا ہے۔ آؤ"...... جوزف نے کہا اور تیزی سے واپس دوڑ پڑا۔ جوانا اور شامو بھی اس کے پیچھے تھے لیکن جب وہ کارشا پہنچے تو وہاں انہوں نے ہر طرف چیکنگ کر لی لیکن نہ ہی ایکریمین ایجنٹ ملے اور نہ ہی ان کا مقامی گائیڈ قیصر کہیں نظر آ رہا تھا وہ عبادت گاہ میں بھی گئے اور ان غاروں کی طرف بھی لیکن سوائے مایوسی کے اور کچھ ہاتھ نہ آیا۔

"وہ یقیناً واپس دارالحکومت گئے ہوں گے۔ ہم انہیں پکڑ سکتے ہیں"...... جوانا نے کہا۔

"میں معلوم کر سکتا ہوں کہ وہ جیپ پر واپس گئے ہیں یا کار پر"۔

شامو نے کہا۔

"اس میں مزید وقت ضائع ہو سکتا ہے۔ چلو بیٹھو جیپ میں"۔ جوانا نے کہا اور پھر وہ تینوں جیپ میں بیٹھ گئے لیکن اس بار شامو اصرار کر کے عقبی سیٹ پر بیٹھا تھا جبکہ جوزف سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گیا تھا اور چند لمحوں بعد جوانا نے جیپ کو اس ٹوٹی پھوٹی اور تنگ سی سڑک پر اس طرح دوڑانا شروع کر دیا جیسے وہ جیپ کا ڈرائیور ہونے کی بجائے جیٹ جہاز کا پائلٹ ہو۔ شامو پہلے تو آنکھیں بند کئے بیٹھا رہا لیکن پھر وہ سیٹ پر اس طرح دوہرا ہو کر لیٹ گیا جیسے متوقع حادثے سے بچنے کے لئے پیشگی احتیاط کر رہا ہو۔ جوزف کی نظریں آنے اور جانے والی ٹریفک پر جمی ہوئی تھیں لیکن وہ روہٹ پہنچ گئے مگر انہیں نہ ہی کوئی ایسی کار ملی اور نہ ہی کوئی جیپ جس میں وہ غیر ملکی جوڑا موجود ہو۔

"اب بہاڑ پور چلیں"...... جوانا نے کہا۔

"لیکن ہمیں یہاں چیکنگ کر لینا چاہئے۔ ایسا نہ ہو کہ ہم آگے نکل جائیں اور وہ لوگ ہمارے پیچھے چلتے رہیں"...... جوزف نے کہا۔

"لیکن اس میں دیر بھی ہو سکتی ہے"...... جوانا نے کہا۔

"اوہ۔ ایک منٹ۔ ہمیں پہلے اس کا خیال رکھنا چاہئے تھا۔ ٹائیگر بہاڑ پور اڈے پر موجود ہے۔ وہ چیکنگ کر سکتا ہے"۔ جوزف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر نکال کر اس پر فریکونسی ایڈجسٹ کی اور پھر اس کا بٹن آن کر

دیا۔

"ہیلو ۔ہیلو ۔جوزف کالنگ ۔اوور"...... جوزف نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس ۔ ٹائیگر اٹنڈنگ یو ۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ٹائیگر کی آواز ٹرانسمیٹر سے سنائی دی۔

"ٹائیگر ۔ میں اور جوانا ایک مقامی آدمی کے ساتھ لیبارٹری کا محل وقوع چیک کرنے کے لئے جیپ پر روہٹ سے کارشا پہنچے ۔وہاں ہم نے ایک ایکریمین جوڑے کو ایک مقامی آدمی کے ساتھ کارشا میں گھومتے پھرتے دیکھا ہے ۔ ان کے پاس کیمرے اور دوربینیں تھیں اور وہ اس علاقے کی تصویریں بنا رہے تھے ۔ ہماری ان سے ملاقات ہوئی اور پھر وہ چلے گئے ۔اس کے بعد ہمیں وہاں سے ایک کارڈ ملا ہے جس پر بلیک راڈ کے الفاظ لکھے ہوئے تھے ۔اس کا مطلب ہے کہ وہ ایکریمین جوڑا غیر ملکی ایجنٹ تھے ۔ہم ان کے پیچھے بھاگے لیکن وہ کارشا میں نہ ملے تو ہم ان کے پیچھے روہٹ آگئے لیکن یہاں بھی وہ نہیں ملے ۔ ہو سکتا ہے ابھی وہ پہاڑ پور نہ پہنچے ہوں ۔ تم انہیں وہاں چیک کرو ۔ ہم بھی آرہے ہیں ۔ میں تمہیں ان کے حلیئے اور قدوقامت کی تفصیل بتا دیتا ہوں ۔ اوور"...... جوزف نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور پھر اوور کہنے سے پہلے اس نے دونوں ایکریمینز کے حلیئے اور قدوقامت کے بارے میں بتا دیا۔

"کسی گاڑی کا پتہ چلا ۔ جیپ یا کار ۔ کس پر ہیں وہ ۔ اوور ۔

ٹائیگر نے پوچھا۔

"نہیں ۔اس بارے میں کچھ معلوم نہیں ۔ویسے زیادہ توقع جیپ کی ہی ہو سکتی ہے ۔اوور"...... جوزف نے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔ میں چیک کرتا ہوں ۔اوور اینڈ آل"...... ٹائیگر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو جوزف نے بھی ٹرانسمیٹر آف کر کے واپس جیب میں ڈال لیا اور اس کے ساتھ ہی جوانا نے جیپ کو ایک جھٹکے سے آگے بڑھا دیا۔

"مجھے تو یہاں چھوڑ دیں ۔ میں تو یہاں رہتا ہوں"...... عقبی سیٹ سے شامو نے لرزتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"نہیں ۔ تم ہمارے ساتھ چلو گے ۔ ہم یہیں واپس آ جائیں گے"...... جوانا نے کہا تو شامو نے مزید کچھ نہ کہا اور پھر جیپ جب پہاڑ پور پہنچی تو انہیں ٹائیگر نظر آگیا جو موڑ پر ہی ایک جیپ کے ساتھ کھڑا تھا ۔جوانا نے قریب پہنچ کر جیپ روکی اور پھر نیچے اتر آیا۔

"کیا ہوا ٹائیگر ۔وہ لوگ نظر آئے"...... جوانا نے پوچھا۔

"نہیں ۔جوزف کی کال کے بعد تمہارے آنے تک بیس کے قریب جیپیں اور آٹھ کاریں یہاں سے دارالحکومت گئی ہیں لیکن ان میں کوئی ایکریمین موجود نہ تھا"...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ وہ پہلے ہی نکل گئے ہیں ۔ اصل میں ہم انہیں کارشا میں تلاش کرتے رہے جس کی وجہ سے انہیں نکل جانے

کا موقع مل گیا"...... جوانا نے کہا۔ اسی لمحے جوزف بھی جیپ سے اتر کر آ گیا تھا۔

"وہ کارڈ کہاں ہے"...... ٹائیگر نے جوزف سے پوچھا تو جوزف نے جیب سے کارڈ نکال کر ٹائیگر کو دے دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اسے گرم کر کے تحریر پڑھنے کے بارے میں بتا دیا۔ ٹائیگر نے بھی لائٹر کی مدد سے اسے گرم کر کے چیک کیا۔

"ہاں۔ یہ لوگ واقعی وہی ہیں جنہیں ہم ٹریس کر رہے ہیں۔ مجھے اب باس عمران سے بات کرنا ہو گی"...... ٹائیگر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ہم واپس روہٹ چلے جاتے ہیں۔ باس سے جو ہدایات ہمیں ملیں گی ہم اس پر عمل کریں گے"...... جوزف نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ تم روہٹ کی بجائے کارشا چلے جاؤ کیونکہ یہ لوگ اگر دوبارہ آئیں گے تو لامحالہ ادھر ہی پہنچیں گے۔ میں بھی باس کو یہ کارڈ دے کر اور اپنے اور تمہارے لئے تازہ ترین ہدایات لے کر واپس ادھر آ جاؤں گا"...... ٹائیگر نے کہا۔

"باس کو ان لوگوں کے حلیئے بتا دینا تاکہ باس چیف کو کہہ کر سیکرٹ سروس کے ذریعے انہیں تلاش کرائے"...... جوزف نے کہا۔

"ٹھیک ہے"...... ٹائیگر نے کہا تو جوزف اور جوانا واپس اپنی جیپ کی طرف بڑھ گئے اور تھوڑی دیر بعد ان کی جیپ واپس روہٹ کی طرف بڑھنے لگی۔

"ٹائیگر ٹھیک کہتا ہے۔ ہمیں روہٹ کی بجائے کارشا میں رہنا چاہئے"...... جوزف نے کہا تو جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"مجھے روہٹ میں اترا دینا کیونکہ میرا جو کام تھا وہ میں نے کر دیا ہے"...... عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے شامو نے کہا۔

"شامو۔ تم نے کہا تھا کہ وہ قیصر دارالحکومت کے کسی کلب میں کام کرتا ہے۔ کس کلب میں کام کرتا ہے وہ"...... اچانک جوزف نے گردن موڑ کر عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے شامو سے پوچھا۔

"پہلے تو وہ دارالحکومت کے بلیک برڈ کلب میں بطور ڈرائیور کام کرتا تھا لیکن تمہارے سامنے میں نے اس سے پوچھا تھا تو اس نے کہا تھا کہ وہ اب وہاں کام نہیں کر رہا۔ ڈرائیور ہے۔ کسی بھی جگہ کام کر سکتا ہے"...... شامو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہیں اس کی رہائش گاہ کا علم ہے"...... جوزف نے پوچھا۔

"نہیں۔ میری صرف اس سے سلام دعا ہے"...... شامو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ اس قیصر کو آسانی سے تلاش کیا جا سکتا ہے"۔ جوانا نے کہا۔

"کیسے"...... جوزف نے چونک کر پوچھا۔

"بلیک برڈ کلب سے یا وہاں کام کرنے والے ڈرائیوروں سے"۔ جوانا نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن میرا خیال ہے کہ باس اسے تلاش کرا لے گا۔ ہمیں

کارشا نہیں چھوڑنا چاہئے کیونکہ کسی بھی وقت وہ وہاں دوبارہ آ سکتے ہیں"...... جوانا نے کہا۔

"لیکن ہم نے ٹائیگر کو یہ تو بتایا ہی نہیں کہ قیصر بلیک برڈ کلب میں کام کرتا ہے"...... جوزف نے کہا۔

"اوہ ہاں ۔ ٹھیک ہے ۔ میں باس کو رپورٹ دے دیتا ہوں روہٹ پہنچ کر"...... جوزف نے کہا تو جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر روہٹ پہنچ کر انہوں نے کل صبح کارشا جانے کا فیصلہ کر لیا تھا اور پھر کمرے میں پہنچ کر جوزف نے ٹرانسمیٹر پر عمران کی مخصوص فریکونسی ایڈجسٹ کی اور پھر بٹن دبا کر اس نے ٹرانسمیٹر آن کر دیا اور بار بار کال دینے لگا۔

"علی عمران اٹنڈنگ یو ۔ اوور"...... تھوڑی دیر بعد عمران کی آواز سنائی دی۔

"جوزف بول رہا ہوں باس ۔ اوور"...... جوزف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے شامو سے ہونے والی بات چیت کے ساتھ ساتھ کارشا جا کر ان پہاڑیوں میں پہنچنے، ایکریمین جوڑے سے ملنے اور پھر پہاڑ پور پہنچ کر ٹائیگر سے ملنے اور اسے کارڈ دینے تک کی تفصیل بتا دی۔

"ٹائیگر ابھی تک تو نہیں پہنچا ۔ بہرحال تم اب روہٹ کی بجائے کارشا شفٹ ہو جاؤ کیونکہ یہ لوگ یقیناً صرف جائزہ لینے آئے ہوں گے اور اب وہ اپنا مشن مکمل کرنے کے لئے وہاں پہنچ سکتے ہیں ۔ باقی ان

ایکریمینز کو یہاں ٹریس کرنے کی کوشش کی جائے گی ۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"باس ۔ ہم نے ایک مقامی آدمی شامو کی خدمات حاصل کیں ۔ اس ایکریمین جوڑے کے ساتھ بھی ایک مقامی آدمی تھا ۔ اس کا نام قیصر ہے ۔ شامو نے بتایا ہے کہ قیصر دارالحکومت میں موجود بلیک برڈ کلب میں ڈرائیور تھا ۔ وہ اگر ٹریس ہو جائے تو اس جوڑے کے بارے میں اس سے معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں ۔ اوور"...... جوزف نے کہا۔

"اس کا حلیہ اور قدوقامت کی کیا تفصیل ہے ۔ اوور"...... عمران نے پوچھا تو جوزف نے تفصیل بتا دی۔

"اوکے ۔ اب ہم اسے خود ہی ٹریس کر لیں گے ۔ اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے عمران نے کہا تو جوزف نے ٹرانسمیٹر آف کر کے جیب میں ڈال لیا۔

بلیک برڈ کلب کے آفس میں رونالڈ بیٹھا فون پر کسی سے بات
کر رہا تھا کہ کمرے کا دروازہ کھلا اور قیصر اندر داخل ہوا تو رونالڈ نے
سرہلاتے ہوئے میز کی دوسری طرف کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کیا اور قیصر
سلام کر کے مؤدبانہ انداز میں بیٹھ گیا۔ رونالڈ نے رسیور کریڈل پر
رکھا اور پھر قیصر کی طرف متوجہ ہو گیا۔

"کیوں آئے ہو۔ کوئی خاص بات"...... رونالڈ نے قدرے
لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ میں آپ کو ایک اہم رپورٹ دینے آیا ہوں"۔ قیصر
نے کہا۔

"کیسی رپورٹ۔ کھل کر بات کرو"...... رونالڈ نے کہا۔

"باس۔ آپ کے حکم پر میں مسٹر فرنیک اور مس پامی کے ساتھ
کارشا گیا تھا اور میں نے انہیں وہ سارا علاقہ دکھایا جہاں یہ لیبارٹری

ہو سکتی ہے۔ انہوں نے اس علاقے کی تصویریں بھی بنائیں اور پھر
ہم واپس آ گئے۔ لیکن...... قیصر نے کہا۔

"لیکن کیا"...... رونالڈ نے چونک کر کہا۔

"باس۔ ہم اس علاقے سے واپس آ رہے تھے کہ وہاں دو حبشی
ایک مقامی آدمی کے ساتھ جاتے ہوئے ملے۔ دونوں دیوہیکل آدمی
تھے۔ ان میں سے ایک افریقی حبشی اور دوسرا ایکریمین سیاہ فام تھا۔
ان کے ساتھ قیمتی پتھروں کو ٹریس کر کے سیاحوں کے ہاتھ بیچنے والا
روہٹ کا رہائشی آدمی شامو تھا۔ شامو مجھے پہچانتا تھا۔ اس نے رک
کر ہم سے بات چیت کی اور اسے یہ بھی معلوم تھا کہ میں بلیک برڈ
کلب میں کام کرتا ہوں"...... رونالڈ نے کہا۔

"تو پھر کیا ہو گیا۔ کیا تم سیاحوں کے ساتھ نہیں جا سکتے۔ اس
میں پریشان ہونے کی کیا بات ہے"...... رونالڈ نے منہ بناتے
ہوئے کہ۔

"باس۔ ان میں سے جو ایکریمین حبشی ہے اسے میں جانتا ہوں
بلکہ شاید اب بہت سے لوگ جانتے ہوں۔ اس کا نام جوانا ہے اور وہ
ٹائیگر کا ساتھی ہے"...... قیصر نے جواب دیا۔

"جوانا اور ٹائیگر۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ وہ تو انتہائی خطرناک لوگ
ہیں اور ٹائیگر تو اس خطرناک ایجنٹ علی عمران کا شاگرد ہے۔ ویری
بیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ مسٹر فرنیک کسی بھی وقت خطرے کی زد
میں آ سکتے ہیں"...... رونالڈ نے کہا۔

"ان کو کوئی خطرہ تو نہیں جناب ۔ اصل خطرہ تو مجھے ہے"۔ قیصر نے کہا تو رونالڈ بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا مطلب ۔ تم کہنا کیا چاہتے ہو"...... رونالڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"باس ۔ وہ شامو مجھے جانتا ہے اور اسے یہ بھی معلوم ہے کہ میں یہاں کام کرتا ہوں ۔ اگر انہیں فرنیک وغیرہ پر شک پڑ گیا تو ظاہر ہے وہ انہیں نہیں ملیں گے لیکن وہ مجھے گردن سے پکڑ سکتے ہیں اور پھر میرے ذریعے وہ آپ تک پہنچ جائیں گے اور آپ کے ذریعے فرنیک تک"...... قیصر نے کہا۔

"اوہ ۔ لیکن شک کیوں ہو گا"...... رونالڈ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"انہیں شک پڑ گیا تھا اس لئے کہ جب ہم واپس کارشا پہنچے تو میں انہیں ایک اور سائٹ پر لے گیا جہاں سے وہ لیبارٹری میں داخل ہونے کے لئے راستہ تیار کر سکتے ہیں ۔ یہ ایک قدرتی کریک ہے ۔ اس کے ذریعے لیبارٹری کے نزدیک پہنچا جا سکتا ہے ۔ وہاں سے جب ہم واپس کارشا پہنچے تو ہم چائے پینے کے لئے ایک ہوٹل میں گئے تو ہوٹل کا ویٹر جو میرا بچپن کا دوست ہے وہ مجھے ایک طرف لے گیا اور اس نے مجھے بتایا کہ شامو کے ساتھ دو دیو ہیکل حبشی ہمارے بارے میں پوچھتے پھر رہے تھے ۔ انہوں نے کارشا میں ہر جگہ ہمیں تلاش کیا شامو نے اس ویٹر سے بھی پوچھ گچھ کی اور پھر وہ جیپ میں سوار ہو کر

روہٹ چلے گئے ۔ میں نے جب یہ بات فرنیک صاحب کو بتائی تو وہ فوراً جیپ لے کر وہاں سے چل پڑے اور پھر انہوں نے کارشا سے نکل کر ایک جگہ جیپ روک کر سیٹ کے نیچے موجود ایک صندوق نما خانے سے میک اپ باکس نکالا اور انہوں نے اپنا اور مس پامی کا مقامی میک اپ کر دیا ۔ اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے میری شکل بھی بدل دی ۔ وہ دونوں واقعی مقامی لوگ نظر آنے لگے تھے ۔ پھر ہمیں راستے میں جوانا اور اس کے ساتھیوں کی جیپ واپس روہٹ جاتی ہوئی ملی ۔ وہ افریقی حبشی ہر جیپ کو بڑے غور سے دیکھ رہا تھا لیکن ہمیں مقامی سمجھ کر اس نے نظر انداز کر دیا اور ہم دارالحکومت پہنچ گئے تو فرنیک صاحب نے مجھے اتار دیا اور کہہ دیا کہ میں اب اسی میک اپ میں رہوں لیکن میرے لئے ایسا ناممکن تھا کیونکہ اس میک اپ میں کوئی مجھے پہچان نہ سکتا تھا ۔ چنانچہ میں نے پانی کی مدد سے اس میک کو واش کر دیا ۔ اب میں آپ کے پاس آیا ہوں کہ آپ کو تفصیل بتا دوں ۔ آپ مہربانی کریں اور مجھے فوری طور پر ایکریمیا بھجوا دیں تاکہ وہ لوگ مجھ تک پہنچ ہی نہ سکیں"...... قیصر نے کہا۔

"لیکن وہاں جانے کے لئے ویزے کی ضرورت ہوتی ہے اور ٹکٹ کنفرم کرانا پڑتا ہے ۔ اس میں تو کئی روز لگ جائیں گے"۔ رونالڈ نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے باس ۔ لیکن آپ چاہیں تو چند گھنٹوں میں یہ کام

ہو سکتا ہے"...... قیصر نے امید بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں ۔ ہو تو سکتا ہے لیکن"...... رونالڈ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"باس ۔ معاملات کو سمجھیں ۔ میرا فوری ایکریمیا جانا آپ کے بھی حق میں ہے اور فرنیک صاحب کے بھی ورنہ معاملات بگڑ بھی سکتے ہیں"...... قیصر نے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔ تم درست کہہ رہے ہو ۔ تم ایسا کرو کہ روم نمبر ون میں چلے جاؤ ۔ وہاں فریڈرک موجود ہے ۔ اسے میرے پاس بھیج دو ۔ تم وہیں رہنا ۔ فریڈرک یہ کام فوری کرا لے گا اور پھر تمہیں ساتھ لے جا کر فلائٹ پر سوار کرا آئے گا"...... رونالڈ نے کہا۔

"لیکن باس ۔ وہاں مجھے رقم کی بھی ضرورت ہو گی ۔ آپ مجھے رقم بھی دیں تاکہ میں وہاں کافی عرصہ رہ سکوں"...... قیصر نے کہا۔

"ہاں ۔ تمہیں ایک لاکھ ڈالر بھی دیئے جائیں گے اور یہ رقم بھی فریڈرک ہی دے گا ۔ تم بے فکر رہو ۔ تم نے ہمارے لئے کام کیا ہے تو ہم بھی تمہارا ساتھ دیں گے"...... رونالڈ نے کہا تو قیصر کے چہرے پر مسرت کی لہریں سی دوڑ گئیں اور وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"بہت شکریہ باس ۔ میں ہمیشہ آپ کا تابعدار رہوں گا۔ قیصر نے باقاعدہ سیلوٹ کرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے تم جاؤ اور بے فکر رہو ۔ جیسے تم نے کہا ویسے ہی ہو گا"...... رونالڈ نے کہا تو قیصر مڑا اور کمرے سے باہر چلا گیا ۔ پھر جیسے

ہی دروازہ بند ہوا رونالڈ نے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے یکے بعد دیگرے تین بٹن پریس کر دیئے ۔

"فریڈرک بول رہا ہوں باس"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"قیصر تمہارے پاس آ رہا ہے ۔ اسے فوری طور پر ہلاک کر کے اس کی لاش برقی بھٹی میں ڈال کر ختم کر دو ۔ فوراً"...... رونالڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس ۔ حکم کی تعمیل ہو گی"...... فریڈرک نے کہا۔

"اور سنو ۔ تم سے کوئی قیصر کے بارے میں پوچھے تو تم نے اس بارے میں کسی کو کچھ نہیں بتانا"...... رونالڈ نے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو رونالڈ نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر یکے بعد دیگرے کئی بٹن پریس کر دیئے ۔

"یس باس ۔ جیکب بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"ابھی قیصر میرے پاس آیا تھا ۔ میں نے اسے فریڈرک کے پاس بھیج کر آف کرا دیا ہے اس لئے اب سب کو بتا دو کہ قیصر یہاں کئی روز سے نہیں آیا ۔ سمجھ گئے ہو"...... رونالڈ نے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو رونالڈ نے انٹرکام کا رسیور رکھ دیا اور پھر فون کا رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس

کر دیئے۔

"یس"...... دوسری طرف سے فرنیک کی آواز سنائی دی۔

"رونالڈ بول رہا ہوں"...... رونالڈ نے کہا۔

"اوہ آپ۔ کوئی خاص بات"...... فرنیک نے کہا۔

"قیصر نے مجھے تفصیل بتائی ہے۔ کیا آپ مقامی میک اپ میں ہیں یا"...... رونالڈ نے پوچھا۔

"مقامی میک اپ تو وہاں سے بچ کر واپس آنے کے لئے کیا تھا لیکن اب ہم مختلف ایکریمی میک اپ میں ہیں۔ لیکن ہمارے نام وہی ہیں"...... فرنیک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"قیصر کو میں نے ہمیشہ کے لئے آف کرا دیا ہے کیونکہ وہ نظروں میں آ گیا تھا اور کسی بھی وقت وہ ہم سب کے لئے خطرناک ثابت ہو سکتا تھا"...... رونالڈ نے کہا۔

"اوہ۔ اچھا کیا۔ میں بھی فون کر کے تمہیں یہی کہنے والا تھا۔ وہ ضرورت سے زیادہ ہی چالاک آدمی تھا۔ وہ راستے میں ہمیں ڈراتا رہا ہے۔ اس کا خیال تھا کہ ہم اسے فوری طور پر ایک لاکھ ڈالر دے دیں تو وہ فوری طور پر ایکریمیا روانہ ہو جائے گا لیکن میں نے اسے تم سے ملنے کی ہدایت کی۔ چونکہ ہم نے میک اپ تبدیل کر لیا ہے اور ہماری رہائش سے وہ واقف ہی نہ تھا اس لئے ہم خاموش ہو گئے۔ بہرحال تم نے یہ کانٹا نکال کر اچھا کیا ہے"...... فرنیک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ قیصر جو کچھ جانتا تھا اس سے وہ آپ نے معلوم کر لیا ہو گا"...... رونالڈ نے کہا۔

"ہاں۔ ہمیں اب قیصر کی مزید ضرورت نہیں۔ اب ہمارے لئے اپنا مشن مکمل کرنا مشکل نہیں رہا"...... فرنیک نے کہا۔

"لیکن وہ حبشی تو وہاں موجود ہوں گے اور ان میں سے ایک حبشی کا تعلق خطرناک ایجنٹ علی عمران سے ہے۔ ایسا نہ ہو کہ وہ لوگ وہاں آپ کے خلاف پکٹنگ کئے ہوئے ہوں"...... رونالڈ نے کہا۔

"مجھے قیصر نے سب کچھ بتا دیا تھا۔ تم بے فکر رہو۔ ہم نے جس انداز میں مشن مکمل کرنا ہے اس میں کوئی کچھ بھی کر لے معمولی سی رکاوٹ بھی نہیں ڈال سکتا"...... فرنیک نے کہا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ میرے لائق کوئی خدمت ہو تو بتائیں"۔ رونالڈ نے کہا۔

"مشن مکمل کرنے کے بعد بات ہو گی۔ ابھی نہیں"۔ فرنیک نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو رونالڈ نے رسیور رکھ دیا۔ اب اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔

جیمز کے حکم کے مطابق مارشل، روبن اور انتھونی علیحدہ علیحدہ ہوٹلوں میں رہ رہے تھے۔ البتہ یہ تینوں ہوٹل ایک ہی سڑک پر واقع تھے اور اس سڑک پر تھوڑا سا آگے جا کر ایک پارک تھا جسے ہیون گارڈن کہا جاتا تھا۔ یہاں ہر وقت لوگوں کا رش رہتا تھا جن میں ملکی بھی ہوتے تھے اور غیر ملکی بھی۔ ان تینوں کی ملاقات وہیں ہوتی تھی ورنہ وہ علیحدہ علیحدہ رہتے تھے تاکہ کسی کو ان پر شک نہ پڑ سکے۔ ملاقات کے لئے شام کا وقت مقرر تھا۔ جب ہیون گارڈن میں لوگوں کا خاصا رش ہوتا تھا اور مارشل ان کا انچارج تھا اور اس وقت مارشل ہوٹل میں اپنے کمرے میں بیٹھا ٹی وی دیکھ رہا تھا۔ اس نے باس جیمز کو اپنے ہوٹل کے بارے میں بتانے کے ساتھ ساتھ کمرہ نمبر بھی بتا دیا تھا تاکہ باس جب چاہے اس سے رابطہ کر سکے لیکن جب سے وہ یہاں آیا تھا باس نے ایک بار بھی اس سے رابطہ نہیں کیا تھا

اس لئے اسے معلوم ہی نہ تھا کہ باس جیمز مشن کے بارے میں کیا کر رہا ہے لیکن وہ اپنی جگہ پوری طرح مطمئن تھا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ باس مشن کے سلسلے میں مصروف ہوگا۔ جب اسے ان تینوں کی ضرورت ہوگی وہ خود ہی اسے کال کر لے گا۔ وہ بیٹھا ٹی وی دیکھ رہا تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے چونک کر ریموٹ کنٹرول سے ٹی وی کی آواز آہستہ کی اور پھر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... اس نے رسیور اٹھا کر کہا۔

"مسٹر فرنیک آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں"...... دوسری طرف سے ہوٹل کی فون آپریٹر کی آواز سنائی دی۔

"کراؤ بات"...... مارشل نے کہا۔

"ہیلو"...... چند لمحوں بعد جیمز کی آواز سنائی دی تو مارشل نے فون پیس کے نیچے موجود بٹن پریس کر دیا۔ اب رابطہ ڈائریکٹ ہو گیا تھا۔

"یس باس۔ مارشل بول رہا ہوں"...... مارشل نے کہا۔

"لائن کی کیا پوزیشن ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"لائن محفوظ ہے باس۔ آپ کھل کر بات کر سکتے ہیں"۔ مارشل نے جواب دیا۔

"اوکے۔ اب سنو۔ میں نے بلیک برڈ کلب کے مالک اور جنرل منیجر رونالڈ سے مدد لی تھی لیکن اس کا آدمی یہاں کی سیکرٹ سروس کی نظر میں آگیا ہے۔ گو رونالڈ نے مجھے بتایا ہے کہ اس نے اپنے آدمی کو

ہلاک کرا دیا ہے لیکن بہرحال سیکرٹ سروس اتنی احمق نہیں ہے کہ صرف اس آدمی کا پوچھ کر چلی جائے۔ انہیں معلوم ہے کہ وہ آدمی رونالڈ کا ہے اس لئے لامحالہ انہوں نے رونالڈ سے یہ بات معلوم کر لینی ہے اس لئے میں نے اور ماریا نے اس کی دی ہوئی رہائش گاہ اس کی کال کے بعد فوری طور پر چھوڑ دی ہے لیکن اس کے باوجود میں کوئی خطرہ مول نہیں لے سکتا۔ میں اس رونالڈ کو فوری طور پر آف کرا دینا چاہتا ہوں اور یہ کام تم نے کرنا ہے کیونکہ کوئی تم سے واقف نہیں ہے۔ تم بلیک برڈ کلب جاؤ اور اسے اس انداز میں فنش کر دو کہ کسی کو تمہارے بارے میں معلوم نہ ہو سکے۔ اس سے ملاقات کے لئے تم بلیک راڈ کا حوالہ اسے دے سکتے ہو"...... دوسری طرف سے باس جیمز نے کہا۔

" باس۔ کیا اس وقت وہ کلب میں ہوگا"...... مارشل نے پوچھا۔

" مجھے نہیں معلوم۔ اگر نہ ہوا تو معلوم کر لینا کہ وہ کہاں ہے۔ بہرحال اسے جلد از جلد فنش ہونا چاہئے ورنہ سیکرٹ سروس اس کے ذریعے ہم تک پہنچ سکتی ہے"...... جیمز نے کہا۔

" یس باس۔ میں سمجھ گیا ہوں۔ آپ بے فکر رہیں۔ یہ کام جلد از جلد ہو جائے گا"...... مارشل نے کہا۔

" جیسے ہی ٹاسک مکمل ہو مجھے فون کر دینا۔ فون نمبر نوٹ کر لو"۔ جیمز نے کہا۔

" یس باس"...... مارشل نے کہا اور اس کے ساتھ ہی جیمز نے

نمبر بتانے شروع کر دیئے۔

" یس باس۔ میں ابھی یہ نمبر نوٹ کر لیتا ہوں"...... مارشل نے کہا تو دوسری طرف سے رسیور رکھ دیا گیا تو مارشل نے جیب سے ایک کارڈ نما کاغذ نکال کر اس پر نمبر لکھ کر اسے واپس جیب میں ڈال دیا۔ اب وہ سوچ رہا تھا کہ وہ اکیلا وہاں جائے یا باقی دونوں ساتھیوں کو بھی بلا لے لیکن پھر کچھ دیر تک سوچنے کے بعد اس نے یہ مشن اکیلے ہی مکمل کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ اس نے سوچا تھا کہ یہ ایک معمولی سا مشن ہے اور جس قدر کم لوگ سامنے آئیں اتنا ہی اچھا رہے گا۔ چنانچہ اس نے ریموٹ کنٹرول کے ذریعے ٹی وی آف کیا اور پھر اٹھ کر لباس تبدیل کیا اور پھر الماری میں رکھے ہوئے بیگ کے خفیہ خانے سے اس نے مشین پسٹل اور اس کا میگزین نکال کر میگزین مشین پسٹل میں ایڈجسٹ کر کے مشین پسٹل اس نے جیب میں ڈالا اور پھر الماری بند کر کے وہ بیرونی دروازے کی طرف بڑھنے ہی لگا تھا کہ اچانک ایک خیال کے تحت وہ رک گیا۔ اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور ایک بٹن پریس کر دیا۔

" روم فون سروس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

" بلیک برڈ کلب کے جنرل مینجر رونالڈ سے بات کرائیں"۔ مارشل نے کہا۔

" ہولڈ کریں سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر لائن پر

خاموشی طاری ہو گئی۔

"یس ۔ بلیک برڈ کلب"...... چند لمحوں بعد ایک اور نسوانی آ
سنائی دی۔

"میں مارشل بول رہا ہوں سکائی ہوٹل سے ۔ جنرل مینجر رو
سے بات کرائیں"...... مارشل نے کہا۔

"وہ اس وقت آفس میں نہیں ہیں ۔آپ دو گھنٹے بعد دوبارہ
کر لیں ۔ اس وقت وہ آفس میں ہوں گے"...... دوسری طرف سے
مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"اس وقت وہ کہاں ہوں گے ۔ میں ان سے ضروری ملاقات چ
ہوں اور یہ ان کے فائدے میں ہے ورنہ انہیں ناقابل تلافی نقص
بھی ہو سکتا ہے"...... مارشل نے کہا۔

"اس دوران وہ ریسٹ کرتے ہیں اس لئے کسی سے نہیں
سکتے جناب ۔آپ دو گھنٹے بعد رابطہ کریں"...... دوسری طرف سے
گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو مارشل نے رسیور ر
اور پھر اس نے یہی فیصلہ کیا کہ وہ دو گھنٹے یہاں بیٹھ کر انتظار
جو کام اب ہو سکتا ہے وہ دو گھنٹے بعد بھی تو ہو سکتا ہے ۔چنانچہ
نے ریموٹ کنٹرول کی مدد سے ٹی وی آن کیا اور پھر اطمینان
کرسی پر بیٹھ گیا ۔ابھی اسے ٹی وی دیکھتے پندرہ بیس منٹ ہی
تھے کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے چونک
فون کی طرف دیکھا اور پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... مارشل نے کہا۔

"بلیک برڈ سے آپ کی کال ہے"...... دوسری طرف سے ہوٹل فون آپریٹر کی آواز سنائی دی تو مارشل بے اختیار چونک پڑا۔

"کراؤ بات"...... مارشل نے کہا۔

"ہیلو ۔ میں بلیک برڈ کلب سے بول رہا ہوں ۔آپ نے جناب رونالڈ سے بات کرنی ہے ۔کریں بات"...... دوسری طرف سے بھی شاید کلب کی فون آپریٹر ہی بول رہی تھی۔

"ہیلو ۔ رونالڈ بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری مردانہ آواز سنائی دی۔

"مارشل بول رہا ہوں سکائی ہوٹل سے"...... مارشل نے کہا۔

"یس مسٹر مارشل ۔ فرمائیں ۔ آپ مجھ سے کیا چاہتے ہیں"۔ دوسری طرف سے قدرے سرد لہجے میں کہا گیا۔

"میں نے آپ سے ضروری ملاقات کرنی ہے ۔ حوالہ کے لئے بلیک راڈ"...... مارشل نے کہا۔

"اوہ ۔ اوہ ۔آپ کیا مسٹر فرنیک کے ساتھی ہیں"...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

"نہیں ۔ میرا ان سے براہ راست کوئی تعلق نہیں ہے لیکن سلسلہ ایک ہی ہے"...... مارشل نے جواب دیا۔

"اوہ ۔ ٹھیک ہے ۔آپ تشریف لے آئیں ۔ میں آپ کا منتظر ہوں"...... رونالڈ نے کہا۔

"اوکے"...... مارشل نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ رونالڈ کوئی عام کلب مینجر نہیں ہے بلکہ باقاعدہ تربیت یافتہ ہے۔ اس نے لازماً یہ سسٹم بنایا ہوا ہے کہ جو بھی اجنبی اسے فون کرے اس کی باقاعدہ تصدیق کی جائے اور پھر بات کی جائے اور اب بھی ایسے ہی ہوا ہے کہ پہلے اس ہوٹل سے کنفرم کیا گیا ہوگا پھر یہاں فون کر کے اس سے بات کی گئی۔ اس کا مطلب تھا کہ اس کے آفس میں بھی حفاظتی اقدامات موجود ہوں گے اور اسے عام انداز میں ہلاک کرنا آسان نہیں ہوگا لیکن بہرحال مارشل نے یہ کام کرنا تھا اس لئے ظاہر ہے وہ پیچھے نہ ہٹ سکتا تھا۔ تھوڑی دیر بعد ٹیکسی نے اسے بلیک برڈ کلب کی تین منزلہ عمارت کے سامنے لے جا کر ڈراپ کر دیا۔ کرایہ اور ٹپ دینے کے بعد مارشل کلب کے مین گیٹ میں داخل ہوا تو ہال عورتوں اور مردوں سے تقریباً بھرا ہوا تھا۔ ان میں اعلیٰ طبقے کے افراد بھی تھے اور انڈر ورلڈ کے افراد کی بھی خاصی تعداد موجود تھی۔ مارشل ایک نظر ہال پر ڈالتے ہوئے کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا جہاں تین عورتیں اور دو مرد موجود تھے۔ ایک لڑکی سٹول پر بیٹھی ہوئی تھی اور اس کے سامنے سرخ رنگ کا فون سیٹ رکھا ہوا تھا۔ مارشل اس کے سامنے پہنچ کر رک گیا۔

"یس سر"...... لڑکی نے اس کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے کہا۔

"میرا نام مارشل ہے اور میری جنرل مینجر سے ملاقات طے ہے"...... مارشل نے کہا۔

"پلیز ایک منٹ"...... لڑکی نے کہا اور رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے مختلف بٹن پریس کر دیئے۔

"کاؤنٹر سے بول رہی ہوں۔ مسٹر مارشل تشریف لائے ہیں۔ ان کی ملاقات چیف سے طے ہے"...... لڑکی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ تھینک یو سر"...... دوسری طرف سے بات سن کر لڑکی نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا اور رسیور رکھ کر اس نے سائیڈ پر کھڑے ایک نوجوان کو ہاتھ کے اشارے سے بلایا۔

"یس مس"...... نوجوان نے قریب آکر مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"مسٹر مارشل کو چیف کے آفس تک پہنچا آؤ"...... لڑکی نے کہا۔

"یس مس۔ آیئے سر"...... نوجوان نے مارشل سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تھینک یو"...... مارشل نے لڑکی سے کہا اور پھر نوجوان کی رہنمائی میں آگے بڑھ گیا۔ دائیں طرف آخر میں ایک راہداری تھی جس میں دو مسلح دربان موجود تھے لیکن نوجوان کو ساتھ دیکھ کر انہوں نے کوئی تعرض نہ کیا۔ راہداری کے آخر میں سیڑھیاں نیچے جا رہی تھیں جہاں ایک بڑا ہال تھا۔ ہال میں جوا۔ کھیلنے کی چار بڑی بڑی میزیں موجود تھیں جن پر بڑے زور شور سے جوا۔ کھیلا جا رہا تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ ایک سائیڈ پر تقریباً بیس کے قریب گیم مشینیں بھی موجود تھیں جن پر عورتیں اور مردوں کی کثیر تعداد جوا کھیلنے میں مصروف تھی۔ ایک سائیڈ پر ایک اور راہداری تھی اس میں بھی دو

مسلح افراد موجود تھے ۔ اس راہداری کے آخر میں ایک دروازہ تھا جو بند تھا ۔ نوجوان کی رہنمائی میں مارشل اس دروازے تک پہنچ گیا ۔ نوجوان نے مخصوص انداز میں دروازے پر دستک دی اور پھر ہلکی سی کٹاک کی آواز ابھرنے کے ساتھ ہی اس نے دروازے پر دباؤ ڈالا تو دروازہ کھلتا چلا گیا۔

" تشریف لے جائیے "...... نوجوان نے ایک سائیڈ پر ہٹتے ہوئے کہا۔

" تھینک یو "...... مارشل نے کہا اور دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا تو یہ ایک خاصا وسیع آفس تھا جس میں بڑی سی آفس ٹیبل کے پیچھے ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی موجود تھا۔

" خوش آمدید مسٹر مارشل ۔ میرا نام رونالڈ ہے "...... اس آدمی نے اٹھ کر مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

" شکریہ ۔ مجھے بھی آپ سے مل کر خوشی ہوئی ہے "...... مارشل نے مصافحہ کرتے ہوئے رسمی لہجے میں کہا۔

" آپ کیا پینا پسند کریں گے "...... رونالڈ نے دوبارہ کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

" کچھ نہیں ۔ شکریہ ۔ میں صرف چند باتیں آپ سے کرنے آیا ہوں تاکہ ہیڈ کوارٹر کو رپورٹ دی جاسکے "...... مارشل نے کہا لیکن اس دوران اس کی تیز نظروں نے چھت پر موجود سپائس کو چیک کر لیا تھا جو بے ہوش کر دینے والی مخصوص ریز کے سپائس تھے۔

" پہلے تو آپ یہ بتائیں کہ آپ نے بلیک راڈ کا حوالہ کیوں دیا ہے "...... رونالڈ نے کہا۔

" اس لئے کہ میرا تعلق بھی بلیک راڈ سے ہے "...... مارشل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" میں نے آپ سے پوچھا تھا کہ کیا آپ مسٹر فرنیک کے ساتھی ہیں لیکن آپ نے انکار کر دیا تھا ۔ پھر آپ کی یہاں موجودگی کا کیا جواز ہے "...... رونالڈ نے کہا۔

" بلیک راڈ آپ کے تصور سے بھی زیادہ وسیع اور فعال تنظیم ہے اس لئے وہ جہاں کسی بھی مشن پر اپنے خصوصی ایجنٹس کو بھجواتی ہے وہاں وہ ان کی براہ راست نگرانی کے لئے بھی افراد کو بھجواتی ہے جو ان کی کارکردگی کے بارے میں ساتھ ساتھ ہیڈ کوارٹر کو رپورٹس دیتے رہتے ہیں لیکن ان ایجنٹوں کو ان رپورٹس کرنے والوں کے بارے میں کوئی علم نہیں ہوتا "...... مارشل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" میں نے آپ کی کال کے بعد مسٹر فرنیک سے رابطہ کیا تھا لیکن وہ شاید رہائش گاہ پر موجود نہیں تھے ۔ بہرحال ٹھیک ہے ۔ آپ بتائیں ۔ آپ کیا کہنا چاہتے ہیں "...... رونالڈ نے کہا۔

" مسٹر رونالڈ ۔ ہمیں اطلاع ملی ہے کہ مسٹر فرنیک کو پہاڑی علاقے میں شناخت کر لیا گیا ہے اور وہاں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے افراد نے انہیں چیک کیا ہے اور اس کی اطلاع بھی آپ نے انہیں

دی ہے ۔ کیا یہ بات درست ہے "...... مارشل نے کہا۔

" ہاں ۔ لیکن میں نے اس کا فوری سدباب بھی کر لیا ہے ۔ جس آدمی کی وجہ سے ایسا ہوا ہے اسے میں نے ہلاک کرا دیا ہے حالانکہ وہ میرا قیمتی آدمی تھا"...... رونالڈ نے جواب دیا۔

" لیکن اس آدمی کی لاش مل جائے گی تو وہ لوگ مزید چوکنے ہو جائیں گے "...... مارشل نے کہا۔

" نہیں ۔ اس کی لاش کو برقی بھٹی میں ڈال کر راکھ کر دیا گیا ہے اس لئے آپ بے فکر رہیں ۔ ایسا کچھ نہیں ہو گا"...... رونالڈ نے کہا۔

" اوکے ۔ پھر ٹھیک ہے ۔ میں اس لئے آپ سے ملنا چاہتا تھا کہ اس سلسلے میں حتمی بات کو چیک کر کے ہیڈ کوارٹر کو رپورٹ کر سکوں"...... مارشل نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا تو رونالڈ کے چہرے پر بھی موجود چوکنے پن کے تاثرات تبدیل ہوتے چلے گئے اور اس نے کرسی کی پشت سے کمر لگا دی لیکن مارشل کی چھٹی حس بتا رہی تھی کہ یہاں معاملات خاصے خطرناک ہیں اور اگر اس نے جیب سے مشین پسٹل نکالا تو کچھ بھی ہو سکتا ہے۔

" اوکے ۔ مسٹر رونالڈ ۔ اب آپ مجھے اجازت دیں ۔ آپ کا شکریہ چونکہ یہ بات فون پر نہیں ہو سکتی تھی اس لئے آپ سے ملاقات ضروری تھی ۔ البتہ ایک درخواست ہے کہ آپ مسٹر فرنیک کو میرے بارے میں رپورٹ نہیں دیں گے"...... مارشل نے اٹھتے ہوئے کہا۔

" میں سمجھتا ہوں ۔ آپ بے فکر رہیں"...... رونالڈ نے بھی اٹھتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھاتا مارشل کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے جیب سے باہر آیا اور اس کے ساتھ ہی تڑتڑاہٹ کی تیز آوازوں کے ساتھ ساتھ رونالڈ چیختا ہوا اچھل کر واپس کرسی پر گرا اور پھر کرسی سمیت پچھلی دیوار سے پوری قوت سے ٹکرا کر اس کا اگلا جسم میز سے آ ٹکرایا اور پھر بے جان ہو کر سائیڈ پر لڑھک گیا ۔ مارشل تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے سائیڈ پر موجود دروازہ کھولا اور اندر ایک بڑے کمرے میں آ گیا ۔ اسے معلوم تھا کہ ایسے لوگ اپنے آفس کے عقب سے خفیہ راستہ باہر نکلنے کے لئے ضرور رکھتے ہیں اور پھر تھوڑی سی کوشش کے بعد وہ عقبی راستہ تلاش کر کے اسے کھولنے میں کامیاب ہو گیا اور پھر بغیر کسی کی نظروں میں آئے وہ عقبی گلی سے ہوتا ہوا سڑک پر پہنچ گیا ۔ وہاں سے ٹیکسی لے کر وہ سیدھا ہوٹل پہنچا اور پھر اپنا سامان لے کر اس نے ہوٹل کا کمرہ چھوڑا اور باہر سڑک پر آ گیا ۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک تنگ سی گلی میں پہنچ چکا تھا جہاں کوڑے کے بڑے بڑے ڈرم موجود تھے ۔ ایک ڈرم کی اوٹ میں اس نے نہ صرف اپنا نیا میک اپ کیا بلکہ اس نے بیگ سے نیا جوڑا نکال کر وہیں پہن لیا اور سابقہ جوڑا تہہ کر کے اس نے بیگ میں رکھا اور پھر بیگ اٹھائے وہ اطمینان سے چلتا ہوا سڑک پر آیا اور پھر فٹ پاتھ پر چلتا ہوا آگے بڑھ گیا ۔ تھوڑے فاصلے پر ایک فون بوتھ دیکھ کر وہ اس میں داخل ہوا اور پھر جیب سے کارڈ نکال کر

اس نے فون مشین میں ڈال کر اسے پریس کیا تو فون سیٹ پر
بلب جل اٹھا اور مارشل نے رسیور اٹھا کر وہ نمبر پریس کرنے شروع
کر دیئے جو باس جیمز نے اسے بتائے تھے۔

"یس" ۔ دوسری طرف سے باس جیمز کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"مارشل بول رہا ہوں" ...... مارشل نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یس ۔ کیا رپورٹ ہے" ...... دوسری طرف سے جیمز نے پوچھا۔

مارشل نے رونالڈ کو پہلی بار فون کرنے سے لے کر اب فون بوتھ
پہنچنے تک کی پوری تفصیلی رپورٹ دے دی۔

"ویری گڈ مارشل ۔ تم نے واقعی عقل مندی سے کام لیا ہے
کیونکہ لازماً اس رونالڈ نے اپنے آفس میں حفاظتی انتظامات کر رکھے
ہوں گے ۔ بہرحال ٹارگٹ ہٹ ہو گیا ہے ۔ اب ہم محفوظ ہیں" ۔ جیمز
نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"باس ۔ اب ہمارے لئے کیا حکم ہے" ...... مارشل نے پوچھا۔

"تم ایسا کرو کہ کل صبح اپنے ساتھیوں سمیت کارشا پہنچ جاؤ ۔
اور ماریا بھی کل وہاں پہنچیں گے ۔ وہاں قدیم عبادت گاہ کے قریب
ہماری ملاقات ہو گی ۔ سرخ ٹائی ہم سب کی مشترکہ پہچان ہو گی ۔
وہاں سے ہم مشن کی تکمیل کے لئے آگے بڑھیں گے اور تم
تمہارے ساتھیوں کو وہیں مزید ہدایات دی جائیں گی" ...... جیمز نے
کہا۔

"یس باس ۔ کیا ہمیں کوئی خصوصی اسلحہ بھی ساتھ لے جانا

...... مارشل نے پوچھا۔

"نہیں ۔ تمام آلات اور اسلحہ ہم ساتھ لے کر آئیں گے ۔ تم نے
صرف مشین پسٹل ساتھ لے کر آنا ہے اور یہ سن لو کہ ہو سکتا ہے کہ
وہاں وہ دیوہیکل بھی ہوں ۔ اگر ایسا ہوا تو ان کا خاتمہ ہمیں مشن
سے پہلے کرنا ہو گا ۔ اس سلسلے میں مزید ہدایات تمہیں وہیں دے دی
جائیں گی" ...... جیمز نے کہا۔

"باس ۔ آپ ہمیں اجازت دیں ۔ اگر یہ لوگ آپ سے ملاقات
سے پہلے ہم سے ٹکرا گئے تو ہم ان کا خاتمہ کر دیں" ۔ مارشل نے کہا۔

"ہاں ۔ لیکن ہاتھ پیر بچا کر کام کرنا ہے کیونکہ یہاں کی سیکرٹ
سروس بے حد فعال ہے" ...... جیمز نے کہا۔

"یس باس ۔ ویسے ہم زیرو فائیو ٹرانسمیٹر بھی ساتھ رکھیں گے
تاکہ کسی بھی ایمرجنسی میں آپ سے رابطہ کیا جا سکے" ...... مارشل
نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔ اوکے گڈ بائی" ...... جیمز نے کہا اور اس کے ساتھ
ہی رابطہ ختم ہو گیا تو مارشل نے بھی رسیور کریڈل پر رکھا اور پھر
فون سیٹ کے مخصوص خانے سے کارڈ نکال کر اس نے جیب میں ڈالا
اور اپنا بیگ اٹھا کر وہ فون بوتھ سے باہر آ گیا ۔ اسے معلوم تھا کہ
اس سڑک کے آخر میں دو متوسط ٹائپ کے ہوٹل موجود ہیں جہاں
عام طور پر غیر ملکی سیاح کافی تعداد میں رہتے ہیں اس لئے مارشل نے
بھی انہی ہوٹلوں کا ہی رخ کیا۔

ٹائیگر نے کار عمران کے فلیٹ کی سائیڈ میں روکی اور پھر نیچے
کر اس نے کار کو لاک کیا اور سیڑھیاں چڑھتا ہوا اوپر پہنچ گیا اور
اس نے کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔

"کون ہے"...... اندر سے سلیمان کی ہلکی سی آواز سنائی دی۔

"ٹائیگر ہوں سلیمان"...... ٹائیگر نے جواب دیا تو اندر سے لاک
کھول دیا گیا اور پھر دروازہ کھلا اور سلیمان سائیڈ پر ہٹ گیا۔ سلیمان
سے سلام دعا کے بعد ٹائیگر سٹنگ روم میں پہنچ گیا جہاں عمران
موجود تھا۔

"وہ کارڈ کہاں ہے جو جوزف نے تمہیں دیا تھا"...... رسمی
سلام کے بعد عمران نے کہا تو ٹائیگر نے جیب سے وہ سفید کارڈ
کر عمران کی طرف بڑھا دیا۔ عمران کے کارڈ طلب کرنے سے ہی
سمجھ گیا تھا کہ جوزف کی بات عمران سے پہلے ہو چکی ہے۔

"میں اسے چیک کر کے آتا ہوں"...... عمران نے اٹھتے ہوئے
کہا تو ٹائیگر بھی احتراماً اٹھ کھڑا ہوا اور پھر عمران کے سپیشل روم کی
طرف بڑھ جانے کے بعد وہ دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد
عمران واپس آیا تو ٹائیگر ایک بار پھر احتراماً اٹھ کھڑا ہوا۔

"بیٹھو"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا تو ٹائیگر دوبارہ کرسی
پر بیٹھ گیا۔

"یہ کارڈ ایکریمیا کی ایک مقامی ایجنسی بلیک راڈ کا ہے۔ اس کا
مطلب ہے کہ اس ایکریمی جوڑے جس سے جوزف اور جوانا کی
ملاقات ہوئی ہے اس کا تعلق بلیک راڈ سے ہے"...... عمران نے
کہا۔

"یس باس"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"یہ لوگ ایجنسی سے متعلق ہیں اس لئے لامحالہ انہیں اب تک
اس کارڈ کی گمشدگی کے ساتھ ساتھ جوزف اور جوانا پر بھی شک ہو گیا
ہو گا اس لئے ہو سکتا ہے کہ وہ لوگ میک اپ کر چکے ہوں۔ البتہ
انہیں ٹریس کرنے کے لئے ایک راستہ موجود ہے اور وہ ہے قیصر جو
ان کے ساتھ تھا اور جس کے بارے میں جوزف اور جوانا نے بات کی
تھی۔ شامو نے بتایا تھا کہ وہ بلیک برڈ کلب کے ڈرائیوروں سے
تعلق رکھتا ہے"...... عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ ٹائیگر
کوئی جواب دیتا سلیمان ٹرالی دھکیلتا ہوا اندر داخل ہوا۔ اس نے
چائے اور دیگر لوازمات کی پلیٹیں ان دونوں کے درمیان میز پر

رکھیں اور ٹرالی ایک طرف کر کے وہ خاموشی سے واپس مڑ گیا۔

"یس باس ۔ لیکن میرا خیال ہے کہ اسے کلب کے مالک اور جنرل مینجر رونالڈ نے ان کے ساتھ بھیجا ہو گا اس لئے بجائے اس قیصر کو ٹریس کرنے کے، اس رونالڈ سے پوچھ گچھ کی جائے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"ہمیں اس ایکریمی جوڑے کی رہائش گاہ کا فوری پتہ چلانا ہے اور اس ڈرائیور نے لازماً انہیں ان کی رہائش گاہ سے پک کر کے واپسی پر وہیں ڈراپ کیا ہو گا اور یہ ڈرائیور جلدی اور آسانی سے ٹریس ہو جائے گا اور اس سے معلومات بھی زیادہ آسانی سے حاصل کی جا سکتی ہیں لیکن رونالڈ کے ساتھ ایسا ہونا مشکل ہے"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے باس ۔ میں جلد معلوم کر لوں گا"...... ٹائیگر نے کہا اس کے ساتھ ہی وہ چائے کے گھونٹ بھی لیتا رہا۔

"ٹھیک ہے ۔ جس قدر جلد ممکن ہو سکے یہ کام ہو جانا چاہئے"۔ عمران نے کہا۔

"باس ۔ اس لیبارٹری کی حفاظت کے سلسلے میں کیا صرف جوزف اور جوانا کو آپ نے مقرر کیا ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"نہیں ۔ وہ صرف حملہ آوروں کو ٹریس کرنے کے لئے وہاں موجود ہیں ۔ ویسے یہ لیبارٹری خاصی محفوظ ہے ۔ اسے نہ آسانی سے ٹریس کیا جا سکتا ہے اور نہ ہی تباہ کیا جا سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"باس ۔ کیا کارشا کی طرف سے اس لیبارٹری تک پہنچا جا سکتا ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"ہاں ۔ لیکن آسانی سے نہیں ۔ باقاعدہ کوہ پیمائی کر کے پہنچا جا سکتا ہے لیکن اس جانب سے نہ ہی اس لیبارٹری کو تباہ کیا جا سکتا ہے اور نہ ہی اس کا کوئی راستہ کھولا جا سکتا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"باس ۔ لیبارٹری کے لئے وہاں سے پانی کی نکاسی کا راستہ بنایا گیا ہو گا ۔ ہوا کی آمد و رفت کے لئے انتظامات کئے گئے ہوں گے اور یہ لوگ لازماً اس طرف توجہ دیں گے"...... ٹائیگر نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم نے ٹھیک سوچا ہے لیکن اس لیبارٹری کے حفاظتی انتظامات ان سب باتوں کو سامنے رکھ کر کئے گئے تھے ۔ پانی کی آمد اور پانی کی نکاسی کے ایسے طریقے استعمال کئے گئے ہیں کہ ان کے ذریعے لیبارٹری تک نہیں پہنچا جا سکتا اور ہوا کے راستے بھی اسی انداز میں بنائے گئے ہیں اور ہر راستے میں سائنسی انتظامات موجود ہیں تاکہ بے ہوش کر دینے والی گیس کو روکا جا سکے ۔ تم اس بارے میں بے فکر رہو ۔ البتہ ہماری کوشش ہے کہ ہم ان لوگوں کو لیبارٹری تک پہنچنے سے پہلے ہی ٹریس کر کے ہلاک کر دیں"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اوکے باس ۔ میں جا کر اس قیصر اور رونالڈ کے بارے میں

معلومات حاصل کرتا ہوں"...... ٹائیگر نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ہاں ۔ اور مجھے تم نے فوری رپورٹ دینی ہے"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر سلام کر کے مڑا اور تھوڑی دیر بعد اس کی کار تیزی سے بلیک برڈ کلب کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی ۔ بلیک برڈ کلب اور اس کے جنرل مینجر رونالڈ سے وہ اچھی طرح واقف تھا ۔ البتہ اس کا دوست رونالڈ کا اسسٹنٹ فریڈرک تھا اور اس نے فریڈرک سے بات کرنے کا فیصلہ کیا تھا کیونکہ اس کے نقطہ نظر سے فریڈرک معاملات سے بہت زیادہ باخبر رہنے والا آدمی تھا لیکن جیسے ہی وہ بلیک برڈ کلب کے سامنے پہنچا اس نے وہاں پولیس کی گاڑیاں کھڑی دیکھیں جبکہ لوگ وہاں سے اس انداز میں نکل کر جا رہے تھے جیسے ان پر کوئی آفت ٹوٹ پڑی ہو ۔ پارکنگ سے گاڑیاں اس انداز میں نکل رہی تھیں جیسے وہ جلد از جلد یہاں سے دور نکل جانا چاہتی ہوں ۔ ٹائیگر نے ایک سائیڈ پر کار روکی اور نیچے اتر کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا کلب کے مین گیٹ کی طرف بڑھنے لگا۔

"کیا ہوا ہے"...... ٹائیگر نے ایک واپس جاتے ہوئے آدمی کو روک کر پوچھا۔

"رونالڈ کو کسی مارشل نے اس کے آفس میں ہلاک کر دیا ہے"...... اس آدمی نے تیز تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے آگے بڑھ گیا۔

"اوہ ۔ ویری بیڈ ۔ تو سراغ مٹائے جا رہے ہیں"...... ٹائیگر نے

بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ فریڈرک تک پہنچ جانے میں کامیاب ہو گیا۔ پولیس والے تو اسے ملنے نہ دے رہے تھے لیکن ٹائیگر ایسے مواقع سے نمٹنے کے لئے اپنی جیب میں مخصوص کارڈ رکھتا تھا اس لئے ایک معروف اخبار کے کرائم رپورٹر کا کارڈ اس کے کام آ گیا اور اس کی رسائی فریڈرک تک ہو گئی جو اپنے آفس میں ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھا ہوا تھا۔

"کیا ہوا فریڈرک ۔ رونالڈ کو کس نے اور کیسے ہلاک کیا ہے"۔ ٹائیگر نے اس کے قریب جا کر کہا۔

"تم مجھ تک کیسے پہنچ گئے ۔ پولیس تو کسی کو کسی سے ملنے نہیں دے رہی ۔ انہوں نے مجھے بھی یہاں پابند کر رکھا ہے"۔ فریڈرک نے اس کے سوال کا جواب دینے کی بجائے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"پولیس میرے راستے میں رکاوٹ نہیں ڈال سکتی ۔ جو میں نے تم سے پوچھا ہے وہ بتاؤ"...... ٹائیگر نے کہا۔

"مجھے تو صرف اتنا معلوم ہوا ہے کہ کاؤنٹر پر ایک آدمی آیا ۔ اس نے کاؤنٹر گرل ٹینی سے کہا کہ اس کا نام مارشل ہے اور اس کی ملاقات چیف رونالڈ سے طے ہے جس پر ٹینی نے چیف رونالڈ سے بات کی تو انہوں نے اسے اپنے آفس میں بلوا لیا ۔ ٹینی نے ایک اسسٹنٹ سپروائزر کو ساتھ بھیجا اور وہ اس مارشل کو چیف کے آفس تک چھوڑ کر واپس آ گیا ۔ پھر کسی نے چیف سے بات کرنے کی

کوشش کی تو وہاں سے کوئی جواب نہ ملا جس پر چیف کے آفس میں
ایک آدمی کو بھیجا گیا تو پتہ چلا کہ چیف کے سینے میں گولیاں ماری
گئی ہیں اور وہ ہلاک ہو چکے ہیں اور وہ مارشل واپس نہیں آیا تھا ۔
اس لئے چیکنگ کی گئی تو خفیہ راستہ کھلا ہوا ملا ۔ اس سے یہی سمجھا
گیا کہ مارشل، چیف رونالڈ کو ہلاک کر کے عقبی خفیہ راستے سے
نکل جانے میں کامیاب ہو گیا ہے"...... فریڈرک نے تفصیل سے
جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اچھا یہ بتاؤ کہ یہاں ایک ڈرائیور ہے قیصر ۔ وہ کہاں ملے
گا"...... ٹائیگر نے کہا تو فریڈرک بے اختیار اچھل پڑا ۔ اس کے
چہرے پر ایسے تاثرات ابھر آئے تھے کہ ٹائیگر بے اختیار چونک پڑا۔

" کیا کوئی خاص بات ہے"...... ٹائیگر نے حیرت بھرے لہجے میں
پوچھا تو فریڈرک نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

" اب چیف زندہ نہیں رہا اس لئے اب چھپانے کا بھی کوئی فائدہ
نہیں ہے"...... فریڈرک نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

" تم بے فکر رہو ۔ تمہارے ساتھ میرا تعاون بھی شامل رہے گا
اور کسی دوسرے تک تمہاری بات بھی نہیں پہنچے گی ۔ تم کھل کر
سب کچھ بتا دو لیکن یہ خیال رکھنا کہ میرا نام ٹائیگر ہے"...... ٹائیگر
نے کہا۔

" مجھے معلوم ہے کہ تم کیا کہہ رہے ہو ۔ بہرحال سن لو کہ قیصر
کو چیف رونالڈ نے ہلاک کرا دیا تھا اور اس کی لاش کو بھی برقی بھٹی

میں ڈلوا دیا گیا تھا"...... فریڈرک نے کہا۔

" اوہ کیوں ۔ اس کی وجہ"...... ٹائیگر نے کہا۔

" وجہ تو چیف کو معلوم ہو گی ۔ جہاں تک میری معلومات ہیں
چیف نے قیصر کو دو غیر ملکیوں کے ساتھ پہاڑ پور بھجوایا تھا بطور گائیڈ
واپسی پر قیصر نے چیف کو بلیک میل کرنے کی کوشش کی تو چیف
نے اسے میرے پاس بھجوا دیا اور ساتھ ہی مجھے فون کر دیا کہ اسے
فنش کر کے اس کی لاش برقی بھٹی میں ڈلوا دی جائے ۔ بہرحال یہ
بات جو میں نے بتائی ہے یہ بات میں نے خود قیصر سے معلوم کی
تھی"...... فریڈرک نے جواب دیا۔

" اور یہ مارشل کون ہو سکتا ہے جس نے رونالڈ کو اس انداز میں
ہلاک کیا ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

" اس بارے میں مجھے کچھ معلوم نہیں ہے"...... فریڈرک نے
جواب دیا۔

" ٹینی کہاں ہے جو اس وقت کاؤنٹر پر موجود تھی"...... ٹائیگر نے
پوچھا۔

" وہ ہال میں ہو گی ۔ پولیس اس سے پوچھ گچھ کر رہی ہے"۔
فریڈرک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اوکے ۔ میں اس سے مل لیتا ہوں ۔ میں اسے جانتا ہوں"۔
ٹائیگر نے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ ایک اور کمرے میں پہنچ گیا جہاں
کاؤنٹر پر کام کرنے والی لڑکیوں کو بٹھایا گیا تھا تاکہ ان سے تفصیلی

بیان لیا جا سکے۔
"ٹینی میرے ساتھ آؤ"...... ٹائیگر نے کہا تو ٹینی اٹھ کھڑی ہوئی۔
"لیکن مجھے تو پولیس نے یہاں روکا ہوا ہے"...... ٹینی نے کہا۔
"میرا تعلق سپیشل پولیس سے ہے اس لئے بے فکر رہو"۔ ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا تو ٹینی نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ دونوں دوسرے کمرے میں پہنچ گئے۔
"تم مجھے تفصیل سے اس مارشل کا حلیہ اور قدوقامت کے بارے میں بتا دو"...... ٹائیگر نے کہا تو ٹینی نے تفصیل بتا دی۔
"تم نے اسے واپس جاتے نہیں دیکھا"...... ٹائیگر نے پوچھا۔
"نہیں۔ بتایا جا رہا ہے کہ وہ چیف کے آفس کے عقبی حصے سے نکل گیا ہے"...... ٹینی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"اس نے تم سے کیا کہا تھا۔ سوچ کر الفاظ بھی اسی طرح دوہراؤ"...... ٹائیگر نے کہا تو ٹینی نے اس کے الفاظ دوہرا دیئے۔
"اس کا مطلب ہے کہ یہ ملاقات فون پر ہی طے ہوئی ہو گی۔ اس وقت یا اس سے پہلے فون سیکرٹری کون تھا"...... ٹائیگر نے پوچھا۔
"فون سیکرٹری جینڈی تھی۔ وہ بھی ساتھ والے کمرے میں موجود ہے"...... ٹینی نے جواب دیا۔
"اسے یہاں بھجوا دو"...... ٹائیگر نے کہا تو ٹینی سر ہلاتی ہوئی دوبارہ پہلے والے کمرے میں چلی گئی جبکہ تھوڑی دیر بعد ایک اور لڑکی اندر داخل ہوئی۔

"میرا نام جینڈی ہے سر۔ آپ مجھ سے کیا پوچھنا چاہتے ہیں"۔ لڑکی نے قدرے خوفزدہ لہجے میں کہا۔
"پریشان ہونے کی ضرورت نہیں جینڈی۔ تمہارا نام سامنے نہیں آئے گا۔ میں نے تم سے یہ پوچھنا ہے کہ مارشل نے کیا پہلے فون پر رونالڈ سے ملاقات طے کی تھی یا نہیں"...... ٹائیگر نے کہا۔
"جی۔ اب بتانے میں کوئی حرج نہیں۔ چیف رونالڈ کا حکم تھا کہ انہیں جس اجنبی کا فون آئے اسے پہلے چیک کیا جائے پھر بات کرائی جائے۔ چنانچہ مارشل کا فون آیا۔ وہ ہیون سکائی ہوٹل سے بول رہا تھا۔ میں نے طریقہ کار کے مطابق اسے کہہ دیا کہ چیف موجود نہیں ہے اور وہ دو گھنٹے بعد آئیں گے۔ اس کے بعد میں نے چیکنگ کی تو پتہ چلا کہ مارشل واقعی ہیون سکائی ہوٹل کے کمرہ نمبر بارہ میں کئی دنوں سے رہائش پذیر ہے۔ چنانچہ چیف کی بات اس کے کمرے کے فون پر کروائی گئی تو اس نے چیف کو بلیک راڈ کا حوالہ دیا اور چیف نے اسے یہاں بلوا لیا"...... جینڈی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔
"تم کالز ٹیپ کرتی ہو یا نہیں"...... ٹائیگر نے پوچھا۔
"ہاں۔ تمام کالز ٹیپ کی جاتی ہیں"...... جینڈی نے کہا۔
"اوکے۔ پولیس چلی جائے پھر آؤں گا۔ تم وہ ٹیپ اپنے پاس رکھنا۔ تمہیں اس ٹیپ کے بدلے سو ڈالر مل سکتے ہیں"...... ٹائیگر نے کہا۔
"سو ڈالر۔ کیا واقعی"...... جینڈی نے حیرت بھرے لہجے میں

کہا۔

"ہاں"...... ٹائیگر نے کہا۔

"تم بیٹھو۔ میں تمہیں ابھی ٹیپ لا دیتی ہوں۔ زیادہ سے زیادہ دس منٹ لگیں گے"...... جینڈی نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر جینڈی تیز تیز قدم اٹھاتی ہوئی بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ ٹائیگر بلیک راڈ کا نام آنے پر سمجھ گیا تھا کہ یہ کارروائی اسی تنظیم کی ہے اور اب اسے مارشل کو تلاش کرنا تھا تاکہ ان ایجنٹوں کا سراغ لگایا جا سکے اس لئے اس نے ٹیپ مانگی تھی تاکہ وہ اس کی آواز خود بھی سن سکے کیونکہ اسے یقین تھا کہ مارشل نے لازماً یہاں سے نکلنے کے بعد نہ صرف ہیون سکائی ہوٹل چھوڑ دیا ہو گا بلکہ اس نے میک اپ بھی تبدیل کر لیا ہو گا لیکن وہ اپنی آواز نہیں بدلے گا۔ اسے اس کا خیال ہی نہ ہو گا کہ کسی نے اس کی آواز کو ٹیپ کیا ہو گا یا وہ آواز کی بناء پر بھی چیک کیا جا سکتا ہے اور پھر واقعی دس منٹ بعد جینڈی واپس آئی اور اس نے ایک مائیکرو ٹیپ اسے دے دی۔ ٹائیگر نے اسے سو ڈالر کا نوٹ دیا اور ٹیپ کو جیب میں ڈال کر وہ بلیک برڈ کلب سے باہر آ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ہیون سکائی کلب پہنچ چکا تھا۔ وہاں سے اسے صرف اتنا معلوم ہو سکا تھا کہ مارشل کئی روز سے یہاں اکیلا رہ رہا تھا۔ اس سے کوئی ملنے نہیں آیا تھا اور وہ بھی صرف شام کے وقت دو تین گھنٹے کے لئے باہر جاتا تھا۔ آج وہ معمول سے پہلے چلا گیا اور پھر واپس آتے ہی اس نے کمرہ چھوڑ دیا۔ ٹائیگر نے

اس ہوٹل کے باہر موجود مخصوص ٹیکسی ڈرائیوروں سے بات کی لیکن اسے یہی بتایا گیا کہ اس حلیئے کا آدمی کسی ٹیکسی میں سوار ہو کر نہیں گیا۔ البتہ ایک ڈرائیور نے اسے بتایا کہ اس حلیئے کا آدمی پیدل اس طرف جاتا ہوا اس نے دیکھا تھا۔ اس سڑک پر اور بھی ایسے ہوٹل تھے جہاں غیر ملکی رہتے تھے اس لئے ٹائیگر نے ان ہوٹلوں میں جا کر انکوائری شروع کر دی۔ اس نے مارشل کے کمرہ چھوڑنے کا وقت معلوم کر لیا تھا اور وہ اس وقت کے بعد ہوٹلوں میں آنے والے غیر ملکیوں کے بارے میں معلومات حاصل کر رہا تھا اور پھر ایک ہوٹل ہالی ڈے میں اسے بتایا گیا کہ ایک غیر ملکی کارمن نے یہاں کمرہ لیا ہے اور وہ اکیلا تھا اور اس وقت بھی وہ کمرے میں موجود ہے۔ دوسری منزل پر اس کا کمرہ نمبر دو سو آٹھ ہے۔ یہ معلومات حاصل کر کے ٹائیگر اس کارمن کے کمرے کی طرف جانے کی بجائے ہوٹل سے باہر آ گیا کیونکہ اب وہ سب سے پہلے وہ ٹیپ سننا چاہتا تھا جس میں مارشل کی آواز موجود تھی اور پھر بازار میں موجود ایک دکان پر پہنچ کر اس نے مائیکرو ٹیپ ریکارڈر لے کر اس میں لڑکی جینڈی کی دی ہوئی ٹیپ ڈالی اور اسے آن کر دیا۔ ٹیپ میں وہی گفتگو ہوئی جو جینڈی نے بتائی تھی لیکن اب مارشل کی آواز اس کے ذہن میں آ چکی تھی۔ اس نے دو تین بار اس ٹیپ کو سنا۔ پھر ٹیپ نکال کر اس نے جیب میں ڈالی اور دوبارہ آنے کا کہہ کر وہ اس دکان سے باہر آ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک فون بوتھ پر موجود تھا۔ اس نے فون بوتھ میں

جا کر جیب میں سے کارڈ نکالا اور فون سیٹ کے مخصوص خانے میں
ڈال کر پریس کر دیا۔ پھر بلب آن ہوتے پر اس نے رسیور اٹھایا اور
تیزی سے ہالی ڈے ہوٹل کے نمبر پریس کر دیئے۔
"ہالی ڈے ہوٹل"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز
سنائی دی۔
"روم نمبر دو سو آٹھ میں مسٹر کارمن سے بات کرائیں۔
گولڈش بول رہا ہوں"...... ٹائیگر نے ایکریمین لہجے میں کہا۔
"یس سر۔ ہولڈ کیجئے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔
"ہیلو۔ کون بول رہا ہے"...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد
ایک مردانہ آواز سنائی دی۔
"مسٹر کارمن۔ میرا نام گولڈش ہے۔ میں یہاں ایکریمین
سیاحوں کو ہر قسم کی سہولیات مہیا کرتا ہوں۔ مجھے معلوم ہوا ہے
آپ ایکریمین سیاح ہیں اور آج ہی یہاں تشریف لائے ہیں تو میں نے
اس لئے آپ کو فون کیا ہے کہ آپ اگر چاہیں تو میرا آدمی آپ کو
کارڈ پہنچا دے۔ گولڈش ٹورازم کمپنی آپ کو ہر طرح کی سہولیات
انتہائی کم داموں میں مہیا کر سکتی ہے"...... ٹائیگر نے ایکریمین لہجے
میں کہا۔
"سوری مسٹر گولڈش۔ مجھے کسی چیز کی ضرورت نہیں۔ تھینک
یو"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو
گیا تو ٹائیگر نے بھی رسیور کریڈل پر رکھا اور پھر فون سیٹ سے

نکال کر اس نے کارڈ جیب میں ڈالا اور فون بوتھ سے باہر آ گیا۔ اس
نے آواز سن لی تھی اور اس کے چہرے پر مسرت کے تاثرات نمایاں
ہو گئے تھے کیونکہ وہ مارشل کی آواز پہچان گیا تھا اور اب وہ اسے یہاں
سے نکال کر اپنے مخصوص اڈے پر لے جانا چاہتا تھا تاکہ اس سے
تفصیلی پوچھ گچھ کر سکے۔ ویسے سب سے محفوظ جگہ تو رانا ہاؤس تھی
لیکن رانا ہاؤس بند تھا کیونکہ جوزف اور جوانا دونوں کارشا گئے ہوئے
تھے۔ ٹائیگر نے اپنے طور پر ایک چھوٹی سی کوٹھی لی ہوئی تھی جہاں
اس کا ایک بااعتماد آدمی ہاشم رہتا تھا۔ ٹائیگر کو معلوم تھا کہ ایسے
ہوٹلوں میں فائر ڈورز اور فائر وے موجود ہوتے ہیں تاکہ آگ لگنے کی
صورت میں مسافروں کو بحفاظت ہوٹل سے نکالا جا سکے اور عام
حالات میں وہاں باہر کوئی دربان موجود نہیں ہوتا کیونکہ عام حالات
میں اس طرف کوئی نہ جاتا تھا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار ہالی ڈے
ہوٹل کی دائیں طرف موجود فائر ایمرجنسی ڈور کے سامنے جا کر رک
گئی اور ٹائیگر نیچے اتر آیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ فائر ڈور کو کھول کر
سیڑھیاں چڑھتا ہوا دوسری منزل کے عقبی طرف پہنچ گیا۔ یہ ایک
کھلی راہداری تھی جس میں ہر کمرے کا ایمرجنسی ڈور موجود تھا۔ ٹائیگر
کو اندازہ تھا کہ دو سو آٹھ نمبر کون سا ڈور ہے۔ اس نے جیب سے
ایک گیس پسٹل نکالا اور ایمرجنسی ڈور کے لاک ہول پر اس کی نال
رکھ کر اس نے دو بار مسلسل ٹریگر دبا دیا اور پھر پسٹل واپس جیب
میں ڈال لیا۔ اسے معلوم تھا کہ اندر بے ہوش کر دینے والی گیس

پھیل گئی ہو گی اور ساؤنڈ پروف کمرے میں فوری طور پر داخل ہو
اس کے اپنے لیے بھی خطرناک ثابت ہو سکتا تھا اس لیے وہ خاموش
کھڑا رہا۔ پھر دس منٹ بعد اس نے جیب سے ماسٹر کی نکالی اور اسے
کی ہول میں ڈال کر دائیں بائیں گھمانا شروع کر دیا۔ یہ ایمرجنسی
ڈور کے لاک اس انداز میں بنائے جاتے ہیں کہ انہیں اندر سے ت
صرف ہنڈل دبا کر کھولا جا سکتا تھا لیکن باہر سے باقاعدہ چابی کی م
سے ہی کھولا جا سکتا تھا تاکہ ایمرجنسی میں تو انہیں اندر سے آسانی سے
کھولا جا سکے۔ البتہ مسافروں کی حفاظت کے لئے باہر سے سوا
ہوٹل انتظامیہ کے اور کوئی نہ کھول سکے لیکن ماسٹر کی کی مدد سے چند
لمحوں کے بعد ہی کٹک کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی درو
کھلتا چلا گیا۔ ٹائیگر نے ماسٹر کی نکال کر جیب میں ڈالی اور درواز
کھول کر وہ ایک سائیڈ پر کھڑا ہو گیا تاکہ اندر سے ہوا باہر نکل سکے۔
پھر ٹائیگر اندر داخل ہوا تو کرسی پر ایک آدمی لڑھکا ہوا نظر آ رہا تھا۔
اس کے سامنے میز پر شراب کا جام بھی آدھے سے زیادہ بھرا ہوا موجو
تھا۔ اس کا قد و قامت دیکھ کر ٹائیگر سمجھ گیا کہ یہی مارشل ہے کیونکہ
اس بارے میں وہ کاؤنٹر گرل سے معلوم کر چکا تھا۔ اس نے آگے
بڑھ کر اسے اٹھا کر کندھے پر لادا اور پھر ایمرجنسی ڈور کی طرف بڑھ
گیا۔ اس نے دروازہ لاک کیا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا فائر ڈور تک
پہنچ گیا۔ وہاں کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ اس نے اپنی کار کا عقبی درواز
کھولا اور کارمن کو دونوں سیٹوں کے درمیان لٹا کر دروازہ بند کر دی

اور پھر فائر ڈور بھی بند کر کے وہ کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا اور
پھر تھوڑی دیر بعد اس کی کار اس کالونی میں داخل ہو چکی تھی جہاں
اس کا مخصوص اڈا موجود تھا۔ اس نے کار اس کوٹھی کے گیٹ کے
سامنے لے جا کر روکی اور تین بار مخصوص انداز میں ہارن بجایا تو
پھاٹک کی چھوٹی کھڑکی کھلی اور ہاشم باہر آ گیا۔
"پھاٹک کھولو ہاشم"...... ٹائیگر نے کار کی کھڑکی سے سر باہر
نکال کر کہا۔
"یس باس"...... ہاشم نے جواب دیا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔
چند لمحوں بعد پھاٹک کھل گیا اور ٹائیگر کار اندر لے گیا۔ اس نے
گیراج میں کار لے جا کر روکی اور پھر نیچے اتر آیا۔
"ہاشم۔ عقبی سیٹ پر ایک آدمی بے ہوش پڑا ہوا ہے اسے اٹھا
کر بڑے کمرے میں کرسی پر ڈال دو اور رسی سے باندھ دو۔ میں ایک
فون کر کے وہاں پہنچ جاؤں گا"...... ٹائیگر نے ہاشم سے مخاطب ہو کر
کہا۔
"یس باس"...... ہاشم نے جواب دیا اور کار کی طرف بڑھ گیا۔
ٹائیگر اس کمرے میں داخل ہوا جہاں فون موجود تھا اور پھر اس نے
رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔
"سلیمان بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف
سے سلیمان کی آواز سنائی دی۔
"ٹائیگر بول رہا ہوں سلیمان۔ باس کہاں ہیں"...... ٹائیگر نے

کہا۔

"وہ کافی دیر سے کہیں گئے ہوئے ہیں اور یہ معلوم نہیں کہ ان کی واپسی کب ہو گی"...... سلیمان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ شکریہ"...... ٹائیگر نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد ہاشم نے آکر بتایا کہ اس نے اس کے حکم کی تعمیل کر دی ہے تو ٹائیگر اٹھا اور بڑے کمرے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ کمرے میں ایک کرسی پر مارشل رسی سے جکڑا ہوا موجود تھا لیکن ٹائیگر جانتا تھا کہ مارشل سیکرٹ ایجنٹ ہے اس لئے ہاشم کی باندھی ہوئی گانٹھ وہ آسانی سے کھول لے گا اس لئے اس نے آگے بڑھ کر گانٹھ کا معائنہ کیا اور پھر اسے کھول کر اس انداز میں باندھ دیا کہ مارشل کسی طرح بھی گانٹھ کھول نہ سکے۔ اس کے بعد اس نے ہاشم کو بلا کر اسے پانی کی ایک بوتل لانے کو کہا اور جب وہ پانی کی بوتل دے گیا تو ٹائیگر نے اٹھ کر پہلے دروازہ بند کیا تاکہ آوازیں باہر نہ جا سکیں اور پھر آگے بڑھ کر اس نے مارشل کا ایک ہاتھ سے سر پکڑا اور دوسرے ہاتھ میں موجود پانی کی بوتل کا دہانہ زبردستی مارشل کے منہ میں گھسیڑ دیا اور بوتل کو اونچا کر دیا۔ تھوڑا سا پانی جب مارشل کے حلق میں اتر گیا تو ٹائیگر نے بوتل ہٹائی اور پھر چند لمحوں بعد ہی مارشل کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے شروع ہو گئے تو ٹائیگر نے ایک بار پھر بوتل اس کے منہ سے لگا دی اور اس بار مارشل لاشعوری طور پر ہی اس طرح پانی پینے لگا جیسے پیاسا اونٹ پیتا ہے۔ جب آدھے سے

زیادہ بوتل خالی ہو گئی تو ٹائیگر نے بوتل ہٹائی اور پیچھے ہٹ کر سامنے پڑی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا۔ بوتل اس نے کرسی کے ساتھ ہی رکھ دی تھی۔ چند لمحوں بعد مارشل نے آنکھیں کھولیں اور اس نے ایک جھٹکے سے اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے بندھا ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر ہی رہ گیا تھا۔

"یہ۔ یہ سب کیا ہے۔ میں کہاں ہوں۔ تم کون ہو"۔ مارشل نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ وہ بڑی حیرت بھری نظروں سے سامنے بیٹھے ہوئے ٹائیگر کو دیکھ رہا تھا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ اسے پہچاننے کی کوشش کر رہا ہو۔

"تمہارا نام مارشل ہے اور تمہارا تعلق ایکریمین ایجنسی بلیک راڈ سے ہے اور تم نے بلیک برڈ کلب میں داخل ہو کر اس کے مالک اور جنرل مینجر رونالڈ کو ہلاک کر دیا اور پھر تم عقبی راستے سے نکل کر واپس اپنے ہوٹل ہیون سکائی پہنچے۔ وہاں تم نے کمرہ چھوڑ دیا اور پھر میک اپ تبدیل کر کے اسی سڑک پر واقع ہوٹل ہالی ڈے میں کارمن کے نام سے کمرہ لے لیا۔ بولو۔ کیا میں درست کہہ رہا ہوں"...... ٹائیگر نے شعبدہ بازوں کے سے انداز میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"تم۔ تم کون ہو اور تم یہ کیا باتیں کر رہے ہو۔ تم مجھے یہاں کیسے اور کیوں لے آئے ہو"...... مارشل نے کہا تو ٹائیگر بے اختیار ہنس پڑا۔

"میرا نام ٹائیگر ہے اور میں سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والے علی عمران کا شاگرد ہوں ۔ تمہارا باس فرنیک اور پامی نامی لڑکی کارشا گئے تھے ۔ وہاں ان سے ایک کارڈ گر گیا تھا جسے جب گرم کیا گیا تو اس پر بلیک راڈ کا نام ابھر آیا ۔ ان کے ساتھ ایک مقامی آدمی قیصر تھا ۔ اس قیصر نے بلیک برڈ کلب کے چیف رونالڈ کو بلیک میل کرنے کی کوشش کی تو رونالڈ نے اسے ہلاک کرا کے اس کی لاش بھی برقی بھٹی میں ڈلوا دی لیکن شاید تمہارے باس کو اب رونالڈ پر اعتماد نہیں رہا تھا یا وہ یہ سمجھتا تھا کہ قیصر کی وجہ سے ہم لوگ رونالڈ تک پہنچ جائیں گے اور پھر اس کے ذریعے تم تک اس لئے اس نے رونالڈ کو ختم کرنے کا ٹاسک تمہیں دے دیا اور تم نے یہ ٹاسک بڑی خوبی سے مکمل کر دیا"...... ٹائیگر نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"تم انتہائی حیرت انگیز آدمی ہو جو اس انداز میں خود ہی مجھ پر یہ سارے الزام ڈالے جا رہے ہو ۔ میرا کوئی تعلق کسی ایجنسی سے نہیں ہے اور نہ ہی میں مارشل ہوں ۔ میرا نام کارمن ہے اور میں سیاح ہوں ۔ میرے پاس تصدیق شدہ کاغذات موجود ہیں اور تم انہیں چیک کر سکتے ہو"...... مارشل نے کہا تو ٹائیگر بے اختیار ہنس پڑا ۔ اس نے جیب سے مائیکرو ٹیپ نکالی اور اسے ہاتھ میں اچھالنے لگا۔

"اس مائیکرو ٹیپ میں تمہاری شناخت بند ہے"...... ٹائیگر نے

مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب ۔ اس ٹیپ میں کیا ہے"...... مارشل نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"تم نے ہیون سکائی ہوٹل سے رونالڈ کو جو فون کیا تھا اور پھر رونالڈ نے تمہیں فون کیا ۔ اس گفتگو کی ٹیپ اس کے اندر موجود ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"جب میں کہہ رہا ہوں کہ میں نے ایسا نہیں کیا ۔ کسی مارشل نے کیا ہو گا تو تم پھر فضول باتیں کیوں کر رہے ہو"...... مارشل نے منہ بناتے ہوئے کہا تو ٹائیگر ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"مجھے معلوم ہے کہ تم نے میک اپ کیا ہوا ہے اور تمہارے اس میک اپ کو آسانی سے واش کیا جا سکتا ہے اور اس کے بعد ہیون سکائی ہوٹل والے تمہیں بطور مارشل شناخت کر لیں گے لیکن یہ لمبا پروسس ہے جبکہ اس ٹیپ میں شارٹ پروسس موجود ہے"۔ ٹائیگر نے کھڑے ہو کر بات کرتے ہوئے کہا۔

"کیسا پروسس"...... مارشل نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"سنو مارشل ۔ تم نے میک اپ کر کے اپنا چہرہ اور سر کے بالوں کا رنگ اور ڈیزائن تبدیل کر لیا ہے اور تم نے یقیناً لباس بھی تبدیل کر لیا ہو گا ۔ تمہارے پاس بطور کارمن تصدیق شدہ کاغذات بھی موجود ہوں گے لیکن تم نے اپنی آواز اور مخصوص لہجے کو تبدیل نہیں کیا اس لئے اس ٹیپ میں تمہاری یہی آواز اور یہی لہجہ بند ہے اس لئے

اب تم لاکھ کہو کہ تم مارشل نہیں ہو لیکن تمہیں خود تسلیم کرنا پڑے گا کہ تم مارشل ہی ہو"...... ٹائیگر نے کہا تو مارشل نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے ۔ اس کی آنکھیں حیرت سے پھیل سی گئی تھیں ۔

"اوہ ۔ اوہ ۔ تم میری توقع سے بھی زیادہ تیز اور چالاک ہو ۔ میں کبھی سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ تم اس انداز میں شناخت کرو گے" ۔ مارشل نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"میں یہ بھی بتا دوں کہ تم نے یہ اعتراف اس لئے بھی کر لیا ہے کہ تم نے اس دوران گانٹھ کھولنے کی ہر ممکن کوشش کر لی ہے لیکن اب جب تم اس میں ہر طرح ناکام ہو گئے ہو تو تم نے اعتراف کر لیا اگر تم مڑ کر دیکھ سکتے ہو تو دیکھ لو کہ تمہاری پشت پر آئینہ نصب ہے جس میں تمہاری کرسی کے عقب میں تمہاری انگلیاں حرکت کرتی اور گانٹھ کو تلاش کرنے کی ہر کوشش صاف دکھائی دیتی ہے"...... ٹائیگر نے کہا تو اس بار مارشل نے بے اختیار لمبے لمبے سانس لینے شروع کر دیئے ۔ شاید وہ اب ہر لحاظ سے ٹائیگر کی ذہانت سے مرعوب ہو چکا تھا۔

"ٹھیک ہے ۔ میں مارشل ہوں اور میں نے ہی رونالڈ کو ہلاک کیا ہے ۔ اب تم مجھ سے کیا چاہتے ہو ۔ مجھے مارنا چاہتے ہو تو مار دو کیونکہ ایجنٹ کی زندگی کا کسی نہ کسی موڑ پر تو یہ انجام سامنے آ ہی جاتا ہے"...... مارشل نے کہا۔

"تم سرکاری آدمی ہو اور اپنی ڈیوٹی دے رہے ہو اس لئے تمہیں ہلاک کرنا میرا کام نہیں ہے ۔ تمہیں حکومت کے حوالے کر دیا جائے گا ۔ اس کے بعد عدالت میں تم پر مقدمہ چلے گا اور پھر عدالت جو فیصلہ کرے گی وہ تمہیں قبول کرنا پڑے گا ۔ ہاں اگر تم مجرم ہوتے تو پھر تمہاری لاش یہیں اس کمرے میں ہی دفن کر دی جاتی" ۔ ٹائیگر نے سنجیدہ لہجے میں کہا تو مارشل کے چہرے پر ایک بار پھر حیرت کے تاثرات ابھر آئے ۔

"میں تمہارے ملک کو پسماندہ اور یہاں کے لوگوں کو احمق سمجھتا تھا لیکن تم تو ایکریمیا سے بھی دو ہاتھ آگے ہو ۔ حیرت ہے ۔ آج تک ہمیں اس طرح عقبی دیوار پر آئینہ لگانے کا خیال تک نہیں آیا جس کے سامنے مشکوک افراد کو باندھ کر کرسیوں پر بٹھایا جائے ۔ بہرحال اب تم بتاؤ ۔ تم مجھ سے کیا چاہتے ہو ۔ میں بالکل سچ بتا دوں گا"...... مارشل نے کہا۔

"تمہارے کتنے ساتھی ہیں"...... ٹائیگر نے پوچھا۔

"میرے دو ساتھی ہیں ۔ انتھونی اور روبن"...... مارشل نے کہا۔

"اس جوڑے کا نام نہیں بتایا تم نے جو کارشا پہنچا تھا ۔ فرنیک اور پامی"...... ٹائیگر نے کہا۔

"وہ باس ہیں ۔ باس فرنیک اور اس کی اسسٹنٹ پامی" ۔ مارشل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اب تم تفصیل سے بتا دو کہ تمہارے ساتھی کہاں ہیں اور کس

ہوٹل میں رہ رہے ہیں ۔ ان کے حلیئے اور فرنیک اور پامی کہاں رہ رہے ہیں "...... ٹائیگر نے کہا تو مارشل بے اختیار ہنس پڑا۔

" تم ہنس رہے ہو ۔ کیوں "..... ٹائیگر نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

" اس لئے ہنس رہا ہوں کہ جو کچھ میں تمہیں بتاؤں گا تم اس پر یقین نہیں کرو گے ۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ ہم تینوں یعنی مارشل، میرے ساتھی انتھونی اور روبن پہلے ایک کوٹھی میں اکٹھے رہتے تھے جبکہ باس اور اس کی اسسٹنٹ علیحدہ کوٹھی میں لیکن پھر شاید باس کی کوٹھی شناخت کر لی گئی ۔ چنانچہ انہوں نے وہ کوٹھی چھوڑ دی اور کسی دوسری کوٹھی میں شفٹ ہو گئے جس کا علم ہمیں نہیں ہے اور ہمیں انہوں نے حکم دے دیا کہ ہم تینوں علیحدہ علیحدہ ہوٹلوں میں رہیں اور علیحدہ علیحدہ فون کر کے انہیں اپنی رہائش کے بارے میں بتا دیں ۔ چنانچہ میں ہیون سکائی ہوٹل میں ٹھہر گیا اور میں نے چیف کو فون کر کے بتا دیا لیکن مجھے حقیقتاً معلوم نہیں ہے کہ میرے ساتھی کن ہوٹلوں اور کن ناموں سے رہ رہے ہیں ۔ نہ ہمارے درمیان کوئی رابطہ ہے ۔ اگر رابطہ ہو گا تو ہر ایک کا براہ راست چیف سے ہو گا اور چیف کی رہائش گاہ کا بھی مجھے علم نہیں ہے "۔ مارشل نے کہا۔

" تمہیں چیف فرنیک کا فون نمبر تو معلوم ہو گا "...... ٹائیگر نے کہا۔

" ہاں ۔ معلوم ہے لیکن یہ فون نمبر سیٹلائٹ کا ہے ۔ چیف نے خصوصی طور پر اس کا انتظام کرایا تھا کیونکہ وہ ایسے سارے معاملات کو بہت اچھی طرح سمجھتا ہے "...... مارشل نے کہا۔

" کیا نمبر ہے ۔ وہ بتاؤ اور یہ سن لو کہ تمہیں اس نمبر کو کنفرم بھی کرنا ہو گا "...... ٹائیگر نے کہا۔

" کنفرم ۔ وہ کیسے "...... مارشل نے چونک کر پوچھا۔

" تم جو نمبر بتاؤ گے وہ میں ڈائل کر کے رسیور تمہارے کان سے لگا دوں گا ۔ لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دوں گا ۔ تم نے فرنیک سے بات کرنی ہے چاہے جو کچھ بھی کہو ۔ بہر حال یہ کنفرم ہو جائے گا کہ یہ نمبر واقعی فرنیک کا ہے اور یہ بھی سن لو کہ اگر تم نے اسے کوئی اشارہ دیا یا کوئی کوڈ بولا تو پھر ہمارا معاہدہ ختم ۔ پھر تمہیں فوری ہلاک ہونا پڑے گا "...... ٹائیگر نے کہا۔

" میں اسے اشارہ نہیں کر سکتا ۔ مجھے تو یہ بھی معلوم نہیں کہ میں کہاں موجود ہوں "...... مارشل نے کہا۔

" تم اسے خطرے سے تو خبردار کر سکتے ہو "...... ٹائیگر نے کہا۔

" کس قسم کا خطرہ ۔ جب مجھے معلوم ہی نہیں کہ باس کہاں رہتا ہے اور نمبر سیٹلائٹ فون کا ہے جس کے ذریعے باس کو کسی بھی طور پر ٹریس نہیں کیا جا سکتا "...... مارشل نے جواب دیتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے فون نمبر بتا دیا۔

" تم صرف کنفرم کراؤ ۔ باقی کام کی فکر مت کرو "...... ٹائیگر نے

کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھا کر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے اور پھر آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آگے بڑھ کر رسیور مارشل کے کان سے لگا دیا۔ دوسری طرف گھنٹی بجتی رہی لیکن کافی دیر تک گھنٹی بجنے کے باوجود کسی نے رسیور نہ اٹھایا تو ٹائیگر نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

"اب بولو"...... ٹائیگر نے سخت لہجے میں کہا۔

"میں کیا بتاؤں۔ اب چیف موجود نہیں ہے یا خود ہی رسیور نہیں اٹھا رہا تو اس میں میرا کیا قصور ہے۔ گھنٹی تو جا رہی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ نمبر درست ہے اور کام کر رہا ہے"...... مارشل نے جواب دیا۔

"دیکھو۔ میں تمہارا لحاظ اس لئے کر رہا ہوں کہ تم سرکاری آدمی ہو ورنہ میں ایک لمحے میں تمہاری روح سے بھی اصلیت اگلوا سکتا ہوں"...... ٹائیگر کا لہجہ مزید سخت ہو گیا تو مارشل بے اختیار ہنس پڑا۔

"مجھے معلوم ہے کہ تم نے بہرحال کسی نہ کسی بہانے مجھے گولی مار دینی ہے اس لئے جو جی چاہے کرو۔ میں اب بے بس ہو جانے کے بعد کیا کر سکتا ہوں"...... مارشل نے جواب دیا تو ٹائیگر نے بغیر کوئی جواب دیئے آگے بڑھ کر انگلی کا مڑا ہوا ہک پوری قوت سے مارشل کی کنپٹی پر مار دیا تو مارشل کے حلق سے ہلکی سی چیخ نکلی لیکن اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتا ٹائیگر نے ایک اور بھرپور ضرب لگا دی اور

اس بار مارشل کی گردن ڈھلک گئی۔ اس کی کنپٹی پر سیاہ نشان ابھر آیا تھا۔ ٹائیگر نے پیچھے ہٹ کر رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے نسوانی آواز سنائی دی۔

"پولیس ہیڈ کوارٹر سے ایس پی اعظم خان بول رہا ہوں"۔ ٹائیگر نے بھاری اور سخت لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ فرمائیے"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"سیٹلائٹ فون کے بارے میں سیکرٹ معلومات کہاں سے مل سکتی ہیں"...... ٹائیگر نے اسی طرح بھاری آواز اور سخت لہجے میں کہا۔

"سیٹلائٹ فون سپیشل انکوائری سے سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی نمبر بھی بتا دیا گیا۔ ٹائیگر نے بغیر کچھ کہے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر انکوائری آپریٹر کا بتایا ہوا نمبر پریس کر دیا۔

"سیٹلائٹ فون انکوائری"...... رابطہ قائم ہوتے ہی اس بار ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"پولیس ہیڈ کوارٹر سے اے ایس پی اعظم خان بول رہا ہوں"...... ٹائیگر نے خصوصی طور پر بھاری آواز اور سرد لہجے میں

بات کرتے ہوئے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"ایک نمبر نوٹ کریں اور مجھے بتائیں کہ یہ نمبر کہاں نصب ہے لیکن خیال رکھیں کہ یہ انتہائی اہم ملکی معاملہ ہے۔ غلطی نہیں ہونی چاہیے ورنہ آپ کی باقی عمر جیل میں گزر سکتی ہے"...... ٹائیگر نے تیز لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"آپ نمبر بتائیں جناب۔ آپ کو درست بتایا جائے گا"۔ دوسری طرف سے بولنے والے نے قدرے خوفزدہ لہجے میں کہا تو ٹائیگر نے اسے وہ نمبر بتا دیا جو اس نے مارشل کے کہنے پر ڈائل کیا تھا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر لائن پر خاموشی طاری ہو گئی۔

"ہیلو سر۔ کیا آپ لائن پر ہیں"...... چند لمحوں بعد فون آپریٹر کی آواز سنائی دی۔

"یس"...... ٹائیگر نے کہا۔

"یہ نمبر ٹاور کالونی کی کوٹھی نمبر ایک سو ایک میں ڈاکٹر نصیر کے نام سے نصب ہے اور سر یہ بھی بتا دوں کہ وزارت ڈیفنس کی طرف سے خصوصی احکامات پر چار روز پہلے یہ نمبر وہاں نصب کیا گیا ہے۔ یہ بھی حکم دیا گیا تھا کہ اسے اوپن نہ کیا جائے لیکن آپ تو خود بھی سرکاری افسر ہیں اور پھر یہ ملکی معاملہ ہے اس لئے میں نے بتا دیا ہے"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"آپ نے اچھی طرح چیک کیا ہے یا نہیں"...... ٹائیگر نے پہلے سے زیادہ سخت لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ میں نے دو بار چیک کر کے آپ کو بتایا ہے سر"۔ آپریٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ تھینک یو"...... ٹائیگر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھا اور اٹھ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دروازہ کھولا اور باہر آ گیا۔

"ہاشم"...... ٹائیگر نے اونچی آواز میں کہا۔

"یس سر"...... چند لمحوں بعد ہاشم وہاں پہنچ گیا۔

"میں ایک ضروری کام کے لئے جا رہا ہوں اور تھوڑی دیر بعد واپس آ جاؤں گا۔ اندر جو آدمی موجود ہے اسے میں نے دوبارہ بے ہوش کر دیا ہے اور وہ بندھا ہوا بھی ہے۔ اس کے باوجود تم نے خصوصی طور پر اس کا خیال رکھنا ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"یس سر۔ آپ بے فکر رہیں"...... ہاشم نے کہا اور پھر ٹائیگر کے ساتھ آ کر پھاٹک کی طرف بڑھ گیا۔ ٹائیگر اپنی کار کی طرف مڑ گیا جبکہ ہاشم نے آگے جا کر پھاٹک کھول دیا تو ٹائیگر کار موڑ کر پھاٹک سے باہر آ گیا اور پھر اسے تیزی سے آگے بڑھانے لگا۔ ٹاور کالونی وہاں سے کافی فاصلے پر تھی اس لئے اسے وہاں پہنچتے پہنچتے ایک گھنٹہ لگ گیا۔ اس نے کالونی میں داخل ہوتے ہی کار کی رفتار آہستہ کر دی اور پھر تھوڑی دیر بعد اس نے کوٹھی نمبر ایک سو ایک کو چیک کر لیا۔ یہ

ایک خاصی بڑی کوٹھی تھی اور اس کا جہازی سائز کا پھاٹک بند تھا۔ ٹائیگر کار آگے لے گیا اور پھر اس نے کار کو ایک پبلک پارکنگ میں روکا اور پھر اسے لاک کر کے وہ سڑک کراس کر کے سائیڈ روڈ سے گزر کر اس کوٹھی کی عقبی طرف مڑ گیا۔ کوٹھی کی دیواریں خاصی اونچی تھیں لیکن ٹائیگر کو بہرحال اندر جانا تھا اور اندر ایکریمین ایجنٹ بھی موجود تھے۔ ان سے بھی اس نے نمٹنا تھا اس لئے اس نے ادھر ادھر دیکھا اور پھر اس کی نظریں کچھ فاصلے پر کھڑی گندگی اٹھانے والی مخصوص قسم کی ہاتھ ریڑھی پر پڑ گئیں۔ وہ تیزی سے اس ریڑھی کی طرف بڑھا۔ اس نے ریڑھی کھینچ کر دیوار کے ساتھ لگا دی۔ گندگی کو پھیلنے سے روکنے کے لئے اس کا پچھلا حصہ کسی بگھی کی طرح بند تھا اور خاصا اونچا تھا اس لئے ٹائیگر بجلی کی سی تیزی سے اس ریڑھی پر چڑھ کر اس کی چھت پر چڑھا اور دوسرے لمحے ایک جمپ لے کر آسانی سے دیوار پر چڑھ گیا اور پھر اس نے اندر چھلانگ لگا دی۔ اس کے نیچے گرنے سے ہلکا سا دھماکہ ہوا اور اس دھماکے کا رد عمل دیکھنے کے لئے وہ دیوار کے ساتھ ہی موجود باڑ کے پیچھے دبک گیا لیکن جب چند لمحوں تک کوئی رد عمل سامنے نہ آیا تو وہ اٹھا اور پنجوں کے بل دوڑتا ہوا سائیڈ گلی کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ گلی سے گزر کر وہ جب سامنے کی طرف آیا تو کونے میں ہی رک گیا۔ سامنے کے رخ پر خاموشی تھی اور یہ خاموشی اس قدر گہری تھی کہ ٹائیگر کو احساس ہونے لگا کہ کوٹھی خالی ہے اور اس میں کوئی آدمی موجود نہیں ہے۔

اس کا مطلب تھا کہ یا تو اس مارشل نے غلط نمبر بتایا ہے یا پھر اس فون آپریٹر سے کوئی غلطی ہوئی ہے لیکن بہرحال اب وہ چونکہ یہاں سے پلٹ کر واپس نہ جا سکتا تھا اس لئے وہ آگے بڑھا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ اس پوری کوٹھی کو چیک کر چکا تھا۔ کوٹھی واقعی خالی تھی۔ البتہ کمروں میں موجود مخصوص قسم کی بو بتا رہی تھی کہ کچھ عرصہ پہلے یہاں کمروں میں شراب نوشی کی گئی ہے جس کی ہلکی سی بو ابھی تک موجود تھی۔ ایک کمرے میں فون بھی موجود تھا۔ ٹائیگر نے فون کا رسیور اٹھایا تو اس میں ٹون موجود تھی۔ اس نے فون پر لکھا ہوا نمبر چیک کیا تو اس نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا کیونکہ نمبر وہی تھا جو مارشل نے بتایا تھا۔

"پھر یہ لوگ کوٹھی کیوں چھوڑ گئے ہیں"...... ٹائیگر نے بیرونی دروازے کی طرف مڑتے ہوئے کہا لیکن پھر ایک خیال کے آتے ہی وہ تیزی سے پلٹا۔ اسے خیال آ گیا تھا کہ سیٹلائٹ فون خصوصی ساخت کے ہوتے ہیں۔ ان میں میموری اور کال ٹیپ کرنے کا خصوصی انتظام ہوتا ہے۔ چنانچہ جب واپس آ کر اس نے فون کو چیک کیا تو واقعی اس کا خیال درست تھا۔ ٹائیگر نے چیکنگ تو اس کے منہ سے بے اختیار ایک طویل سانس نکل گیا کیونکہ میموری اور ٹیپ سسٹم کو باقاعدہ واش کیا گیا تھا جس کا مطلب تھا کہ فرنیک اور اس کی ساتھی لڑکی دونوں واقعی تیز اور ذہین لوگ ہیں لیکن یہ بات اس کی سمجھ میں نہ آ رہی تھی کہ وہ کوٹھی کیوں چھوڑ گئے ہیں۔

وہ یہی سوچتا ہوا باہر آیا اور اسی لمحے اس کی نظریں چھوٹے پھاٹک پر پڑیں جو اندر سے بند نہ تھا۔

"اوہ۔ میں نے خواہ مخواہ کی اچھل کود کی ہے۔ یہ پھاٹک تو کھلا ہوا ہے"...... ٹائیگر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا وہ پھاٹک کی طرف بڑھتا چلا گیا اور پھاٹک تک پہنچتے پہنچتے یہ بات بھی اس کی سمجھ میں آ گئی تھی کہ وہ فرنیک اور اس کی ساتھی لڑکی کیوں کوٹھی چھوڑ گئے ہیں۔ یقیناً انہیں کسی نہ کسی طرح مارشل کے ہوٹل سے اغوا ہونے کا اطلاع مل گئی ہو گی اور چونکہ مارشل فون نمبر جانتا تھا گو ایسے فون نمبر سے مقام ٹریس کرنا آسان نہ تھا لیکن اس کے باوجود فرنیک نے رسک نہیں لیا اور کوٹھی چھوڑ دی۔ پھاٹک کھول کر ٹائیگر باہر سڑک پر آیا اور اس نے پھاٹک کو بند کر دیا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا وہ اس پارکنگ کی طرف بڑھتا چلا گیا جہاں اس کی کار موجود تھی اور پھر تھوڑی دیر بعد اس کی کار تیزی سے واپس اس کے اپنے اڈے کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ پھر اسے واپس جانے میں بھی پہلے کی طرح ایک گھنٹہ لگ گیا۔ اس نے کار پھاٹک کے سامنے روکی اور پھر ہارن بجانے ہی لگا تھا کہ اس کی نظریں چھوٹے پھاٹک پر پڑیں۔ پھاٹک تھوڑا سا کھلا ہوا تھا۔ ٹائیگر بجلی کی سی تیزی سے کار کا دروازہ کھول کر نیچے اترا اور پھر تیزی سے پھاٹک کی طرف گیا۔ اس نے پھاٹک کھول کر اندر جھانکا تو اندر ویسی ہی خاموشی تھی جیسی اس نے فرنیک والی کوٹھی میں محسوس کی تھی۔ وہ

تیزی سے دوڑتا ہوا اندرونی کمرے کی طرف گیا جہاں مارشل موجود تھا لیکن جیسے ہی وہ کمرے میں داخل ہوا تو بے اختیار ٹھٹھک کر رک گیا کیونکہ وہاں ہاشم کی لاش پڑی ہوئی تھی اور اس کی گردن توڑ کر اسے ہلاک کیا گیا تھا اور رسی کھلی ہوئی پڑی تھی اور وہ کرسی خالی تھی جس پر مارشل بندھا ہوا بیٹھا تھا۔ ٹائیگر نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور واپس مڑا اور اس نے خود بڑا پھاٹک کھولا اور کار اندر لا کر گیراج میں روکی اور پھر نیچے اتر کر اس نے واپس جا کر پھاٹک بند کیا اور اسی کمرے میں آ گیا۔ اس نے پوری کوٹھی کی تلاشی لی تھی۔ عقبی طرف کی بھی چیکنگ کی لیکن مارشل وہاں موجود نہ تھا۔ اس کا خیال تھا کہ شاید وہ اس کے انتظار میں کہیں چھپا ہوا ہو لیکن وہ نکل گیا تھا ٹائیگر نے ہاشم کی لاش کو کار کی عقبی سیٹوں کے درمیان ڈالا اور پھر پھاٹک کھول کر اس نے کار کو موڑ کر باہر نکال کر روکا اور نیچے اتر کر پھاٹک کو اندر سے بند کیا اور پھر چھوٹے پھاٹک سے باہر آ کر اس نے اسے بھی لاک کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار ایک ویران علاقے کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ اس نے ایک جگہ کار روکی اور پھر کار کی عقبی سیٹوں کے درمیان پڑی ہاشم کی لاش گھسیٹ کر اس نے درختوں کے ایک جھنڈ میں ڈالی اور واپس آ کر کار میں بیٹھ کر آگے بڑھ گیا۔ اسے معلوم تھا کہ پولیس خود ہی اس لاش کو لے جا کر لاوارث سمجھ کر دفنا دے گی کیونکہ ہاشم کا واقعی کوئی آگے پیچھے نہ تھا۔ مارشل بھی ہاتھ سے نکل گیا تھا اور فرنیک بھی۔ اس کے علاوہ وہ

کوئی ایسی بات بھی معلوم نہ کر سکا تھا جس کے ذریعے وہ آگے بڑھ سکتا ۔یہی سوچتا ہوا وہ آگے بڑھا چلا جا رہا تھا کہ اچانک اس کے ذہن میں ایک خیال آیا تو اس نے کار کا رخ موڑ دیا اور پھر تقریباً نصف گھنٹے بعد وہ دارالحکومت میں چلنے والی ٹیکسیوں کے مرکزی کنٹرول آفس میں داخل ہو رہا تھا ۔ حکومت نے شہر میں ٹیکسی کاروں کو باقاعدہ منظم انداز میں چلانے کے انتظامات کئے تھے اور کافی عرصے سے یہ نظام خاصی کامیابی سے چل رہا تھا ۔ اس نظام کے تحت ہر ٹیکسی کار میں خصوصی ٹرانسمیٹر نصب تھا جس کا کنٹرول مرکزی آفس میں تھا اور ہر ٹیکسی والا سواری کو بٹھانے کے بعد مرکزی آفس کو اطلاع دیتا تھا کہ وہ کہاں جا رہا ہے ۔اس کے علاوہ کسی بھی خطرے کی صورت میں وہ مرکزی آفس کو خصوصی ریڈ کاشن دے سکتا تھا اور ریڈ کاشن ملتے ہی مرکزی آفس پولیس ریسکیو کو اطلاع دے دیتا تھا اور اس طرح ٹیکسی خطرے سے بچ جاتی تھی ۔اس کے علاوہ کوئی بھی شہری مرکزی آفس فون کر کے کہیں بھی ٹیکسی کال کر سکتا تھا ۔ ٹائیگر کو خیال آیا تھا کہ مارشل نے لازماً کالونی سے نکل کر کوئی ٹیکسی انگیج کی ہوگی اور مرکزی آفس میں مارشل کی منزل کو ٹریس کیا جا سکتا تھا اور پھر وہی ہوا ۔ایک بڑا نوٹ دینے کے بعد کنٹرولنگ آپریٹر نے ریکارڈ دیکھ کر اسے بتا دیا کہ اب سے ڈیڑھ گھنٹہ پہلے اس کالونی کے بیرونی چوک سے ایک ایکریمی نے گراس وڈ کے لئے ٹیکسی ہائر کی تھی جس کی اطلاع ان کے پاس موجود تھی ۔ پھر ٹائیگر کے کہنے

پر آپریٹر نے اس ٹیکسی ڈرائیور سے رابطہ کیا تو اس نے بتایا کہ اس نے اس غیر ملکی کو گراس وڈ روڈ پر موجود ہوٹل سپرنگ کے سامنے ڈراپ کیا تھا تو ٹائیگر وہاں سے سیدھا ہوٹل سپرنگ گیا لیکن وہاں سے اسے معلوم ہوا کہ ایک ایکریمی مسافر آیا ضرور تھا لیکن اس کی پسند کا کمرہ اس کے پاس نہ تھا اس لئے وہ واپس چلا گیا ہے تو ٹائیگر بے اختیار ایک طویل سانس لے کر رہ گیا کیونکہ اب مزید اسے تلاش کرنا تقریباً ناممکن تھا لیکن پھر کار میں بیٹھتے ہوئے اسے ایک خیال آیا تو وہ کار سے نیچے اترا اور ہوٹل کے بیرونی برآمدے میں موجود پبلک فون بوتھ کی طرف بڑھتا چلا گیا ۔اس نے کارڈ ڈال کر فون آن کیا اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے ۔

"یس ۔ٹیکسی آپریشن ہیڈ کوارٹر"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی ۔

"آپریشن آفیسر عباس سے بات کراؤ ۔ میں رضوان بول رہا ہوں ابھی تھوڑی دیر پہلے میں ان سے مل کر آیا ہوں"...... ٹائیگر نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا ۔اس نے جان بوجھ کر آپریشن کلرک کی بجائے آپریشن آفیسر کہا تھا تاکہ عباس اس خطاب پر خوش ہو جائے ۔وہ ایسے لوگوں کی نفسیات جانتا تھا ۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا ۔

"ہیلو ۔عباس بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد عباس کی آواز سنائی دی ۔

"رضوان بول رہا ہوں عباس صاحب۔ ابھی آپ سے ملاقات ہوئی ہے جس میں آپ نے مجھے سپرنگ ہوٹل کے بارے میں ٹیکسی ڈرائیور سے پوچھ کر بتایا تھا"...... ٹائیگر نے کہا۔

"جی رضوان صاحب۔ مجھے یاد ہے۔ فرمایئے اب میرے لئے کیا حکم ہے"...... عباس نے مسکراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"آپ کو اتنا خرچہ مزید مل سکتا ہے اگر آپ یہ معلوم کر کے مجھے بتائیں کہ اس غیر ملکی کو جسے آپ کا ٹیکسی ڈرائیور سپرنگ ہوٹل پہنچا آیا تھا وہاں سے کہاں گیا ہے کیونکہ وہ غیر ملکی یہاں اپنی پسند کا کمرہ نہ ملنے پر واپس چلا گیا تھا"...... ٹائیگر نے کہا۔

"آپ آفس آجائیں تاکہ تفصیل سے بات ہو سکے"...... عباس نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں آرہا ہوں۔ میرے پہنچنے تک آپ معلومات حاصل کر لیں"...... ٹائیگر نے کہا۔

"اوکے"...... عباس نے کہا تو ٹائیگر نے رسیور رکھا اور فون سیٹ سے کارڈ نکالا اور پھر فون بوتھ سے باہر نکل کر اپنی کار کی طرف بڑھ گیا۔ پھر تقریباً نصف گھنٹے کی ڈرائیونگ کے بعد وہ جب عباس کے پاس پہنچا تو عباس کے چہرے پر کامیابی کی مسکراہٹ واضح طور پر نظر آرہی تھی۔

"کچھ معلوم ہوا عباس صاحب"...... ٹائیگر نے جیب سے ہاتھ نکال کر عباس کے ہاتھ پر رکھتے ہوئے کہا تو عباس نے بجلی کی سی

تیزی سے اپنا ہاتھ جیب میں ڈال لیا۔ ٹائیگر نے اس کی مٹھی میں ایک بڑی مالیت کا نوٹ دیا تھا۔

"رضوان صاحب۔ میں نے اس غیر ملکی کا آخری ٹھکانہ بھی معلوم کر لیا ہے۔ وہ سپرنگ ہوٹل سے ایک ٹیکسی میں بیٹھ کر روز روڈ پر واقع ہوٹل پیکارڈلی پہنچ گیا۔ پھر وہاں سے وہ ایک اور ٹیکسی میں بیٹھ کر ٹرم روڈ پر واقع ایک ہوٹل کارساز پہنچ گیا۔ اس ڈرائیور کو چونکہ وہاں سے فوری سواری نہ ملی تھی اس لئے وہ وہاں رکا رہا اور اسے سواری تقریباً نصف گھنٹے بعد ملی اور تب تک وہ غیر ملکی واپس نہ آیا تھا۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ غیر ملکی کارساز ہوٹل میں ٹھہرا ہوا ہے"۔ عباس نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ شکریہ"...... ٹائیگر نے کہا اور پھر اٹھ کر وہ باہر اپنی کار کی طرف بڑھ گیا۔ کارساز ہوٹل کافی بڑا تھا۔ اس میں جوا خانہ بھی تھا اور بار بھی اس لئے وہاں اکثر بڑے بڑے لوگ بھی آتے جاتے رہتے تھے اس لئے ٹائیگر بھی اکثر وہاں جاتا رہتا تھا اور اس ہوٹل میں اس کے کئی اچھے دوست بھی تھے۔ تھوڑی دیر بعد ٹائیگر نے کار ہوٹل کی پارکنگ میں روکی اور پھر نیچے اتر کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا مین گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ہوٹل کے اسسٹنٹ مینجر احسن کے آفس میں داخل ہو رہا تھا۔

"اوہ۔ آؤ ٹائیگر۔ آج بڑے دنوں بعد چکر لگایا ہے"۔ اسسٹنٹ مینجر احسن نے اٹھ کر مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

"ہاں ۔ میں آج بھی کام سے آیا ہوں ۔ بولو ۔ دس ہزار روپے کمانا چاہتے ہو یا نہیں"...... ٹائیگر نے مصافحہ کرتے ہوئے کہا تو اسسٹنٹ مینجر احسن بے اختیار اچھل پڑا۔

"دس ہزار ۔ہاں کیوں نہیں ۔میں تو دس روپے بھی نہ چھوڑوں تم دس ہزار کی بات کر رہے ہو ۔بولو کیا کام ہے بلکہ سمجھو کہ تمہارا کام ہو گیا"...... احسن نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ایک ایکریمین کا حلیہ اور لباس کی تفصیل بتاتا ہوں ۔اسے غور سے سن لو"...... ٹائیگر نے کہا اور پھر اس نے مارشل کا حلیہ اور لباس کی تفصیل بتا دی۔

"ٹھیک ہے ۔ مجھے یاد ہو گیا ہے ۔کیا کرنا ہے اس کا"۔احسن نے کہا۔

"یہ غیر ملکی تمہارے ہوٹل میں ٹھہرا ہوا ہے ۔یہ اب سے تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ پہلے یہاں پہنچا ہے ۔ تم نے اس کا کمرہ نمبر ٹریس کر کے مجھے بتانا ہے لیکن شرط یہ ہے کہ اسے اس کی اطلاع نہ ہو سکے"۔ ٹائیگر نے کہا۔

"کوئی ہنگامہ تو نہیں ہو گا"...... احسن نے کہا۔

"نہیں ۔ صرف معلومات اور بس ۔ لیکن تم جانتے ہو ۔ معلومات حتمی ہونی چاہئیں ورنہ تمہاری گردن اس طرح کٹ جائے گی جیسے تار سے صابن کٹتا ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"اوکے ۔ میں آ رہا ہوں ۔ تم بیٹھو"...... احسن نے کہا اور اٹھ کر

تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا کمرے سے باہر چلا گیا جبکہ ٹائیگر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کرسی کی پشت سے کمر لگا دی ۔ وہ ہر قیمت پر اس مارشل کو گھیرنا چاہتا تھا کیونکہ ایک تو وہ ہاشم کا قاتل تھا اور دوسرا اب ٹائیگر نے اس سے تفصیلی پوچھ گچھ کا فیصلہ کر لیا تھا چاہے اس کے لئے اسے کسی بھی حد تک جانا پڑے ۔تقریباً دس منٹ بعد احسن واپس آ کر کرسی پر بیٹھ گیا۔

"نکالو دس ہزار روپے"...... احسن نے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

"مل جائیں گے ۔ تمہیں معلوم ہے کہ میں نہ جھوٹا وعدہ کرتا ہوں اور نہ ہی غلط بات کرتا ہوں ۔ تم بتاؤ کیا کر کے آئے ہو"۔ ٹائیگر نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یہ غیر ملکی ریگن کے نام سے یہاں ٹھہرا ہوا ہے اور اس کا کمرہ نمبر تین سو سات ہے اور جب سے آیا ہے کمرے سے باہر نہیں نکلا اور نہ ہی اس نے فون استعمال کیا ہے"...... احسن نے کہا۔

"کیا وہ کمرے میں موجود ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"ظاہر ہے موجود ہی ہو گا ۔دروازہ اندر سے لاک ہے اور کوئی دوسرا راستہ باہر جانے کا نہیں ہے"...... احسن نے کہا۔

"یہاں فائر ایمرجنسی ڈور تو ہو گا"...... ٹائیگر نے کہا۔

"نہیں ۔ اس ہوٹل کی بلڈنگ اس دور کی بنی ہوئی ہے جب ایسی باتوں پر کوئی توجہ نہ دیتا تھا ۔ البتہ نئے ہوٹلوں میں اس کا خیال رکھا جاتا ہے"...... احسن نے جواب دیا تو ٹائیگر نے کوٹ کی

اندرونی جیب سے چند بڑے نوٹ نکالے اور ان میں سے دس نوٹ علیحدہ کر کے اس نے احسن کی طرف بڑھا دیئے۔

"شکریہ"...... احسن نے جلدی سے نوٹ لے کر جیب میں ڈالتے ہوئے کہا تو ٹائیگر مسکراتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔ تھوڑی دیر بعد وہ تیسری منزل کے کمرہ نمبر تین سو سات کے سامنے موجود تھا۔ دروازہ بند تھا اور دیوار پر لگی نیم پلیٹ پر ریگن کے نام کی چٹ بھی موجود تھی۔ ٹائیگر نے ادھر ادھر دیکھا اور پھر جیب سے ماسٹر کی نکال کر اس نے لاک کے کی ہول میں ڈالی اور اسے آہستگی سے دائیں بائیں گھمانا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد ہی کٹک کی ہلکی سی آواز سنائی دی تو ٹائیگر نے ماسٹر کی نکال کر جیب میں ڈالی اور ہاتھ بڑھا کر ہینڈل نیچے کیا تو دروازہ بے آواز کھلتا چلا گیا۔ ٹائیگر کو معلوم تھا کہ اس ہوٹل کے کمرے سوٹ کے انداز میں بنائے گئے ہیں جن میں ایک کمرہ اور راہداری فرنٹ پر اور ایک بیڈ روم آخر میں ہوتا ہے اور اسے یقین تھا کہ مارشل اس وقت اندرونی کمرے میں بیٹھا ٹی وی دیکھ رہا ہو گا لیکن کمرے میں خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ ایسی ہی خاموشی جیسی خالی جگہوں پر ہوتی ہے۔ اس کا مطلب تھا کہ کمرہ خالی ہے۔ وہ تیزی سے اندر داخل ہوا اور پھر محتاط انداز میں اس نے اندرونی کمرے میں جھانکا لیکن یہ کمرہ بھی خالی تھا جبکہ عقبی کھڑکی کھلی ہوئی نظر آ رہی تھی۔ ٹائیگر تیزی سے آگے بڑھا اور پھر اس نے کھڑکی سے باہر جھانکا لیکن یہ کھڑکی سڑک پر کھلی ہوئی تھی اور نیچے کوئی سہارا نہ تھا اور نہ

ہی کھڑکی کی سائیڈوں میں پائپ تھے کہ ٹائیگر سمجھتا کہ وہ ان پائپوں کے ذریعے نیچے پہنچ سکا ہو گا۔ اس نے ایک بار پھر پورے سوٹ کی تلاشی لی لیکن وہاں مارشل موجود نہیں تھا اور نہ ہی کسی قسم کا کوئی سامان موجود تھا۔ ٹائیگر واپس مڑا اور اس کمرے سے باہر آ کر کمرے کو لاک کیا اور پھر تیزی سے لفٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس کی سمجھ میں نہ آ رہا تھا کہ آخر مارشل اس انداز میں کہاں چلا گیا اور کمرہ جس انداز میں لاکڈ تھا اس سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ اسے چابی سے باقاعدہ لاک کیا گیا ہے۔ ایسی صورت میں وہ لابی سے گزر کر ہی باہر جا سکتا تھا جبکہ احسن یہ معلوم کر کے آیا تھا کہ وہ باہر نہیں گیا اور پھر تھوڑی دیر بعد ٹائیگر لابی کے کاؤنٹر پر موجود تھا جہاں سے گزرے بغیر کوئی آدمی ہوٹل کے باہر نہ جا سکتا تھا۔

"کیا مسٹر ریگن بتا کر باہر گئے ہیں"...... ٹائیگر نے کاؤنٹر پر کھڑے آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مسٹر ریگن۔ وہ جو کمرہ نمبر تین سو سات میں ہیں۔ ان کی بات کر رہے ہیں آپ"...... کاؤنٹر مین نے کہا۔

"ہاں۔ وہی"...... ٹائیگر نے کہا۔

"نہیں جناب۔ وہ تو جب سے آئے ہیں اپنے کمرے میں ہی ہیں۔ باہر تو نہیں گئے۔ میں یہاں مسلسل موجود ہوں"...... کاؤنٹر مین نے کہا۔

"کیا اس کے پاس کوئی سامان بھی تھا"...... ٹائیگر نے پوچھا۔

"جی ہاں۔ ایک بیگ تھا۔ نیا بیگ تھا"...... کاؤنٹر مین نے جواب دیتے ہوئے کہا تو ٹائیگر نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ وہ اب ساری بات سمجھ گیا تھا۔ ٹیکسی ڈرائیوروں کے آپریشنل آفس نے مارشل کی منزل تو بتا دی لیکن یہ نہ بتایا تھا کہ راستے میں وہ کہاں کہاں رکتے رہے۔ لامحالہ مارشل نے کسی سپر شاپ کے سامنے ٹیکسی رکوائی ہو گی اور پھر اندر جا کر اس نے میک اپ کا خصوصی سامان خریدا ہو گا۔ نیا لباس لے کر وہ اس سامان کو بیگ میں رکھ کر ہوٹل کارساز گیا۔ وہاں کمرہ لے کر اس نے میک اپ کیا اور لباس تبدیل کر لیا اور پھر اطمینان سے چلتا ہوا باہر چلا گیا۔ کاؤنٹر والے تو اسے پہچان ہی نہ سکے تھے اس لئے وہ یہی سمجھتے رہے کہ مسٹر ریگن کمرے میں بند ہے۔ ٹائیگر واپس مڑا اور چند لمحوں بعد وہ پارکنگ میں پہنچا اور کار لے کر وہ سیدھا عمران کے فلیٹ کی طرف چل پڑا تاکہ مارشل کے بارے میں تمام تفصیل عمران کو بتا سکے لیکن پھر اس نے کار کا رخ ایک اور کلب کی طرف موڑ دیا کیونکہ وہ عمران کو اپنی ناکامی کی رپورٹ نہ دینا چاہتا تھا اور ویسے بھی اب مارشل کو ٹریس کرنے کا کوئی ذریعہ بھی نہ رہا تھا اس لئے اس نے یہی سوچا تھا کہ کلب میں جا کر ہاٹ کافی پی کر اپنے سر پر موجود بوجھ ہلکا کرے۔ کلب پہنچ کر وہ ہال کے ایک خالی کونے میں جا کر بیٹھ گیا اور اس نے ویٹر کو ہاٹ کافی لانے کا کہہ دیا۔ اس کلب کی کافی پورے دارالحکومت میں مشہور تھی اس لئے وہ اکثر یہاں کافی پینے آ جاتا تھا۔ یہی وجہ تھی

کہ یہاں کے ویٹر اس سے مانوس تھے۔ تھوڑی دیر بعد کافی سرو کر دی گئی اور ٹائیگر اطمینان سے بیٹھا کافی پی رہا تھا کہ ایک آدمی اسے اپنی میز کی طرف بڑھتا دکھائی دیا۔ وہ بڑے مستعد انداز میں چلتا ہوا آ رہا تھا اور پھر جب وہ قریب آیا تو ٹائیگر اسے پہچان گیا۔ وہ بندرگاہ پر واقع ایک ہوٹل ریڈ گارڈز کا مینجر تھا۔ اس کا نام ٹامی تھا۔

"میں نے تمہیں یہاں اکیلے بیٹھا دیکھا تو چلا آیا"...... ٹامی نے قریب آ کر کہا۔

"اچھا کیا۔ بیٹھو اور کافی پیو"...... ٹائیگر نے اٹھ کر اس سے مصافحہ کرتے ہوئے کہا۔

"کافی میں مینجر کے پاس ابھی پی کر آیا ہوں۔ شکریہ۔ ویسے آج تمہارے چہرے پر پریشانی ہے۔ اس سے پہلے تو میں نے کبھی ایسے تاثرات تمہارے چہرے پر نہیں دیکھے۔ کوئی خاص بات ہے"۔ ٹامی نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"تم ماہی گیر بھی رہے ہو۔ یہ بتاؤ کہ بڑی مچھلی تمہارے ہاتھ آئے اور پھر پھسل کر سمندر کی وسعتوں میں غائب ہو جائے تو تمہیں کیا محسوس ہوتا ہے"...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا تو ٹامی بے اختیار ہنس پڑا۔

"میں سمجھ گیا کہ تم نے کسی کو ٹریس کیا کیونکہ تم زیادہ تر یہی دھندہ کرتے ہو اور وہ آدمی ٹریس ہونے کے بعد غائب ہو گیا۔ یہی بات ہے نا"...... ٹامی نے کہا تو ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے اثبات

میں سر ہلا دیا ۔ اسی لمحے ویٹر آیا تو اس نے ٹامی کے ساتھ ساتھ اپنے لئے بھی دوبارہ ہاٹ کافی منگوا لی۔

"کون ہے وہ آدمی ۔ مجھے بتاؤ ۔ شاید میں تمہاری کوئی مدد کر سکوں" ٹامی نے کہا۔

"تمہارا شکریہ ۔ لیکن مجھے معلوم ہے کہ تم اس سلسلے میں میری مدد نہ کر سکو گے" ...... ٹائیگر نے کہا تو ٹامی بے اختیار ہنس پڑا۔

"کارساز ہوٹل کا اسسٹنٹ مینجر احسن تمہارا دوست ہے نا" ۔ ٹامی نے کہا تو ٹائیگر بے اختیار چونک پڑا۔

"ہاں ۔ کیوں تم نے اس کا نام کیوں لیا ہے" ...... ٹائیگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس لئے کہ اس نے تمہیں احمق بنا کر تم سے دس ہزار روپے حاصل کر لئے ہیں" ...... ٹامی نے کہا تو ٹائیگر اس طرح اس کا منہ دیکھنے لگا جیسے اسے یقین نہ آ رہا ہو کہ اس کے سامنے واقعی ٹامی بیٹھا ہوا ہے۔

"کیا مطلب ۔ تمہیں کیسے معلوم ہوا ہے یہ سب کچھ" ...... ٹائیگر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا ۔ اسی لمحے ویٹر آ گیا اور اس نے کافی کے برتن میز پر لگانے شروع کر دیئے ۔

"ایک شرط پر بتاتا ہوں ۔ مگر تم اس احسن کو نہ بتانا کہ میں نے تمہیں کچھ بتایا ہے کیونکہ وہ میری پارٹی ہے اور میں نہیں چاہتا کہ ایک اچھی پارٹی میرے ہاتھ سے نکل جائے ۔ تم چونکہ میرے دوست

ہو اور میں تمہیں پہلی بار اس طرح پریشان دیکھ رہا ہوں اس لئے میں نے بات کر دی ہے ورنہ دس ہزار روپے کی کیا اہمیت ہے تمہارے لئے یا میرے لئے" ...... ٹامی نے خود ہی ٹائیگر اور اپنے لئے کافی بناتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔ وعدہ رہا" ...... ٹائیگر نے ہاتھ اٹھا کر کہا۔

"جس آدمی کو تم تلاش کر رہے ہو اسے ہلاک کر دیا گیا ہے اور اس کی لاش احسن نے میرے پاس بھجوائی تھی تاکہ میں اسے سمندر کے اس حصے میں ڈلوا دوں جہاں گوشت خور مچھلیاں رہتی ہیں کیونکہ وہ اپنے ہوٹل میں لاش برآمد کرا کر اور پولیس کو اطلاع دے کر ہوٹل بند نہیں کرانا چاہتا تھا" ...... ٹامی نے کہا۔

"اوہ ۔ کس نے اسے ہلاک کیا ہے ۔ پوری تفصیل بتاؤ" ۔ ٹائیگر نے کہا۔

"جو مجھے معلوم ہے وہ میں بتا دیتا ہوں ۔ احسن کو اس منزل کے سپیشل ویٹر نے اطلاع دی کہ اس نے دو آدمیوں کو کمرہ نمبر تین سو سات سے نکل کر اس انداز میں جاتے دیکھا جو انتہائی مشکوک ہے جس پر وہ کمرے میں گیا تو اس نے دیکھا کہ اس آدمی کو گولی مار دی گئی ہے اور اس کی لاش پڑی تھی جس پر احسن نے جا کر وہاں سے لاش اٹھوا کر اسے ایک کمرے میں ڈلوا دیا اور خون کے تمام نشانات ختم کرا کر اس نے کمرے کو باہر سے لاکڈ کر دیا ۔ پھر اس نے مجھے فون کیا اور میرا اور اس کا معاہدہ پچاس ہزار روپے میں طے ہو گیا ۔

اس نے لاش کو ایک ویگن میں ڈلوا کر میرے پاس بھجوا دیا اور میں نے اسے لانچ میں ڈال کر سمندر کے مخصوص حصے میں پھینکوا دیا اور یہ بھی بتا دوں کہ احسن نے تمہیں یہ بات اس لئے نہ بتائی تھی اور ساتھ ہی دس ہزار روپے بھی وصول کرلے کہ اگر کوئی گڑبڑ ہو تو تم اس کی طرف سے گواہی دے سکو کیونکہ اسے معلوم ہے کہ تم نے لامحالہ اس کمرے کی تلاشی لی ہو گی" ...... ٹامی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہیں کیسے ان دس ہزار کا پتہ چلا" ...... ٹائیگر نے پوچھا۔

"میں نے یہاں آنے سے پہلے اسے فون کیا تھا کہ اس کا کام ہو گیا ہے اس لئے اب وہ پچاس ہزار روپے بھجوا دے تو اس نے خود ہی ہنستے ہوئے کہا کہ اب اسے یہ سودا چالیس ہزار روپے میں پڑ گیا ہے۔ میرے پوچھنے پر اس نے تمہارا نام بتایا اور خود ہی بتا دیا کہ کس طرح اس نے تم سے دس ہزار روپے وصول کئے ہیں" ...... ٹامی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس ویٹر نے قاتلوں کو تو دیکھا ہو گا اور ویٹر ایسے لوگوں کو پہچانتے ہیں" ...... ٹائیگر نے کہا۔

"اس کے بیان کے مطابق وہ غیر ملکی تھے۔ البتہ وہ ان کے چلنے اور دیکھنے کے انداز پر چونکا تھا" ...... ٹامی نے کہا۔

"اس نے ان کا حلیہ اور لباس کے بارے میں تو بتایا ہو گا"۔ ٹائیگر نے کہا۔

"نہیں۔ اس سے تو کوئی بات نہیں ہوئی۔ پولیس تک بات پہنچتی تو اس کی نوبت بھی آتی" ...... ٹامی نے کافی کا آخری گھونٹ لیتے ہوئے کہا۔

"چلو یہ مسئلہ تو ختم ہوا۔ تمہارا شکریہ ٹامی۔ تم نے مجھے مزید پریشانی سے بچا لیا" ...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اب مجھے اجازت۔ ہاں اپنا وعدہ یاد رکھنا" ...... ٹامی نے اٹھتے ہوئے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے اٹھ کر اس سے مصافحہ کیا اور پھر ٹامی کے جانے کے بعد وہ اٹھا اور بل ادا کر کے وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا بیرونی گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس کے ذہن میں ٹامی کی بات سن کر ایک خیال آیا تھا۔ چنانچہ ایک بار پھر اس کی کار تیزی سے کارساز ہوٹل کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ تھوڑی دیر بعد وہ ہوٹل میں داخل ہوا اور بجائے کسی اور طرف جانے کے وہ اس کمرے کی طرف بڑھ گیا جہاں ہوٹل کی فون ایکس چینج تھی۔ اس نے شیشے کا دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو گیا۔ ایکس چینج کے سامنے دو لڑکیاں موجود تھیں۔ وہ دونوں ٹائیگر کو دیکھ کر چونک پڑیں۔

"آپ یہاں کیوں آئے ہیں" ...... ان میں سے ایک لڑکی نے قدرے سخت لہجے میں کہا۔

"سپیشل پولیس" ...... ٹائیگر نے جیب سے ایک کارڈ نکال کر ان کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"مگر آپ کو تو مینجر صاحب کے پاس جانا چاہئے۔ آپ یہاں کیوں

آئے ہیں"۔۔۔۔ اس بار دوسری لڑکی نے کہا۔

"میں صرف چند باتیں تم سے معلوم کرنے آیا ہوں۔ اگر معاملہ مینجر تک گیا تو پھر تمہیں میرے ساتھ ہیڈ کوارٹر جانا ہو گا اور تم جانتی ہو کہ وہاں کیا ہوتا ہے"۔۔۔۔ ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا اور ایک خالی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"کون سی باتیں"۔۔۔۔ دونوں لڑکیوں نے اس بار قدرے خوفزدہ لہجے میں کہا۔

"دیکھو۔ روم نمبر تین سو سات میں ایک مسافر ٹھہرا تھا جس کا نام ریگن تھا۔ اس نے اس کمرے سے جو کالیں کی ہیں ان کا ریکارڈ مجھے چاہئے"۔۔۔۔ ٹائیگر نے کہا تو لڑکی نے تیزی سے فون ایکس چینج کمپیوٹر کے بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"اس روم سے صرف ایک کال کی گئی ہے لیکن ہم مسافروں کی کالیں ٹیپ نہیں کرتے اس لئے یہ معلوم نہیں ہو سکتا کہ اس کال میں کیا کہا گیا ہے"۔۔۔۔ لڑکی نے جواب دیا۔

"یہ کال کس نمبر پر کی گئی ہے"۔۔۔۔ ٹائیگر نے پوچھا تو لڑکی نے ایک بار پھر بٹن پریس کئے اور پھر ایک سیٹلائٹ فون نمبر بتا دیا۔

"اس روم میں باہر سے کوئی کال آئی ہے"۔۔۔۔ ٹائیگر نے پوچھا تو لڑکی نے ایک بار پھر بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"جی نہیں"۔۔۔۔ لڑکی نے جواب دیتے ہوئے کہا تو ٹائیگر اٹھ کھڑا ہوا۔

"اوکے۔ شکریہ"۔۔۔۔ ٹائیگر نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا وہ فون ایکس چینج روم سے باہر آ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک بار پھر ہوٹل کے باہر برآمدے میں موجود پبلک فون بوتھ میں داخل ہوا۔ اس نے جیب سے کارڈ نکالا اور اسے فون سیٹ کے مخصوص خانے میں ڈال کر دبایا تو فون سیٹ پر بلب جل اٹھا۔ ٹائیگر نے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کر دیا جو فون ایکس چینج آپریٹر نے بتایا تھا جس پر مارشل نے فون کیا تھا۔ دوسری طرف ایک بار گھنٹی بجی اور پھر رسیور اٹھا لیا گیا۔

"شالیمار ہوٹل پلیز"۔۔۔۔ ایک نسوانی آواز سنائی دی تو ٹائیگر بے اختیار چونک پڑا۔

"سوری۔ رانگ نمبر"۔۔۔۔ ٹائیگر نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے کارڈ نکال کر جیب میں ڈالا اور ایک بار پھر ہوٹل میں داخل ہو گیا لیکن اس بار وہ اسسٹنٹ مینجر کے آفس میں جانے کی بجائے ویٹرز روم کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

"ٹائیگر صاحب آپ"۔۔۔۔ ہیڈ ویٹر نے چونک کر ٹائیگر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور پھر ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"توصیف تم یہاں کام کر رہے ہو۔ کب سے"۔۔۔۔ ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ توصیف سے خاصی اچھی طرح واقف تھا۔ اس نے اسے چھ سال پہلے ایک ہوٹل میں ویٹر کی نوکری دلوائی تھی اور اب چھ سال کے دوران وہ یہاں اس بڑے ہوٹل میں ہیڈ ویٹر کی

پوسٹ پر نظر آرہا تھا جبکہ درمیان میں ٹائیگر نے اسے مختلف ہوٹلوں اور کلبوں میں بھی دیکھا تھا۔

"جی۔ میں تین ماہ سے یہاں ہوں۔ تشریف رکھیئے"۔ توصیف نے کہا تو ٹائیگر میز کی سائیڈ پر موجود کرسی پر بیٹھ گیا۔

"آپ کیا پینا پسند کریں گے"..... توصیف نے پوچھا۔

"کچھ نہیں۔ مجھے ایک چھوٹا سا کام ہے تم سے"..... ٹائیگر نے کہا۔

"حکم کریں"..... توصیف نے کہا۔

"کمرہ نمبر تین سو سات میں ایک غیر ملکی ریگن رہائش پذیر ہے"..... ٹائیگر نے کہا۔

"سوری سر۔ رہائش پذیر تھے۔ وہ پراسرار طور پر کمرہ چھوڑ کر چلے گئے ہیں۔ ان کے کمرہ لینے کے بعد نہ ہی کوئی اندر گیا اور نہ ہی وہ خود باہر آئے تو انتظامیہ کو تشویش ہوئی۔ وہ فون بھی اٹنڈ نہیں کر رہے تھے جس پر انتظامیہ نے ہوٹل کی چابی سے لاک کھولا تو کمرہ خالی تھا اور سامان بھی غائب تھا اس لئے انتظامیہ نے کمرہ ان کے نام سے خارج کر دیا"..... توصیف نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"وہاں ویٹر کون تھا"..... ٹائیگر نے پوچھا۔

"کس وقت کے بارے میں پوچھ رہے ہیں آپ"..... توصیف نے کہا تو ٹائیگر نے ذہن میں حساب کتاب کر کے وقت بتا دیا۔

"نصیر۔ وہ ابھی ڈیوٹی پر ہو گا"..... ہیڈ ویٹر توصیف نے کہا۔

"میں اس سے ملنا چاہتا ہوں"..... ٹائیگر نے کہا۔

"کیوں۔ کیا کوئی خاص وجہ ہے۔ آپ مجھے بتائیں میں آپ کی خدمت کروں گا"..... توصیف نے کہا۔

"ایسی کوئی بات نہیں۔ صرف چند معلومات حاصل کرنی ہیں"..... ٹائیگر نے کہا تو توصیف نے سامنے موجود انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور یکے بعد دیگرے کئی نمبر پریس کر دیئے۔

"ہاشم تم نصیر کی جگہ لو اور نصیر کو میرے پاس بھجوا دو"۔ توصیف نے قدرے تحکمانہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد ایک نوجوان ویٹر اندر داخل ہوا۔

"یہ نصیر ہے اور نصیر یہ جناب ٹائیگر صاحب ہیں۔ میرے محسن"..... توصیف نے کہا۔

"میں جانتا ہوں انہیں۔ حکم سر"..... نصیر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آؤ میرے ساتھ ہوٹل سے باہر۔ صرف چند باتیں کرنی ہیں۔ اجازت ہے توصیف صاحب"..... ٹائیگر نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ لے جائیں اسے لیکن صحیح سالم واپس آنا چاہئے اس کو"..... توصیف نے کہا تو ٹائیگر اور نصیر دونوں ہنس پڑے۔

"عقبی طرف چلو۔ ایسی جگہ جہاں ہم دونوں کے علاوہ اور کوئی نہ ہو"..... ٹائیگر نے کہا۔

"تو پھر ہوٹل سے باہر جانے کی کیا ضرورت ہے۔ یہاں ایک

خالی کمرے میں بیٹھ جاتے ہیں ۔ آئیے "...... نصیر نے کہا اور پھر وہ
پہلی منزل میں ہی ایک خالی کمرے میں ٹائیگر کو لے گیا ۔ ٹائیگر نے
دروازہ بند کیا اور پھر جیب سے اس نے بڑی مالیت کے دو نوٹ نکال
کر نصیر کے ہاتھ پر رکھ دیئے ۔

"یہ کیا ہیں "...... نصیر نے چونک کر کہا ۔

"سنو نصیر ۔ یہ بات کسی کو بھی معلوم نہیں ہو گی حتیٰ کہ
توصیف کو بھی نہیں ۔ وہ پوچھے تو بے شک جو مرضی آئے بتا دینا
لیکن تم مجھے ان دونوں غیر ملکیوں کے چہروں اور قدوقامت کے
بارے میں تفصیل بتا دو جنہیں تم نے مشکوک انداز میں جاتے دیکھ
کر کمرہ نمبر تین سو سات میں جھانکا اور وہاں ریگن کی لاش پڑی
تھی "...... ٹائیگر نے کہا تو نصیر کی آنکھیں پھیلتی چلی گئیں ۔ اس کے
چہرے پر یکلخت زردی سی چھا گئی تھی ۔

"کیا ۔ کیا کہہ رہے ہیں آپ "...... نصیر نے انتہائی بوکھلائے
ہوئے لہجے میں کہا ۔

"میں نے کہا ہے کہ یہ بات میرے پاس راز رہے گی اور یہ بھی
سن لو کہ میں چاہوں تو پولیس کو اطلاع کر سکتا ہوں ۔ پھر تم سمجھ
سکتے ہو کہ تمہارے اور تمہارے مینجر وغیرہ کا کیا حشر ہو گا کیونکہ مجھے
تو یہ بھی معلوم ہے کہ اس مسافر کی لاش کو کہاں بھجوایا گیا اور کہاں
پھینکا گیا ہے "...... ٹائیگر نے کہا ۔

"آپ ۔ آپ کو یہ سب کیسے معلوم ہے "...... نصیر نے لرزتے

ہوئے لہجے میں کہا ۔

"یہ نوٹ جیب میں رکھ لو اور مجھے حلیئے بتا دو ۔ تم بھی فارغ اور
میں بھی ۔ بولو "...... ٹائیگر نے اس کے کاندھے پر تھپکی دیتے ہوئے
کہا تو نصیر کا چہرہ قدرے بحال ہو گیا ۔ اس نے نوٹ تیزی سے جیب
میں ڈال لئے ۔

"کیا آپ واقعی کسی کو نہیں بتائیں گے "...... نصیر نے کہا ۔

"مجھے بار بار اپنی بات دوہرانے کی عادت نہیں ہے "...... ٹائیگر نے
قدرے سخت لہجے میں کہا تو نصیر نے دونوں کے حلیئے اور لباسوں کی
تفصیل بتا دی ۔ گو نصیر نے انہیں صرف ایک لمحے کے لئے دیکھا تھا
لیکن اس نے جس تفصیل سے ان کے حلیئے بتائے تھے اس پر ٹائیگر
کو کوئی شک نہ ہوا تھا کیونکہ وہ اس ویٹر نامی مخلوق کے بارے میں
بہت کچھ جانتا تھا ۔

"اوکے ۔ اب جو مرضی آئے بتا دینا ۔ اللہ حافظ "...... ٹائیگر نے
کہا اور اٹھ کر تیزی سے مڑا اور کمرے سے باہر آ گیا اور پھر ہال میں سے
ہوتا ہوا وہ مین گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا ۔ اسے یقین تھا کہ یہ
دونوں غیر ملکی لامحالہ مارشل کے ساتھی ہوں گے کیونکہ یہاں پاکیشیا
میں کوئی غیر ملکی ایسا نہ تھا جو پیشہ ور قاتل ہو اور اس کے ذہن میں
جو منظر ابھرا تھا وہ یہی تھا کہ مارشل نے ہوٹل سے فون پر اپنے
ساتھیوں سے ہوٹل شالیمار بات کی اور انہیں اپنے بارے میں بتا دیا
ہو گا جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ انہوں نے بات کو مزید پھیلنے سے روکنے

کے لئے اسے ہلاک کر دیا اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس بار انہوں نے ایسا فرنیک کے حکم پر کیا ہو اس لئے یہ دونوں غیر ملکی اس کے ہاتھ لگ جائیں تو اس کی محنت بحال ہو سکتی ہے۔ یہ سب کچھ سوچتا ہو وہ کار میں بیٹھا ہوٹل شالیمار کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ اس نے نصیر سے ان غیر ملکیوں کے حلیئے اس لئے معلوم کئے تھے تاکہ ہوٹل شالیمار والوں کو بتا کر معلوم کر سکے کہ ان کی رہائش کن کمروں میں ہے ورنہ ظاہر ہے ہوٹل شالیمار خاصا بڑا ہوٹل تھا جہاں سینکڑوں لوگ رہائش پذیر تھے۔ جن میں زیادہ تعداد غیر ملکیوں کی ہو سکتی تھی اس لئے اسے یقین تھا کہ حلیوں کی مدد سے وہ ان لوگوں تک پہنچ جانے میں کامیاب ہو جائے گا۔

" یہ کیا ہو رہا ہے جیمز۔ ہم کیوں احمقوں کی طرح ایک جگہ سے دوسری جگہ بھاگ رہے ہیں۔ تم نے اپنے ہی ساتھی مارشل کو بھی ہلاک کرا دیا ہے۔ یہ سب کیا ہے"...... ماریا نے خاصے غصیلے لہجے میں کہا۔

" تمہاری بات درست ہے ماریا۔ ہم واقعی اس وقت رولنگ سٹون بنے ہوئے ہیں اور تمہارا کیا خیال ہے کہ مجھے اپنے ساتھی کی ہلاکت کا کوئی دکھ نہیں ہے لیکن میں اپنی ایجنسی کی کامیابی کو سب سے زیادہ ترجیح دیتا ہوں۔ میں صرف آج کی رات گزارنا چاہتا ہوں۔ صبح میں نے ہر قیمت پر اس لیبارٹری کو تباہ کر دینا ہے"...... جیمز نے کہا۔ وہ دونوں ایک کمرے میں کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔

" مارشل کو تم یہاں بلا لیتے لیکن اسے ہلاک نہ کراتے۔ یہ زیادتی ہے جیمز"...... ماریا نے کہا۔

”سنو ماریا۔ حالات اس سے زیادہ ہی گڑبڑ ہیں جتنے تم خیال کر
رہی ہو۔ تمہیں معلوم نہیں ہے لیکن مجھے معلوم ہے کہ مارشل کو
اس کے ہوٹل سے پراسرار انداز میں غائب کر دیا گیا جس پر میں نے
فوری طور پر وہ دوسرا ٹھکانہ بھی چھوڑ دیا کیونکہ وہاں کا فون نمبر
مارشل کو معلوم تھا۔ گو فون سیٹلائٹ تھا لیکن اس کے باوجود یہاں
کی مقامی سیکرٹ سروس آسانی سے اس مقام کا پتہ چلا لیتی جہاں یہ
فون نصب تھا اور وہ ہم پر قیامت توڑ دیتے۔ یہ کوٹھی خالی پڑی تھی
اس لئے میں نے اس پر قبضہ کر لیا۔ اب وہ ہمیں ٹریس نہ کر سکیں
گے۔ ادھر مارشل کے ساتھی روبن اور انتھونی دونوں ہوٹل شالیمار
میں رہ رہے ہیں۔ میں نے انہیں مارشل کو ٹریس کرنے کا کہا لیکن
باوجود انتہائی کوشش کے وہ اسے ٹریس نہ کر سکے۔ یہ بھی مجھے یقین
ہے کہ مارشل جیسا تربیت یافتہ آدمی آسانی سے مارا نہیں جا سکتا اس
لئے میں نے انہیں حکم دے دیا کہ ان میں سے ایک لازماً اپنے ہوٹل
کے کمرے میں رہے تاکہ اگر مارشل کا فون آئے تو وہ اسے اٹنڈ کر سکے
کیونکہ اب صرف مارشل کے پاس رابطے کے لئے اس کا فون نمبر تھا
اور وہ جا کر مارشل سے ملیں لیکن ملنے سے پہلے مجھے بھی فون کر کے
مزید ہدایات لے لیں جس کے بعد تمہیں معلوم ہے کہ روبن کا یہاں
فون آیا کہ مارشل ہوٹل کارساز کے کمرہ نمبر تین سو سات میں رہائش
پذیر ہے۔ وہ کسی ٹائیگر نامی آدمی کے ہاتھ چڑھ گیا تھا جو سیکرٹ
سروس کے لئے کام کرنے والے خطرناک ایجنٹ علی عمران کا شاگرد

ہے لیکن پھر وہ موقع ملنے پر رسی کی گانٹھ کھولنے اور آزاد ہو کر وہاں
سے نکل کر ہوٹل میں آ جانے میں کامیاب ہو گیا جس پر روبن نے
مجھے فون کیا تو میں نے انہیں مارشل کو ختم کرنے کا حکم دے دیا
کیونکہ مجھے یقین ہے کہ سیکرٹ سروس کے ہاتھ آیا ہوا آدمی اتنی
آسانی سے بھاگ نہیں سکتا۔ انہوں نے ہمیں ٹریس کرنے کے لئے
چارہ ڈالا ہو گا۔ انہوں نے کوئی آلہ بھی مارشل میں انجیکٹ کیا ہو گا
اور اب جیسے ہی مارشل ہم دونوں سے آ کر ملے گا یا ہم سے رابطہ
کرے گا تو وہ ہم پر ٹوٹ پڑیں گے اور پھر ہمارا مشن بھی ختم اور ہم
بھی ختم اس لئے میں نے مشن بچانے کے لئے مارشل کی قربانی دینے
کا فیصلہ کر لیا اور روبن اور انتھونی دونوں نے مارشل کو ختم کر دیا
اور پھر خاموشی سے وہاں سے واپس آ گئے۔ اس طرح ہم اب پوری
طرح محفوظ ہیں۔ بولو۔ میں نے کیا غلطی کی ہے۔ کیا مشن کو ختم
ہونے دیتا“...... جیمز نے مسلسل بولتے ہوئے کہا تو ماریا نے بے
اختیار ایک طویل سانس لیا۔

”ٹھیک ہے۔ اب میں سمجھ گئی ہوں کہ تم نے یہ ہولناک قدم
کیوں اٹھایا ہے لیکن ایک بات ہے۔ مارشل کو اس کے ساتھیوں
سے ہلاک کرانا بے حد خطرناک کام ہے۔ ہو سکتا ہے کہ انہوں نے
اسے ہلاک نہ کیا ہو۔ آخر وہ ان کا ساتھی بلکہ انچارج تھا“...... ماریا
نے کہا۔

”میں نے روبن کو انچارج بنا دیا تھا اور انتھونی کو اسسٹنٹ

انچارج اور یہی لالچ ان کے لئے کافی تھا اس لئے انہوں نے اسے لازماً بلاک کر دیا ہوگا"...... جیمز نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم کہہ رہے ہو کہ آج رات گزار کر ہم مشن مکمل کرنے جائیں گے لیکن ہمارے پاس نہ گاڑی ہے اور نہ ہی خصوصی اسلحہ۔ پھر وہاں وہ دو حبشی بھی یقیناً موجود ہوں گے"...... ماریا نے کہا۔

"اس کا انتظام روبن نے کر دیا ہے۔ ابھی تھوڑی دیر بعد روبن اسلحہ اور گاڑی یہاں پہنچا جائے گا اور صبح ہم انہیں ہوٹل سے پک کر لیں گے۔ جہاں تک ان دونوں حبشیوں کا تعلق ہے تو وہ دونوں حبشی یا تو روہٹ میں ہوں گے یا کارشا میں لیکن ہم ادھر نہیں جائیں گے۔ ہم شاپور کے راستے لیبارٹری تک پہنچیں گے"...... جیمز نے کہا تو ماریا بے اختیار چونک پڑی۔

"شاپور۔ وہ کون سی جگہ ہے۔ پہلے تو تم نے کارشا والا راستہ فائنل کیا تھا"...... ماریا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کارشا والا راستہ ٹھیک ہے لیکن میں نے چیک کیا ہے کہ وہاں کوہ پیمائی کے باوجود ہم ان پہاڑیوں کو کراس نہیں کر سکتے۔ سامنے کے رخ ہم جا نہیں سکتے۔ وہاں حفاظتی انتظامات ہوں گے اس لئے شمال کی طرف ایک علاقہ ہے شاپور۔ ہم یہاں سے پہاڑ پور جائیں گے اور پھر پہاڑ پور سے بجائے روہٹ اور کارشا جانے کے ہم رخ بدل کر پہاڑیوں میں سے ہوتے ہوئے پہلے ایک علاقہ شانگا پہنچیں گے اور پھر جیپ کو شانگا میں چھوڑ کر ہم پیدل ان پہاڑیوں سے گزر

کر اس لیبارٹری کے اس حصے تک پہنچیں گے جہاں سے ایک قدرتی چشمے کے ذریعے پانی سکنگ پمپ کے ذریعے لیبارٹری میں جاتا ہے۔ یہاں پہاڑ بے حد خطرناک ضرور ہیں لیکن بہرحال خصوصی جوتوں کی مدد سے انہیں کراس کیا جا سکتا ہے اور یہ جوتے روبن اسلحہ کے ساتھ لے آئے گا"...... جیمز نے کہا۔

"جوتے۔ کیا کوہ پیمائی والے جوتوں کی بات کر رہے ہو"۔ ماریا نے کہا۔

"نہیں۔ انہیں جمپنگ شوز کہا جاتا ہے۔ ان کے تلوں میں مخصوص ساخت کے سپرنگ لگے ہوتے ہیں جن کی وجہ سے انہیں پہن کر چلنے والا پہاڑی علاقے میں لمبے قدم اٹھا سکتا ہے اور ان کے نیچے مخصوص ساخت کے ایسے آلات لگے ہوتے ہیں جو پتھروں اور چٹانوں کے ساتھ اس طرح چمٹ جاتے ہیں جیسے لوہا مقناطیس سے چمٹتا ہے اس لئے اس جوتے کو پہن کر آدمی گرتا نہیں"...... جیمز نے کہا تو ماریا کی آنکھیں پھیلتی چلی گئیں۔

"اوہ۔ ایسے جوتے ہوتے ہیں تو پھر کوہ پیمائی میں انہیں کیوں استعمال نہیں کیا جاتا"...... ماریا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کوہ پیمائی میں چڑھائی چڑھنا پڑتی ہے جبکہ یہ ہموار پہاڑی علاقے میں سفر کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں۔ اس سے نہ صرف آدمی تیز چلتا ہے بلکہ اس کے کسی کھائی میں گرنے کا چانس بھی ننانوے فیصد کم ہو جاتا ہے"...... جیمز نے کہا۔

"کیا یہ جوتے یہاں سے مل جائیں گے"...... ماریا نے پوچھا۔

"ہاں ۔ روبن نے انہیں ٹریس کر لیا ہے ۔ وہ لے آئے گا" ۔ جیمز نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"یہ شاپور کا تمہیں کیسے معلوم ہوا ہے ۔ قیصر تو ہلاک ہو چکا ہے"...... ماریا نے کہا۔

"روبن نے یہ تمام معلومات مہیا کی ہیں ۔ اس علاقے کا رہنے والا ایک ویٹر اس سے ملا ہے اور اس نے بھاری رقم لے کر یہ ساری تفصیل بتائی ہے اور روبن اس ویٹر کے ساتھ اس سارے علاقے میں گھوم بھی آیا ہے"...... جیمز نے کہا۔

"گڈ ۔ یہ بات ہوئی نا ۔ اب مجھے یقین ہے کہ ہم اس مشن میں کامیاب رہیں گے اور پاکیشیا سیکرٹ سروس منہ دیکھتی رہ جائے گی"...... ماریا نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا تو جیمز نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد دور سے ہارن کی مخصوص آواز سنائی دی تو جیمز اٹھ کر پھاٹک کی طرف بڑھ گیا ۔ اس نے پھاٹک کھولا تو سیاہ رنگ کی ایک بڑی اور طاقتور جیپ اندر داخل ہوئی ۔ ڈرائیونگ سیٹ پر ایک ایکریمین موجود تھا ۔ اس نے جیپ پورچ میں لے جا کر روکی جبکہ جیمز نے بڑا پھاٹک بند کر دیا ۔ اس دوران جیپ سے [illegible] ملکی نیچے اتر آیا جو روبن تھا۔

"جیپ اڑائی ہے کہیں سے یا خریدی ہے"...... جیمز نے مڑتے ہوئے روبن سے مخاطب ہو کر کہا۔

"باس ۔ یہاں کی پولیس کا نظام میں نے دیکھا ہے ۔ یہ ان لوگوں کا طریقہ کار ہے کہ کسی بھی گاڑی کی چوری کی رپورٹ ملتے ہی یہ دارالحکومت کے تمام داخلی راستوں پر موجود چیک پوسٹوں کو اطلاع دے دیتے ہیں اور خاص طور پر پہاڑی علاقوں کی پولیس کو خصوصی طور پر اس کی اطلاع بھیجی جاتی ہے کیونکہ کار لفٹر کاریں لفٹ کر کے اسے ان پہاڑی علاقوں میں پہنچا جاتے ہیں اس لئے اگر میں کوئی گاڑی چوری کرتا تو ہر وقت پولیس کی چیکنگ کا خطرہ رہتا اس لئے میں نے اسے باقاعدہ ہائر کیا ہے ۔ نقد رقم اس کی قیمت کی ضمانت دے کر ۔ اس طرح ہم ہر لحاظ سے محفوظ بھی رہیں گے اور مطمئن بھی"...... روبن نے کہا۔

"گڈ شو روبن ۔ تم میں واقعی انچارج بننے کی صلاحیتیں موجود ہیں" ۔ جیمز نے اس کے شانے پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا۔

"آپ کی مہربانی ہے باس"...... روبن نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اسلحہ اور جمپنگ شوز کا کیا ہوا"...... جیمز نے پوچھا۔

"جیپ میں موجود ہیں ۔ باقی سامان بھی ہے"...... روبن نے جواب دیتے ہوئے کہا ۔ یہ باتیں کرتے ہوئے وہ کمرے میں آ گئے اور روبن نے ماریا کو سلام کیا۔

"آؤ روبن ۔ جیمز تو تمہاری بڑی تعریف کر رہا تھا"...... ماریا نے کہا۔

"باس قدر شناس ہیں میڈم"...... روبن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اب تم واپس ہوٹل کیسے جاؤ گے"...... جیمز نے کہا۔

"ٹیکسی پر چلا جاؤں گا باس۔یہاں ٹیکسی آسانی سے مل جاتی ہے"...... روبن نے کہا۔

"نہیں۔تم نے بس میں جانا ہے۔سمجھے۔ٹیکسی میں نہیں جانا"۔جیمز نے کہا۔

"اس قدر احتیاط کی کیا ضرورت ہے"...... ماریا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہی چھوٹی چھوٹی احتیاطیں کام آتی ہیں۔یہاں کی ٹیکسیاں ایک مرکزی نظام سے منسلک ہیں اس لئے آسانی سے معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں اور بس میں ایسا کوئی نظام نہیں ہے اس لئے وہ محفوظ ہے"...... جیمز نے کہا۔

"یس باس۔آپ واقعی دور کی بات سوچتے ہیں۔میں بس میں ہی جاؤں گا اور صبح ہم دونوں ساتھ جانے کے لئے تیار ہوں گے"۔روبن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میرا تو خیال ہے کہ تم دونوں ابھی یہاں آ جاؤ تاکہ ہم صبح یہاں سے براہ راست نکل جائیں"...... ماریا نے کہا۔

"نہیں۔ہم سب کو ایک جگہ اکٹھے نہیں ہونا چاہئے۔کوئی بھی مسئلہ ہو تو کم از کم مشن کی کامیابی کے لئے ایک گروپ رہ جانا

چاہئے"...... جیمز نے کہا۔

"یس باس۔اب میں اجازت لوں گا"...... روبن نے کہا۔

"اوکے۔ٹھیک ہے۔ہم صبح پانچ بجے تمہارے ہوٹل پہنچ جائیں گے۔تم دونوں نے پہلے سے تیار رہنا ہے"...... جیمز نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یس باس۔گڈ بائی"...... روبن نے کہا اور واپس مڑ گیا۔جیمز رابن کو پھاٹک کراس کرا کر اور پھاٹک بند کر کے واپس جیپ کی طرف آیا۔اس نے جیپ میں موجود بڑا سا سیاہ رنگ کا بیگ اٹھایا اور اندر کی طرف بڑھ گیا تاکہ اسلحہ اور جمپنگ شوز کو اچھی طرح چیک کر سکے۔

ٹائیگر کی تمام کوششیں بے کار ثابت ہوئی تھیں ۔ اس نے کارساز ہوٹل کے ویٹر نصیر سے جن دو غیر ملکیوں کے حلیئے معلوم کئے تھے اس حلیئے کا کوئی غیر ملکی ہوٹل شالیمار میں موجود نہ تھا ۔ ٹائیگر نے ہوٹل میں رہائش پذیر تمام غیر ملکیوں کی چھان بین بھی کی تھی اور ان کے کاغذات بھی جو ہوٹل انتظامیہ کے پاس تھے وہ بھی چیک کئے تھے لیکن کوئی مشکوک آدمی سامنے نہ آیا تھا ۔ حلیوں کے بارے میں تو وہ کہہ سکتا تھا کہ مارشل کو ہلاک کرنے والوں نے راستے میں ماسک میک اپ کر لئے ہوں گے اور ویٹر نصیر نے جو حلیئے بتائے تھے وہ اصل حلیئے نہ تھے لیکن کال بہرحال ہوٹل شالیمار سے کی گئی تھی کیونکہ جو نمبر اسے ہوٹل کارساز کی فون ایکس چینج سے ملا تھا وہ ہوٹل شالیمار کا ہی نمبر تھا لیکن یہاں اس کے مطلوبہ افراد موجود نہ تھے ۔ اس طرح اب اس کے سامنے آگے بڑھنے کا کوئی راستہ باقی نہ

رہا تھا اس لئے اس نے عمران کو رپورٹ دینے کا فیصلہ کر لیا اور ایک پبلک فون بوتھ سے کال کر کے اس نے عمران سے بالمشافہ بات کرنے کی اجازت طلب کی تو عمران نے اسے فلیٹ پر بلوا لیا اور اس وقت ٹائیگر کی کار تیزی سے عمران کے فلیٹ کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی ۔ ٹائیگر کے چہرے پر گہری سنجیدگی طاری تھی کیونکہ ایک لحاظ سے وہ عمران کو اپنی مکمل ناکامی کی رپورٹ دینے جا رہا تھا اور شاید یہ اس کی زندگی کا پہلا موقع تھا کہ وہ ایسا کر رہا تھا ۔ فلیٹ کے نیچے مخصوص جگہ پر کار روک کر ٹائیگر نیچے اترا اور کار لاک کر کے وہ سیڑھیاں چڑھتا ہوا اوپر پہنچ گیا اور اس نے کال بیل کا بٹن دبا دیا ۔

"کون ہے" ...... تھوڑی دیر بعد اندر سے سلیمان کی آواز سنائی دی ۔

"ٹائیگر ہوں سلیمان" ...... ٹائیگر نے جواب دیا تو دروازہ کھل گیا اور ٹائیگر سلیمان سے رسمی سلام دعا کرنے کے بعد سٹنگ روم کی طرف بڑھتا چلا گیا کیونکہ عمران کا زیادہ تر وقت سٹنگ روم میں ہی گزرتا تھا ۔

"السلام علیکم باس" ...... ٹائیگر نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا ۔

"وعلیکم السلام ۔ کیا ہوا تمہیں ۔ کیا شکار ہاتھ سے نکل گیا ہے" ۔ عمران نے سلام کا جواب دیتے ہوئے کہا تو ٹائیگر کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ اس نے تو عمران کو مارشل کے ہاتھ سے

نکل جانے کی رپورٹ نہیں دی تھی لیکن اس کے باوجود عمران کو کیسے معلوم ہو گیا۔

" آپ کو کیسے معلوم ہوا باس "...... ٹائیگر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" تمہارے بجھے بجھے لہجے سے "...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو ٹائیگر نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

" یس باس اور میں یہی رپورٹ دینے آیا ہوں "...... ٹائیگر نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

" کیا مطلب ۔ کیا ہوا ہے ۔ تفصیل بتاؤ "...... عمران نے کہا ۔

اس نے تو شاید رواداری میں یہ فقرہ کہہ دیا تھا لیکن ٹائیگر کے رد عمل نے اسے چونکا دیا تھا اور پھر ٹائیگر نے اسے مارشل کو ٹریس کر کے اسے اس کے کمرے سے اغوا کر کے اپنے اڈے پر لانے اور پھر اس کے باس کی رہائش گاہ میں جانے اور پھر وہاں سے واپس آکر اپنے آدمی ہاشم کی موت اور مارشل کے غائب ہو جانے سے لے کر مارشل کے ہوٹل کارساز میں موجود ہونے کو ٹریس کرنے اور ایک بار پھر مارشل کے غائب ہو جانے اور اس کے بعد ٹامی کی اطلاع دینے کہ مارشل کی ہلاکت اور پھر اس کی لاش کو گوشت خور مچھلیوں کے سپرد کر دینے کے بعد اس کے قاتلوں کا سراغ لگانے کے لئے کی جانے والی تمام کوششوں کی تفصیل بتا دی۔

" گڈ ۔ تم نے واقعی بھرپور انداز میں کام کیا ہے ۔ ویل

ڈن "...... عمران نے کہا تو ٹائیگر ایک بار پھر چونک پڑا۔

" کام کہاں ہوا ہے باس ۔ مارشل ہاتھ آکر نکل گیا اور اس کے ساتھی ابھی تک ٹریس نہیں ہو سکے "...... ٹائیگر نے بجھے بجھے سے لہجے میں کہا۔

" ابھی معاملات آخری انجام تک نہیں پہنچے اور تم نے جو بھرپور جدوجہد کی ہے وہ قابل داد ہے ۔ کامیابی اور ناکامی کا موقع تو ابھی نہیں آیا "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ٹائیگر نے اس طرح لمبا سانس لیا جیسے اس کے سر سے منوں بوجھ اتر گیا ہو ۔ اس کا تو خیال تھا کہ عمران اسے ڈانٹے گا لیکن عمران الٹا اس کی حوصلہ افزائی کر رہا تھا۔

" تھینک یو باس ۔ آپ نے مجھے حوصلہ دے دیا ہے ورنہ میں تو واقعی مایوس ہو گیا تھا "...... ٹائیگر نے کہا۔

" مایوسی انسان کی سب سے بڑی دشمن ہے ۔ یہ اسے ہمت، حوصلے اور جدوجہد کے راستے سے ہٹا دیتی ہے جبکہ ہمت، حوصلہ اور جدوجہد ہی کامیابی کے بنیادی عناصر ہوتے ہیں "...... عمران نے جواب دیا۔

" یس باس ۔ آپ درست کہہ رہے ہیں "...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تمہاری رپورٹ کے مطابق یہ گروپ پانچ افراد پر مشتمل تھا ۔ ایک وہ فرنیک، اس کی ساتھی عورت پامی اور اس کے تین ساتھی

جن میں سے ایک مارشل ہلاک ہو چکا ہے۔ اس طرح اب چار افراد باقی رہ گئے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"اس بنا پر آپ کہہ سکتے ہیں کہ اگر مارشل کے قاتل ہی اس کے ساتھی ہوں ان کے علاوہ اور کوئی نہ ہو"...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"چلو جتنے بھی ہوں۔ اب آئیں اصل بات پر کہ کیا یہ لوگ اب بھی کارشا کے راستے لیبارٹری تک پہنچیں گے یا کوئی اور راستہ اختیار کریں گے"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر چونک پڑا۔

"باس اور کون سا راستہ ہو سکتا ہے۔ فرنٹ کی طرف سے تو انتہائی سخت حفاظتی انتظامات ہیں اس لئے ادھر سے تو ان کا جانا ممکن ہی نہیں۔ بس عقبی راستہ ہی ہو سکتا ہے"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"لیکن ان کو بہرحال یہ معلوم ہو چکا ہے کہ وہاں جوزف اور جوانا نے انہیں چیک کیا ہے۔ قیصر نے جس طرح انہیں بلیک میل کیا اور اسے ہلاک کر دیا گیا اور پھر مارشل کی تم سے ہونے والی باتیں اور تمہاری وجہ سے انہیں یہ معلوم ہو گیا ہو گا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس ان کے پیچھے لگ چکی ہے اس لئے اب وہ دوبارہ کارشا سے وہاں جانے کی حماقت نہیں کر سکتے اور ویسے بھی وہ بے حد منجھے ہوئے ایجنٹ ہیں"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر وہ کیا کر سکتے ہیں باس۔ کہاں سے لیبارٹری تک جائیں

گے"...... ٹائیگر نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ٹھہرو۔ میں نے اس پورے علاقے کا تفصیلی نقشہ منگوایا ہے۔ اسے دیکھتے ہیں۔ پھر کوئی بات سمجھ میں آ سکتی ہے"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر اس نے عقبی دیوار میں موجود الماری کھول کر اس میں سے ایک تہہ شدہ نقشہ اٹھایا اور الماری بند کر کے وہ واپس آ کر کرسی پر بیٹھ گیا۔ پھر اس نے نقشہ کھول کر سامنے میز پر پھیلا دیا۔

"یہاں ہے لیبارٹری"...... عمران نے میز پر موجود قلمدان سے ایک بال پوائنٹ اٹھا کر اس سے نقشے پر ایک جگہ دائرہ لگاتے ہوئے کہا تو ٹائیگر اسے دیکھنے کے لئے مزید جھک گیا۔

"اور یہ ہے وہ راستہ جو پہاڑ پور سے لیبارٹری کے فرنٹ کی طرف جاتا ہے"...... عمران نے نقشے پر ایک لکیر لگاتے ہوئے کہا۔

"یس باس"...... ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اور یہ ہے کارشا اور یہاں سے لیبارٹری تک راستہ"...... عمران نے کہا۔

"یہ راستہ نہیں ہے باس۔ یہاں تو تقریباً ناقابل عبور پہاڑیاں ہیں۔ نقشے میں تو یہی ظاہر کیا گیا ہے"...... ٹائیگر نے نقشے کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"میرا مطلب کسی باقاعدہ راستے سے نہیں بلکہ ممکنہ راستے سے ہے۔ وہ ادھر سے لیبارٹری تک پہنچ سکتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"یس باس"...... ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اب اس لیبارٹری تک پہنچنے کے یہ دو راستے ہیں۔ شمال کی طرف سے اور جنوب کی طرف سے"...... عمران نے نقشے پر بال پوائنٹ سے لکیریں لگاتے ہوئے کہا تو ٹائیگر نے منہ سے کوئی جواب دینے کی بجائے صرف اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اس نقشے میں جو نشانات ظاہر کئے گئے ہیں اس لحاظ سے جنوب کی طرف سے اس لیبارٹری تک زمینی طور پر پہنچنا ناممکن ہے کیونکہ پہاڑیوں کے درمیان زیادہ فاصلہ ہے اور درمیان میں گہری کھائیاں ہیں اس لئے سوائے ہیلی کاپٹر کے اور کوئی راستہ نہیں ہے"۔ عمران نے کہا۔

"اوہ باس۔ یہ لوگ ہیلی کاپٹر بھی تو ہائر کر سکتے ہیں"...... ٹائیگر نے چونک کر کہا۔

"نہیں۔ دارالحکومت میں موجود تمام ایئر کمپنیوں کو جو ہیلی کاپٹر دی سکتی ہیں سختی سے تاآئندہ اطلاع ہیلی کاپٹر کی پروازیں بند کر دی گئی ہیں اور ویسے بھی اگر وہ ہیلی کاپٹر لے بھی آئیں تب بھی لیبارٹری کی مخصوص حدود میں پہنچتے ہی ہیلی کاپٹر کو لیبارٹری کے اندر سے نشانہ بنایا جا سکتا ہے اس لئے یہ بات ذہن سے نکال دو"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یس باس"...... ٹائیگر نے کہا۔

"اب آؤ شمال کی طرف سے کسی ممکنہ راستے کو چیک کرتے

ہیں"...... عمران نے کہا۔

"یہ دیکھو۔ یہ پورا علاقہ شاپور کہلاتا ہے اور اس میں یہ چھوٹا سا قصبہ ہے۔ اس کا نام بھی شاپور ہے۔ اس پہاڑی سلسلے کا آخری قصبہ ہے۔ اس کے بعد پہاڑیوں کا طویل سلسلہ ہے جو لیبارٹری تک چلا جاتا ہے لیکن ان پہاڑیوں کی ساخت ایسی ہے کہ اسے کسی بھی طرح چل کر کراس نہیں کیا جا سکتا کیونکہ یہ تمام پہاڑیاں قدرتی طور پر ڈھلوانی ہیں۔ اس کے علاوہ یہ ساری پھسلوان پہاڑیاں ہیں اس لئے یہ بھی ناقابل عبور ہے"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر باس"...... ٹائیگر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"پھر یہی کہ انہیں بہرحال یا تو پہاڑیوں سے آگے بڑھنا ہو گا یا پھر کارشا کی طرف سے۔ شمال اور جنوب کے دونوں راستے ناقابل عبور ہیں"...... عمران نے حتمی لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے نقشے کو بند کر دیا۔

"کارشا میں تو جوزف اور جوانا موجود ہیں۔ اگر آپ کہیں تو میں دوبارہ پہاڑپور چلا جاؤں"...... ٹائیگر نے کہا۔

"ہاں۔ تم کل صبح وہاں چلے جاؤ اور چوکنا رہو۔ اب اس کے سوا اور ہو بھی کیا سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"باس۔ اس معاملے میں سیکرٹ سروس دلچسپی نہیں لے رہی۔ کیا اس کی کوئی خاص وجہ ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"ہاں۔ چیف کا خیال ہے کہ اس لیبارٹری کے حفاظتی انتظامات

اس کی حفاظت کے لئے کافی ہیں اور سیکرٹ سروس کو نامعلوم عرصے کے لئے کسی جگہ صرف نگرانی کے لئے پابند نہیں کیا جا سکتا"۔ عمران نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلایا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

" ارے بیٹھو۔ سلیمان نے چائے ہی نہیں پلائی تمہیں ۔ کیا مطلب"...... عمران نے چونک کر اس انداز میں کہا جیسے اسے ابھی اس بات کا خیال آیا ہو۔

" میں نے اسے دروازے پر ہی منع کر دیا تھا باس"...... ٹائیگر نے کہا۔

" چلو اچھا ہے ۔ بچت ہو گئی ۔ تم واقعی استاد کے ہمدرد شاگرد ہو"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر بے اختیار ہنس پڑا اور پھر سلام کر کے واپس مڑا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

جیپ تیز رفتاری سے شاپور کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی ۔ جیپ کی ڈرائیونگ سیٹ پر جیمز اور سائیڈ سیٹ پر ماریا اور عقبی سیٹ پر روبن اور انتھونی موجود تھے ۔ صبح کا وقت تھا اس لئے سڑکیں تقریباً سنسان نظر آ رہی تھیں ۔ سڑک پختہ تھی اور خاصی چوڑی تھی اس لئے جیمز اطمینان سے جیپ چلاتا ہوا اسے آگے بڑھائے لئے جا رہا تھا۔

" باس ۔ کیا آپ پہلے بھی اس راستے پر جا چکے ہیں"...... روبن نے پوچھا جو عقبی سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا۔

" نہیں ۔ پہلی بار جا رہا ہوں"...... جیمز نے جواب دیا۔

" لیکن آپ تو اس طرح جیپ چلا رہے ہیں جیسے سینکڑوں بار یہاں سے گزر چکے ہوں"...... روبن نے کہا تو جیمز بے اختیار ہنس پڑا۔

" میں نے نقشے کو اچھی طرح چیک کرنے کے ساتھ ساتھ ایک سیاحتی کمپنی کے مقامی گائیڈ سے فون پر ساری تفصیلات معلوم کر لی

تھیں"...... جیمز نے جواب دیا۔

"اسی لئے تمہیں اس بارے میں معلوم ہوا تھا کہ وہاں کس ٹائپ کی پہاڑیاں ہیں اور تم نے وہ جمپنگ شوز منگوائے تھے"۔ ماریا نے کہا۔

"ہاں"...... جیمز نے جواب دیا۔

"باس۔ ہمیں باقاعدہ شالیمار ہوٹل میں تلاش کیا جاتا رہا ہے"۔ اچانک روبن نے کہا تو جیمز کے ساتھ ساتھ ماریا بھی چونک پڑی۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ انہیں کیسے معلوم ہوا کہ تم شالیمار ہوٹل میں ہو"...... جیمز نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے نہیں معلوم لیکن مجھے ایک ویٹر نے بتایا کہ ٹائیگر یہاں حلیئے بتا کر مسافروں کے بارے میں پوچھ رہا تھا اور یہ حلیئے وہ تھے جن حلیوں میں ہم نے ہوٹل کارساز جا کر مارشل کو ہلاک کیا تھا"۔ روبن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پھر اسے پتہ نہیں چل سکا یا وہ تم تک نہیں پہنچ سکا"...... جیمز نے کہا۔

"نہیں باس۔ ہم نے مارشل کو ہلاک کرنے سے پہلے سپر ماسک میک اپ کر لیا تھا اور اس ٹائیگر نے ویٹر کے بقول جو حلیئے بتائے تھے وہ وہی تھے لیکن سپر ماسک میک اپ کی وجہ سے حلیئے اس قدر بدل گئے تھے کہ ہمیں کسی صورت بھی پہچانا نہ جا سکا"...... روبن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اگر یہ بات تھی تو پھر اس ویٹر کو کیسے معلوم ہوا کہ وہ تمہارے بارے میں معلومات حاصل کر رہا تھا"...... جیمز نے کہا۔

"باس۔ ویٹر نے تو صرف اتنا بتایا ہے کہ ٹائیگر دو غیر ملکیوں کے حلیئے بتا کر ان کے بارے میں ہوٹل میں پوچھتا رہا ہے۔ ہم نے اس سے وہ حلیئے پوچھے تو یہ حلیئے وہ تھے جو ہم نے سپر ماسک میک اپ کے ذریعے مارشل کو ہلاک کرنے سے پہلے اختیار کئے تھے"...... روبن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ ٹائیگر تم تک پہنچ کیسے گیا۔ اگر تم نے حلیئے نہ بدلے ہوتے تو وہ تو تمہارے سروں پر سوار ہو جاتا"...... جیمز نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"معلوم نہیں باس۔ پہلے بھی وہ مارشل کو لے اڑا تھا اور اس کی وجہ سے مارشل کو ہلاک کرنا پڑا لیکن پھر وہ نجانے ہم تک کیسے پہنچ گیا"...... روبن نے کہا۔

"اس نے ہوٹل کارساز کے کسی ویٹر سے تمہارے حلیئے معلوم کر لئے ہوں گے"...... اس بار ماریا نے بولتے ہوئے کہا۔

"لیکن میڈم۔ اسے کیسے پتہ چلا کہ ہم شالیمار ہوٹل میں ہیں کیونکہ ہم نے وہاں سے ٹیکسی بھی نہیں لی تھی اور بسیں بدل بدل کر سفر کرتے ہوئے ہوٹل شالیمار پہنچے تھے اور وہاں بھی پہلے ایک سائیڈ گلی میں جا کر ہم نے میک اپ ختم کر دیئے تھے اور اپنے اصل حلیوں میں ہوٹل پہنچے تھے"...... روبن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ویسے یہ لوگ واقعی حیرت انگیز صلاحیتوں کے مالک ہیں"۔ جیمز نے کہا۔

"مجھے تو اب یہ خطرہ بھی لاحق ہو گیا ہے کہ کہیں انہوں نے شاپور میں بھی اپنے آدمی نہ پہنچا دیئے ہوں"...... ماریا نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ ہمارے موجودہ حلیوں سے کوئی واقف نہیں ہے۔ ہمارے پاس کاغذات اصل ہیں، اسلحہ جیپ کے خفیہ خانوں میں ہے اور شانگا پہنچ کر ہم جیپ بھی چھوڑ دیں گے"...... جیمز نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ کارشا کی پہاڑی چوٹی پر انہوں نے چیک پوسٹ بنا لی ہو اور دوربین کی مدد سے وہ اس پورے علاقے کو جس میں شانگا کا علاقہ بھی آتا ہے چیک کر رہے ہوں"...... ماریا نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ ایسا نہیں ہے۔ شانگا میں پہاڑیاں کارشا سے زیادہ بلند ہیں اس لئے یہاں سے تو وہاں نظر رکھی جا سکتی ہے مگر وہاں سے یہاں چیک نہیں کیا جا سکتا"...... جیمز نے کہا تو ماریا نے بے اختیار اطمینان بھرا طویل سانس لیا۔

"عمران ابھی تک خود سامنے نہیں آیا۔ اب تک یہی ٹائیگر ہی سامنے آیا ہے۔ اس کی کیا وجہ ہو سکتی ہے"...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد ماریا نے کہا۔

"ابھی ہم نے بھی تو کچھ نہیں کیا۔ صرف ایک راؤنڈ کارشا کے علاقے کا لگایا ہے اور بس۔ ہو سکتا ہے کہ اس نے لیبارٹری کے اندر

یا باہر اپنے ایجنٹ تعینات کیے ہوئے ہوں اور باقی معاملات کو اس نے ٹائیگر پر چھوڑ رکھا ہو"...... جیمز نے جواب دیا تو ماریا نے ایک بار پھر اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر اسی طرح باتیں کرتے ہوئے وہ شاپور کے علاقے سے گزرتے ہوئے شانگا کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ اب وہ تنگ پہاڑی سڑک پر چل رہے تھے۔ جیپ کی رفتار پہلے سے کہیں سست تھی۔ یوں لگتا تھا جیسے جیپ رینگ رہی ہو لیکن بہرحال وہ آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔

"یہ تو انتہائی خطرناک راستہ ہے جیمز"...... ماریا نے کہا۔

"ہاں۔ مجھے ایسے راستے کی توقع نہ تھی۔ یہ واقعی ٹوٹی ہوئی سڑک اور خطرناک راستہ ہے"...... جیمز نے بھی اس کی تائید میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر یہاں سے پیدل نہ آگے بڑھیں۔ ایسا نہ ہو کہ کسی کھائی میں جا گریں"...... ماریا نے قدرے خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

"شانگا تک تو ہم نے جانا ہی ہے اور شانگا ابھی کافی دور ہے۔ اگر ہم یہاں سے پیدل چلے تو ہو سکتا ہے کہ شام تک شانگا پہنچیں۔ پھر آگے رات کو تو نہیں بڑھا جا سکتا"...... جیمز نے کہا تو ماریا نے اس بار کوئی جواب نہ دیا اور وہ خاموش بیٹھی رہی۔

"کیا بات ہے۔ تم خاموش ہو گئی ہو"...... کچھ دیر کی خاموشی کے بعد جیمز نے ماریا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مجھے واقعی اس راستے سے خوف آنے لگ گیا ہے۔ نجانے تم

کس طرح اس خطرناک ترین راستے پر جیپ چلا رہے ہو"..... نے جواب دیا تو جیمز بے اختیار ہنس پڑا۔

"ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ مشن کی تکمیل میں تو اس سے بھی زیادہ خطرناک مراحل آتے ہیں اور جہاں تک موت کا تعلق ہے تو ہمارا پیشہ ہی ایسا ہے کہ جس میں موت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر ہی زندہ رہا جا سکتا ہے"..... جیمز نے کہا اور ماریا نے منہ سے جواب دینے کی بجائے ایک بار پھر اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر باقی راستہ اسی طرح خاموشی میں ہی کٹ گیا۔ جیمز نے بھی اس سے کوئی بات نہ کی تھی کہ راستہ پہلے سے کہیں زیادہ خطرناک ہو گیا تھا اور اسے اپنی پوری توجہ جیپ چلانے پر مرکوز کرنا پڑ گئی تھی۔ آخرکار چھوٹا سا پہاڑی قصبہ شانگا آ گیا۔ یہاں چالیس پچاس پہاڑی انداز میں لکڑی کے بنائے ہوئے چھوٹے چھوٹے ہٹ تھے جن کے باہر بچے عورتیں اور مرد ادھر ادھر آتے جاتے دکھائی دے رہے تھے۔ جیپ کو دیکھ کر بچے اپنی مصروفیات چھوڑ کر جیپ کی طرف بھاگے اور اسے دیکھ کر اپنی پہاڑی زبان میں باتیں کرنے لگے۔

"جیپ کو یہاں کس کے حوالے کریں گے ورنہ یہ بچے تو اسے خراب کر دیں گے"..... ماریا نے کہا۔

"اس گائیڈ سے میں نے فون پر پوچھا تھا۔ اس نے بتایا تھا کہ شانگا قصبے کے سردار کالاگ کو تھوڑی سی رقم دے کر جیپ اس کے حوالے کی جا سکتی ہے"..... جیمز نے کہا اور پھر وہ سب نیچے اتر آئے۔

روبن اور انتھونی نے سیاہ رنگ کے دو بیگ بھی جیپ سے اتار کر اپنی پشتوں پر لاد لیے۔ ابھی وہ سیٹ ہو رہے تھے کہ ایک آدمی آگے بڑھا اور ان کے قریب آ گیا۔

"آپ کون ہیں اور یہاں کیوں آئے ہیں"..... آنے والے نے ایکریمین لہجے میں کہا تو جیمز بے اختیار چونک پڑا۔

"تمہارا کیا نام ہے اور تم نے یہ زبان کہاں سے سیکھی ہے۔ کیا تم غیر ملک گئے تھے"..... جیمز نے کہا۔

"نہیں۔ میں دارالحکومت میں چار سال تک ایک غیر ملکی پروفیسر کے ہاں ملازم رہا ہوں۔ اس نے مجھے یہ زبان سکھائی تھی۔ میرا نام موشاد ہے"..... اس آدمی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہاں کا سردار کون ہے"..... جیمز نے پوچھا۔

"کالاگ"..... موشاد نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہم نے آگے پہاڑوں کی فلم بندی کرنی ہے۔ ہمارا تعلق اقوام متحدہ سے ہے اور ہم پاکیشیا کے تمام پہاڑی علاقوں کی خوبصورتی کی فلم بند کر کے ایسی فلم بنائیں گے کہ یہاں غیر ملکی سیاح ٹوٹ پڑیں گے"..... جیمز نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اگر ایسا ہو جائے تو ہم غریب لوگ بھی خوشحال ہو جائیں گے۔ اگر آپ چاہیں تو میں آپ کا اس سارے علاقے کے لئے گائیڈ بن سکتا ہوں"..... موشاد نے اپنی خدمات خود ہی پیش کرتے ہوئے کہا۔

"ہمیں گائیڈ کی ضرورت تو نہیں کیونکہ ہم نے تو صرف یہاں گھومنا پھرنا ہے اور بس۔ لیکن چلو تم ہمیں ان پہاڑیوں کے بارے میں کچھ فائدہ مند معلومات تو ساتھ ساتھ دیتے رہو گے لیکن پہلے ہم یہ جیپ سردار کے حوالے کرنا چاہتے ہیں تاکہ بچے اسے ہماری عدم موجودگی میں خراب نہ کر دیں"...... جیمز نے کہا۔

"میں اسے بلا لاتا ہوں"...... موشاد نے کہا اور پھر مڑ کر دوڑتا ہوا واپس بستی میں چلا گیا۔

"موشاد کو ساتھ لے جانا ٹھیک رہے گا"...... ماریا نے آہستہ سے کہا۔

"اگر نہ لے گئے تو پھر یہ تجسس کے ہاتھوں ہمارا پیچھا کرتا رہے گا اور ہم الٹا پھنس جائیں گے۔ اس طرح جب ہم اسے خطرہ سمجھیں گے تو پھر یہ کسی پہاڑی سے گر کر ہلاک بھی تو ہو سکتا ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ ہمارے لئے فائدہ مند ثابت ہو"...... جیمز نے جواب دیا تو ماریا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد موشاد ایک ادھیڑ عمر آدمی کو ساتھ لے کر آ گیا۔ اس نے جیمز کو سلام کیا اور پھر موشاد کی ترجمانی کی مدد سے جیمز نے ایک بڑا نوٹ سردار کو دے کر جیپ اس کے حوالے کر دی اور خود وہ موشاد کو ساتھ لے کر آگے بڑھ گئے۔ جیمز نے موشاد کو تین بڑے نوٹ ایڈوانس دے دیئے تھے اور موشاد اس کے سامنے ایک طرح سے بچھا جا رہا تھا۔

"میں نے سنا ہے کہ یہاں کوئی سائنسی لیبارٹری بھی ہے اور

ہمیں وہاں نہیں جانا چاہئے لیکن ہمیں کیسے معلوم ہو گا"...... جیمز نے دانستہ اپنے لہجے کو الجھاتے ہوئے کہا۔

"جناب۔ وہ تو خاصی دور ہے۔ میں اس جگہ کو پہچانتا ہوں کیونکہ ہمارے سامنے ہی وہ تعمیر ہوئی تھی"...... موشاد نے جواب دیا۔

"لیکن کیسے معلوم ہو گا کہ کہاں سے اس کی حدود شروع ہوتی ہیں"...... جیمز نے کہا۔

"جناب۔ اس کے لئے تازہ ہوا کے انتظامات ایک پہاڑی غار میں کئے گئے ہیں اور بس اس سے آگے ہم نہیں جائیں گے"۔ موشاد نے کہا۔

"کیا تم اس غار کو پہچانتے ہو"...... جیمز نے چونک کر پوچھا۔

"جی ہاں۔ میں کئی بار بارش کی وجہ سے اس غار میں پناہ لیتا رہا ہوں۔ یہاں ایک موسم ایسا آتا ہے جب اچانک بارش شروع ہو جاتی ہے"...... موشاد نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم ادھر کیا کرتے رہتے ہو"...... جیمز نے پوچھا۔

"جناب۔ یہ ہمارا علاقہ ہے اور ہم یہاں کے چپے چپے سے واقف ہیں۔ دوسرا یہاں بارش کے موسم میں ایک خاص قسم کا پرندہ کہیں دور سے آتا ہے۔ ہم اس پرندے کا شکار کر کے اسے دارالحکومت کے ہوٹلوں میں فروخت کر دیتے ہیں جس کا ہمیں بھاری معاوضہ مل جاتا ہے لیکن اس پرندے کو تلاش کرنا اور پکڑنا جان جوکھوں کا کام

ہے"...... موشاد نے کہا تو جیمز نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"کیا تم ہمیں اس غار تک لے جا سکتے ہو تاکہ ہم بھی یہ عجیب و غریب سسٹم دیکھ سکیں"...... جیمز نے کہا۔

"میں تو جا سکتا ہوں لیکن آپ نہیں جا سکتے"...... موشاد نے کہا۔

"کیوں۔ وجہ"...... جیمز نے چونک کر پوچھا۔

"جناب۔ اس طرف کی تمام پہاڑیاں قدرتی طور پر ڈھلوانی ہیں۔ ان پر پیر جمانا خاصا مشکل کام ہے۔ ہم تو پیدا ہی یہیں ہوئے ہیں۔ پلے بڑھے بھی یہیں ہیں اس لئے ان پہاڑیوں پر چڑھنا ہمارے لئے مشکل نہیں ہے لیکن آپ کے لئے مشکل ہے اس لئے ایک حد سے آگے آپ نہ جا سکیں گے اور وہ غار والا علاقہ بھی کافی فاصلے پر ہے"...... موشاد نے کہا۔

"ہمارا تعلق اقوام متحدہ سے ہے موشاد۔ ہم نے پہلے یہاں کا فضائی سروے کیا تھا جس سے اس سارے علاقے کی ساخت کا ہمیں علم ہو گیا۔ ہمارے پاس خصوصی جوتے ہیں جنہیں جمپنگ شوز کہا جاتا ہے۔ ان جوتوں کی مدد سے ہم یہ فاصلے بھی جلد ہی طے کر لیں گے اور ڈھلوان پر ہمارے پیر بھی جم جائیں گے"...... جیمز نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ پھر ٹھیک ہے جناب"...... موشاد نے قدرے مرعوب ہوتے ہوئے کہا تو جیمز نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ اس قصبے سے کافی آگے آ گئے تھے۔ ہر طرف پہاڑیاں ہی پہاڑیاں

نظر آ رہی تھیں۔ ڈھلوانی پہاڑیاں، اونچی نیچی پہاڑیاں جن کے درمیان راستے تو موجود تھے لیکن یہ راستے دونوں اطراف سے اس طرح ڈھلوانی تھے کہ یوں لگتا تھا جیسے گول رسے ہوں اور جن پر چلنا واقعی عام حالات میں تقریباً ناممکن تھا۔

"ہمیں مخصوص جوتے پہن لینے چاہئیں"...... جیمز نے کہا اور پھر انہوں نے بیگ میں سے مخصوص جوتے نکال کر پہن لئے۔ موشاد حیرت اور دلچسپی سے ان جوتوں کو دیکھ رہا تھا۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے دوربینیں اور کیمرے بھی نکال کر اپنے گلے میں لٹکا لئے۔ وہ اس وقت تک موشاد کو کسی شک کرنے کا موقع نہ دینا چاہتے تھے جب تک کہ وہ انہیں لیبارٹری تک نہ پہنچا دیتا۔ دوربینیں اور کیمرے دیکھ کر موشاد کے چہرے پر مزید اطمینان کے تاثرات پھیلتے چلے گئے اور پھر موشاد کی رہنمائی میں انہوں نے آگے بڑھنا شروع کر دیا۔ موشاد پہلے تو مڑ مڑ کر انہیں چلتے ہوئے دیکھتا رہا پھر اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات پھیل گئے کیونکہ وہ جب قدم اٹھاتے تو ایک لمبا جمپ لیتے ہوئے جیسے اچانک کشش ثقل ختم ہو گئی ہو لیکن جب ان کے پیر چٹان پر پڑتے تو اس طرح جم جاتے جیسے ڈھلوان جگہ کی بجائے وہ چوڑا راستہ ہو اور موشاد کو ان کے ساتھ ساتھ باقاعدہ بھاگنا پڑ رہا تھا۔ وہ سب مینڈکوں کی طرح اچھل اچھل کر انتہائی خطرناک ڈھلوانی راستوں پر بڑے اطمینان سے آگے بڑھتے چلے جا رہے تھے۔ مخصوص جوتوں نے واقعی ان کا

مسئلہ حل کر دیا تھا ورنہ وہ کبھی بھی اس رفتار سے اس علاقے میں آگے نہ بڑھ سکتے تھے۔ موشاد چونکہ اس علاقے کا رہنے والا تھا اس لئے باوجود تیز چلنے اور بعض اوقات دوڑنے کے صحیح سلامت ان کے ساتھ آگے بڑھا چلا جا رہا تھا۔

"کتنی دور ہے وہ غار موشاد"...... جیمز نے اونچی آواز میں پوچھا۔

"بس اب تھوڑی دور رہ گئی ہے"...... موشاد نے جواب دیا اور پھر تقریباً ایک گھنٹہ مزید اسی انداز میں آگے بڑھنے کے بعد وہ ایک پہاڑی کے پاس پہنچ گئے۔

"وہ سامنے غار ہے جس میں لیبارٹری کے لئے تازہ ہوا کا انتظام کیا گیا ہے"...... موشاد نے ایک پہاڑی میں نظر آنے والے غار کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ یہ غار سطح سے کافی بلندی پر تھا۔

"یہ تو کافی اونچا ہے۔ تم اس کے اندر کیسے جا سکتے ہو"...... جیمز نے کہا۔

"غار کے نیچے سطح تک پتھر اس انداز میں ہیں کہ انہیں پکڑ کر اوپر پہنچا جا سکتا ہے"...... موشاد نے ایک طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"یہاں سے وہ لیبارٹری کتنے فاصلے پر ہے"...... جیمز نے پوچھا۔

"وہ چوٹی آپ دیکھ رہے ہیں جو کسی کانٹے کی طرح نوکدار ہے"...... موشاد نے کہا۔

"ہاں"...... جیمز نے کہا۔

"اس کے نیچے لیبارٹری ہے۔ یہ پہاڑی مصنوعی ہے لیکن

سائیڈوں میں گہری کھائیاں ہیں۔ سائیڈوں سے اس پہاڑی تک ہیلی کاپٹر کی مدد سے ہی پہنچا جا سکتا ہے ورنہ نہیں"...... موشاد نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ ہم ان کھائیوں میں جائیں گے۔ چلو ہماری رہنمائی کرو"...... جیمز نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

"پہلے تو آپ شاید غار میں جانا چاہتے تھے"...... موشاد نے کہا۔

"نہیں۔ ہم نے وہاں جا کر کیا کرنا ہے۔ ہم نے صرف خاص خاص علاقوں کی فلم بندی کرنی ہے۔ لیکن یہ بتاؤ کہ کارشا کی طرف سے ہمیں دیکھا جا سکتا ہے یا نہیں"...... جیمز نے کہا۔

"کارشا سے۔ نہیں وہ تو خاصے فاصلے پر ہے۔ مگر کیوں"۔ موشاد نے کہا۔

"وہاں بھی ہمارے آدمی موجود ہیں۔ وہ وہاں کی فلم بندی کر رہے ہیں۔ میں نے سوچا کہ ایسا نہ ہو کہ ڈبل فلم بندی ہو جائے"۔ جیمز نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ ایسی بات نہیں ہے۔ وہ بالکل علیحدہ علاقہ ہے اور وہاں سے تو یہاں تک ویسے بھی نہیں پہنچا جا سکتا کیونکہ اس علاقے کی ساخت ہی ایسی ہے"...... موشاد نے کہا۔

"اوکے۔ پھر چلو"...... جیمز نے کہا تو وہ سب ایک بار پھر موشاد کی رہنمائی میں آگے بڑھنے لگے اور پھر تقریباً دو گھنٹوں کی لگاتار اور ان تھک کوششوں کے بعد وہ کھائیوں میں پہنچ گئے جن کے درمیان میں

وہ نوکدار پہاڑی موجود تھی جس کے اندر لیبارٹری تھی۔

"کیا یہ گھاٹی اس پہاڑی کے چاروں طرف ہے"...... جیمز نے پوچھا۔

"نہیں جناب۔ ایک طرف سے وہ دوسری پہاڑی کے ساتھ ملی ہوئی ہے۔ باقی تین اطراف میں گھاٹی ہے"...... موشاد نے جواب دیا تو جیمز نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"لیبارٹری کہاں ہو گی۔ پہاڑی کے درمیان میں یا نیچے والے حصے میں"...... جیمز نے پوچھا۔

"جناب۔ درمیان میں ہے لیکن وہاں تک پہنچا نہیں جا سکتا کیونکہ اس پوری پہاڑی کی چٹانیں مصنوعی ہیں۔ یہ ایسے مادے سے بنائی گئی ہیں جنہیں ایٹم بم سے بھی نہیں توڑا جا سکتا۔ جب یہ چٹانیں ہیلی کاپٹروں کی مدد سے یہاں لائی جا رہی تھیں تو میں نے ایک انجینئر سے پوچھا تھا۔ اس نے مجھے بتایا تھا کہ ایسا لیبارٹری کی حفاظت کے لئے کیا جا رہا ہے"...... موشاد نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اب ہم یہاں کی فلم بندی کریں گے"...... جیمز نے مڑ کر روبن کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"جو مرضی آئے کریں جناب۔ میں کیا کہہ سکتا ہوں"...... موشاد نے کہا لیکن اس کے ساتھ ہی اس کے منہ سے اوغ اوغ کی آوازیں نکلنے لگیں کیونکہ اس کے عقب میں کھڑے روبن نے یکلخت آگے بڑھ

کر اپنا بازو اس کی گردن کے گرد ڈال کر اسے مخصوص انداز میں جھٹکے دینے شروع کر دیئے تھے اور تیسرے جھٹکے پر موشاد کا اس کے بازو میں تڑپتا ہوا جسم ڈھیلا پڑ گیا اور پھر اسے نیچے لٹا دیا گیا۔ اس کی آنکھیں بے نور ہو چکی تھیں۔

"اسے اٹھا کر چٹان کے پیچھے ڈال دو۔ جہاں سے یہ آسانی سے نظر نہ آسکے"۔ جیمز نے کہا تو انتھونی نے اس کے حکم کی تعمیل کر دی۔

"اب چلو واپس اس غار کی طرف۔ پہلے ہم اس ایئر سکنگ سسٹم میں بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کریں گے تاکہ لیبارٹری کے اندر موجود تمام انسان طویل عرصے تک کے لئے بے ہوش جائیں۔ اس کے بعد لیبارٹری کے اندر جانے کے لئے سرنگ بنائیں گے اور اس سرنگ کے اندر سپر میگا کراس زیرو وائرلیس بم فٹ کر دیں گے جس کا علم اندر والوں کو بھی نہ ہو گا اور ہم واپس پہاڑ پور پہنچ کر اسے فائر کر دیں گے اور پوری لیبارٹری نہ صرف کنکریوں کی طرح اڑ جائے گی بلکہ پوری لیبارٹری جل کر راکھ ہو جائے گی اور ہمارا مشن مکمل ہو جائے گا"...... جیمز نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے

اس وقت جو پوزیشن تھی اس کے مطابق انہیں روکنے والا وہاں کوئی نہ تھا اور ان کے پاس ایسی سخت ترین چٹانوں میں سرنگ لگانے والا مخصوص آلہ جو بیٹری سے چلتا تھا، موجود تھا اور دیگر ضروری اسلحہ اور آلات بھی تھے اس لئے وہ سب پوری طرح مطمئن تھے۔

جوزف اور جوانا کارشا قصبے سے نکل کر ان پہاڑیوں میں گھومتے
پھر رہے تھے جہاں انہیں پہلے وہ غیر ملکی جوڑا اور ان کا گائیڈ قیصر ملا تھا
اب چونکہ انہیں کسی گائیڈ کی ضرورت نہ تھی اس لئے شامو کو انہوں
نے کال نہیں کیا جبکہ پہاڑیاں دور دور تک سنسان پڑی تھیں۔

" میرا خیال ہے کہ اب وہ لوگ دوبارہ ادھر کا رخ نہیں کریں
گے جبکہ ماسٹر کی کال آئی تھی۔ وہ کہہ رہے تھے کہ وہ ادھر پہنچنے کے
لئے دارالحکومت سے نکل پڑے ہیں"...... جوانا نے کہا۔

" ادھر کا رخ نہیں کریں گے تو کسی اور طرف کا رخ کریں گے
کیونکہ اگر وہ نکل پڑے ہیں تو انہوں نے بہرحال مشن تو مکمل کرنا
ہے اس لئے میرا خیال ہے کہ ہمیں اس لیبارٹری والی پہاڑی کے
قریب رہ کر چیکنگ کرنی چاہئے"...... جوزف نے کہا۔

" ہاں ٹھیک ہے۔ آؤ چلیں"...... جوانا نے کہا اور پھر وہ دونوں
آگے بڑھنے لگے۔ پھر تقریباً تین گھنٹوں کی انتہائی سخت جدوجہد کے بعد
وہ اس جگہ پہنچ گئے جہاں سے آگے بڑھنا ان کے لئے اب ناممکن تھا۔
آگے پہاڑیاں کسی سلیٹ کی طرح صاف اور بلند تھیں۔

" اب کیا کریں۔ اس سے آگے جانا تو ممکن ہی نہیں ہے"۔
جوزف نے کہا۔

" سوچنا یہ ہے کہ وہ لوگ کس طرف سے آ سکتے ہیں"۔ جوانا نے
کہا۔

" اگر کارشا کی طرف سے آئیں تو ہم پہلے سے یہاں موجود ہیں اور
اگر وہ سامنے کے رخ سے آئیں گے تو وہاں انتہائی سخت حفاظتی
انتظامات ہیں۔ جنوب کی طرف پہاڑیاں ناقابل عبور ہیں اور سوائے
ہیلی کاپٹر کے لیبارٹری تک نہیں پہنچا جا سکتا۔ اب رہ گیا شمال کی
طرف سے تو وہاں انتہائی خطرناک ڈھلوانی پہاڑیاں ہیں۔ ادھر سے
کسی آدمی کا گزرنا ہی محال ہے"...... جوزف نے کہا۔

" تمہیں کیسے یہ سب معلوم ہوا ہے"...... جوانا نے چونک کر
پوچھا۔

" میں نے شامو سے تفصیل سے بات کی تھی۔ اب کیا کیا جائے
یہ بنجر پہاڑیاں ہیں۔ اگر ان پر جنگلات ہوتے تو میں درختوں کی
شاخوں کی مدد سے ان پہاڑیوں کو کراس کر لیتا لیکن یہاں میں مجبور
ہوں"...... جوزف نے منہ بناتے ہوئے کہا تو جوانا بے اختیار ہنس

پڑا۔البتہ دوربین اس نے آنکھوں سے لگائی ہوئی تھی لیکن مسلسل دیکھنے کے بعد وہ بھی بور ہو گیا کیونکہ ہر طرف ویران اور بنجر پہاڑیوں کا سلسلہ ہی دور دور تک نظر آ رہا تھا۔

" ماسٹر اور ٹائیگر دونوں یقیناً کام کر رہے ہوں گے اور ہم یہاں بے کار بیٹھے ہوئے ہیں"...... تھوڑی دیر بعد جوانا نے کہا۔

" اپنی اپنی قسمت ہے اور اب ہم قسمت سے تو نہیں لڑ سکتے۔ ہمارا جو کام ہے وہ ہم کر رہے ہیں۔اب یہ دوسری بات ہے کہ ایجنٹوں نے ادھر کا رخ نہیں کیا"...... جوزف نے جواب دیتے ہوئے کہا تو جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیا لیکن اس کے چہرے پر بوریت کے تاثرات نمایاں تھے۔

" میرا خیال ہے کہ اب ہمیں واپس جانا چاہئے"...... جوزف نے کہا۔

" جبکہ میرا خیال ہے کہ ہمیں یہاں بیٹھنے کی بجائے پہاڑ کے اوپر چوٹی پر پہنچ کر چیکنگ کرنی چاہئے۔وہاں سے ہم زیادہ دور تک چیکنگ کر سکیں گے اور پھر ان لوگوں کے آنے کا کوئی وقت تو مقرر نہیں ہے اس لئے جب تک ہمیں نظر آتا رہے اور واپسی کا راستہ بھی قدرے محفوظ ہے تب تک ہمیں یہاں رہنا چاہئے"...... جوانا نے کہا تو جوزف نے بھی سر ہلا کر اس کی تائید کر دی اور پھر وہ دونوں اٹھ کھڑے ہوئے۔اس کے بعد وہ آگے بڑھے اور پھر سخت جدوجہد کے بعد آخرکار وہ اس پہاڑی کی چوٹی تک پہنچنے میں کامیاب ہو گئے جہاں

وہ پہلے نیچے بیٹھے ہوئے تھے۔گو انہیں اس میں کئی بار گر کر جان سے ہاتھ دھونے کا خطرہ بھی لاحق ہوا تھا لیکن دونوں ایک دوسرے کی مدد کرتے ہوئے اور ہمت سے کام لیتے ہوئے وہ اپنے مقصد میں بہرحال کامیاب ہو گئے اور واقعی یہاں دور دور تک کا منظر انہیں واضح طور پر نظر آنے لگا تھا۔دونوں کی آنکھوں سے دوربین لگی ہوئی تھیں اور دونوں مسلسل چیکنگ میں مصروف تھے کہ اچانک جوانا بے اختیار چونک پڑا۔

" اوہ۔اوہ۔میں نے شمال کی طرف دور حرکت دیکھی ہے"۔ جوانا نے کہا تو جوزف چونک پڑا۔

" کہاں۔کتنے فاصلے پر۔کس طرف"...... جوزف نے کہا تو جوانا نے اسے سمت اور فاصلہ بتا دیا جبکہ اس کی نظریں مسلسل اس طرف لگی ہوئی تھیں۔

" اوہ ہاں۔یہ تو کافی لوگ ہیں اور یہ بینڈکوں کی طرح اچھل اچھل کر چل رہے ہیں"...... تھوڑی دیر بعد جوانا نے کہا۔

" ہاں۔میں نے بھی انہیں چیک کر لیا ہے۔ان کی تعداد چار ہے ایک عورت اور تین مرد اور یہ واپس جا رہے ہیں اور یہ چاروں ہی غیر ملکی ہیں"...... جوزف نے کہا۔

" لیکن ہم ان تک پہنچ نہیں سکتے۔اس طرف سے کوئی راستہ نہیں ہے"...... جوانا نے کہا۔

" ہم نے ہر قیمت پر ان تک پہنچنا ہے۔یہ مجرم ہیں۔آؤ نیچے

اتریں ۔ میں نے ذہن میں ایک راستہ بنالیا ہے"...... جوزف نے کہا اور پھر وہ دونوں نیچے اترنے لگے لیکن ظاہر ہے جس قدر کوشش انہیں اوپر چڑھنے کے لئے کرنا پڑی تھی اس سے بھی زیادہ کوشش نیچے اترتے ہوئے اپنے آپ کو سنبھالنے کے لئے کرنا پڑی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ انہیں نیچے اترتے اترتے کافی وقت لگ گیا ۔ اس کے بعد وہ دونوں ایک طویل چکر کاٹ کر جب اس جگہ پہنچے جہاں انہوں نے حرکت دیکھی تھی تو ظاہر ہے اس وقت تک وہ غیر ملکی نجانے کہاں سے کہاں پہنچ چکے ہوں گے ۔

"اب ان کے پیچھے جانا تو حماقت ہے اور پھر اس طرف کی پہاڑیاں بھی انتہائی ڈھلوانی ہیں ۔ نجانے یہ غیر ملکی کس ٹائپ کے لوگ تھے کہ مینڈکوں کی طرح اچھل بھی رہے تھے ۔ اس کے باوجود ان کے قدم بھی جمے ہوئے تھے جبکہ انہیں ان ڈھلوان پہاڑیوں پر چلنے میں بے حد محنت کرنا پڑ رہی تھی ۔ انہیں احساس ہو رہا تھا کہ معمولی سی لغزش سے وہ گہرائی میں جا گریں گے ۔

"اب ان کے پیچھے بھاگنے کی بجائے ہمیں یہ دیکھنا ہوگا کہ وہ یہاں کر کیا رہے تھے"...... جوانا نے کہا ۔

"وہ اس گہری کھائی سے اوپر چڑھ رہے تھے اس لئے اس کھائی میں کوئی خاص بات ہے"...... جوزف نے کہا تو جوانا نے بھی اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر اس کے ساتھ ہی وہ کھائی میں اترنے کی کوشش کرنے لگے اور بے حد سخت کوشش کے بعد وہ دونوں تقریباً ایک

گھنٹے بعد کھائی میں اترنے میں کامیاب ہو گئے ۔

"اوہ ۔ یہ تو لیبارٹری والی پہاڑی ہے"...... جوانا نے درمیان میں موجود ایک نوکدار پہاڑی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا ۔

"ہاں ۔ لگتا تو ایسے ہی ہے"...... جوزف نے کہا ۔

"اوہ ۔ یہ لاش"...... اچانک جوزف نے ایک طرف دیکھتے ہوئے کہا تو جوانا بھی چونک کر اس طرف کو مڑ گیا ۔

"اوہ واقعی ۔ یہ کوئی مقامی آدمی ہے"...... جوانا نے کہا اور پھر وہ دونوں اس لاش کو چٹان کے پیچھے سے نکال چکے تھے ۔ وہ واقعی مقامی آدمی تھا ۔ اسے گردن دبا کر ہلاک کیا گیا تھا ۔

"اس کا مطلب ہے کہ یہاں کوئی خاص کھیل کھیلا گیا ہے" ۔ جوانا نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا اور پھر اس کی نظریں سامنے پہاڑی کے تقریباً درمیانی حصے پر جم سی گئیں ۔

"اوہ ۔ مشینی سرنگ"...... جوانا نے کہا تو جوزف بے اختیار اچھل پڑا ۔

"مشینی سرنگ ۔ کیا مطلب"...... جوزف نے حیرت بھرے لہجے میں کہا ۔

"آؤ"...... جوانا نے کہا اور پھر چند لمحوں بعد وہ اس پہاڑی کے قریب پہنچ چکے تھے جہاں واقعی کسی مخصوص مشین کے ذریعے سرنگ بنائی گئی تھی اور صاف نظر آ رہی تھی لیکن اس سرنگ کا قطر اتنا نہیں تھا کہ اس میں کوئی آدمی داخل ہو سکتا لیکن اس سرنگ کی حالت بتا

رہی تھی کہ اسے ابھی حال ہی میں تیار کیا گیا ہے۔ نیچے مخصوص ریت نما مٹی کا ڈھیر بھی پڑا تھا۔

"اس میں آدمی تو جا نہیں سکتا۔ پھر"...... جوانا نے رک رک کر کہا۔ اس کی فراخ پیشانی پر لکیریں ابھر آئی تھیں۔

"میرا خیال ہے کہ میں اندر ہاتھ ڈال کر دیکھوں۔ تب ہی پتہ چلے گا"...... جوزف نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ میں سمجھ گیا۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ لازماً یہ سرنگ لگا کر اندر کوئی بم وغیرہ رکھا گیا ہے تاکہ اسے وائرلیس کے ذریعے دور سے فائر کیا جا سکے اور لیبارٹری کو تباہ کر کے مشن پورا کر لیا جائے"۔ جوانا نے کہا تو جوزف بے اختیار اچھل پڑا۔

"شکر ہے۔ تمہارا ذہن اب چل پڑا ہے"...... جوزف نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ پتھروں پر پیر رکھتا ہوا اوپر چڑھتا چلا گیا جبکہ جوانا وہیں کھڑا رہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد جوزف نے اپنے جسم کو اس طرح سمیٹا جیسے وہ کسی درخت کی شاخ پر بیٹھا ہوا ہو اور اسے خطرہ ہو کہ معمولی سی حرکت سے وہ نیچے جا گرے گا اور پھر اس نے اپنا چہرہ اس سوراخ کے ساتھ لگا دیا جو مصنوعی سرنگ کا سوراخ تھا۔

"اس میں کوئی بڑا سا بم رکھا ہوا ہے اور اس سے ٹک ٹک کی آوازیں آ رہی ہیں"...... جوزف نے یکلخت چہرہ سوراخ سے ہٹا کر جوانا کی طرف دیکھتے ہوئے چیخ کر کہا۔

"اوہ۔ ویری بیڈ۔ اسے باہر نکالو۔ جلدی کرو۔ ایسا نہ ہو کہ یہ پھٹ جائے۔ ارے ہاں۔ تم نیچے آؤ۔ میں آکر اسے نکالتا ہوں"۔ جوانا نے کہا۔

"کیوں۔ میں نہیں نکال سکتا اسے"...... جوزف نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ارے یہ پھٹ گیا تو تم بھی ساتھ ہی اڑ جاؤ گے۔ آؤ نیچے۔ میں نکالتا ہوں اسے"...... جوانا نے کہا۔

"لیکن تمہارے ساتھ بھی یہی ہو گا۔ پھر"...... جوزف نے کچھ نہ سمجھنے کے انداز میں کہا۔

"میری کوئی بات نہیں۔ میں ایک بے کار آدمی ہوں لیکن تمہاری موجودگی ماسٹر کے لئے فائدہ مند ہے"...... جوانا نے کہا تو جوزف بے اختیار اونچی آواز میں ہنس پڑا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ آگے بڑھا دیا لیکن شاید اس کا ہاتھ پوری طرح اس بم تک نہ پہنچ رہا تھا۔ اس نے ہاتھ واپس کھینچا اور پھر مزید اوپر چڑھ کر اس نے ایک بار پھر ہاتھ اندر ڈال کر ساتھ ہی جسم کو بھی اس انداز میں آگے کیا جیسے وہ اوپر والے جسم کو بھی اس سوراخ کے اندر لے جانا چاہتا ہو۔

"نہیں۔ فاصلہ کافی ہے"...... چند لمحوں کی کوشش کے بعد جوزف نے کہا اور ہاتھ واپس نکال لیا۔

"کتنا فاصلہ رہ گیا ہے"...... جوانا نے نیچے سے پوچھا۔

"تقریباً تین فٹ"...... جوزف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ یہ تو کافی فاصلہ ہے۔ یہاں کوئی ایسی چیز نہیں ہے جس کی مدد لی جاسکے"...... جوانا نے اس طرح ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا جیسے یہاں ہر طرف مختلف چیزیں پھیلی ہوئی ہوں اور جوانا ان میں سے کسی ایک چیز کا انتخاب کرنا چاہتا ہو۔

"ایک منٹ"...... جوانا نے اچانک اچھلتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے اس چٹان کی طرف دوڑ پڑا جس کے نیچے سے مقامی آدمی کی لاش ملی تھی جو انہوں نے نکال کر کھلی جگہ پر رکھ دی تھی۔ جوزف اسے دوڑتا ہوا دیکھ رہا تھا۔ چند لمحوں بعد جوانا دوڑتا ہوا اس لاش تک پہنچ گیا اور پھر اس نے جھک کر پوری قوت سے کھڑی ہتھیلی کا وار اس لاش کے ایک بازو کے جوڑ کے قریب کیا تو کٹاک کی آواز سنائی دی اور ہڈی ٹوٹنے کی آواز سنائی دی۔ اس کے ساتھ ہی جوانا نے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک تیز دھار خنجر نکالا اور دوسرے لمحے اس نے اس لاش کا بازو خنجر کی مدد سے کاٹ کر علیحدہ کر دیا۔

"یہ کیا کر رہے ہو۔ لاش کی بے حرمتی مت کرو"...... جوزف نے چیخ کر کہا۔

"بے حرمتی نہیں کر رہا۔ فائدہ اٹھا رہا ہوں"...... جوانا نے کہا اور کٹا ہوا بازو اٹھائے واپس پہاڑی کی طرف دوڑ پڑا۔ جوزف کے چہرے پر حیرت تھی۔

"یہ لو۔ اس کی مدد سے اس بم کو باہر کھینچ لو۔ مجبوری ہے۔ بڑے مقصد کے لئے بہرحال قربانی تو دینا ہی پڑتی ہے۔ یہ تو مردہ تھا اگر زندہ ہوتا تب بھی میں یہی کرتا"...... جوانا نے کہا تو جوزف نے ایک طویل سانس لیا اور بازو کو پکڑ کر اس نے اسے سرنگ کے اندر ڈال دیا اور پھر اپنا بازو بھی۔ تھوڑی دیر بعد اس نے آہستہ آہستہ بازو کو واپس کھینچنا شروع کر دیا۔ اس کی رفتار خاصی آہستہ تھی۔ نیچے جوانا سانس روکے اور ہونٹ بھینچے خاموش کھڑا تھا۔ وہ تصور کی آنکھ سے سرنگ کے اندر ہونے والی کارروائی کو جیسے کھلی آنکھوں سے دیکھ رہا ہو اور پھر تھوڑی دیر بعد جوزف نے یکلخت اپنا ہاتھ ایک جھٹکے سے باہر نکالا اور ہاتھ میں پکڑا ہوا لاش کا کٹا ہوا بازو ایک طرف اچھال دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر اپنا ہاتھ اندر ڈالا اور تھوڑی دیر بعد جب آہستہ آہستہ اس کا ہاتھ باہر آیا تو اس کے ہاتھ میں مستطیل شکل کا بم موجود تھا جس کا اوپر کا حصہ کسی کوہان کی طرح اوپر کو اٹھا ہوا تھا۔ اس میں سے ہلکی ہلکی ٹک ٹک کی آواز سنائی دے رہی تھی۔

"اوہ۔ یہ تو انتہائی خطرناک اور طاقتور بم ہے"...... جوانا نے کہا۔

"ہاں۔ اسے سنبھالو تاکہ میں نیچے اتروں"...... جوزف نے کہا تو جوانا نے دونوں ہاتھ اوپر کر دیئے اور جوزف نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے بم اس کے ہاتھوں پر رکھ دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے

یکلخت نیچے چھلانگ لگا دی کیونکہ بم جوانا کے ہاتھوں پر رکھنے کے لئے
وہ انتہائی آگے کی طرف جھک گیا تھا کہ اب اس کے لئے اوپر واپس
جانا تقریباً ناممکن ہو گیا تھا اس لئے اس نے نیچے چھلانگ لگا دی تھی
اور پھر نیچے گر کر وہ تیزی سے دوڑتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔

"اب اس کا کیا کرنا ہے"..... جوانا نے ہاتھ نیچے کرتے ہوئے
کہا۔ بم کی عجیب سی ساخت کے ساتھ ساتھ اس کے اندر سے آنے
والی ہلکی سی ٹک ٹک کی آواز یہی بتا رہی تھی کہ یہ بم خصوصی قسم کا
ہے اور ظاہر ہے جسے لیبارٹری کے اندر رکھنے کی بجائے انہوں نے باہر
ہی رکھ دیا تھا۔ یقیناً اس بم میں اتنی طاقت موجود تھی کہ وہ باہر سے
بھی اس پوری لیبارٹری کو اڑا سکتا تھا۔

"اسے لیبارٹری سے دور لے چلو۔ ادھر پہاڑیوں میں جتنا دور ہو
سکے لے چلو۔ جلدی کرو"..... جوزف نے دوڑ کر رکتے ہوئے کہا اور
وہ دونوں اس بم سمیت دوڑتے ہوئے سامنے پہاڑیوں کی طرف
بڑھتے چلے گئے۔ ان کی ٹانگیں اس طرح چل رہی تھیں جیسے ان کے
پیروں میں تیز رفتار مشین باندھ دی گئی ہو۔ وہ جلد از جلد لیبارٹری
سے دور پہنچ جانا چاہتے تھے۔ ان دونوں کو اچھی طرح معلوم تھا کہ یہ
خوفناک بم کسی بھی وقت پھٹ سکتا تھا اور اگر اس وقت پھٹ
جائے جب وہ اسے اٹھائے دوڑ رہے ہوں تو ان دونوں کے پرخچے اڑ
جائیں گے لیکن اس کے باوجود وہ اسے اٹھائے دوڑ رہے تھے۔ وہ
لیبارٹری کو بچانا چاہتے تھے اور پھر وہ دونوں ان ڈھلوانی راستوں پر

پہنچ گئے۔ یہ راستے انتہائی خطرناک تھے لیکن وہ دونوں ان راستوں پر
اس طرح دوڑ رہے تھے جیسے سپاٹ زمین پر دوڑ رہے ہوں اور پھر
ایک جگہ ایسی آ گئی جہاں سے آگے اس انداز میں بڑھنا ممکن ہی نہ تھا
البتہ لمبا چکر کاٹ کر پھر آگے بڑھا جا سکتا تھا اس لئے وہ دونوں رک
گئے۔

"میرے خیال میں اب کافی فاصلہ ہو گیا ہے۔ اسے کہیں چھپا کر
رکھ دیا جائے"..... جوانا نے کہا تو جوزف نے اثبات میں سر ہلا دیا تو
جوانا بم اٹھائے ایک چٹان کے نیچے گھستا چلا گیا جبکہ جوزف باہر کھڑا
تھا۔ چند لمحوں بعد جوانا خالی ہاتھ واپس آ گیا۔

"اسے آف بھی تو کیا جا سکتا ہے"..... جوزف نے کہا۔

"تم کر سکتے ہو تو کر دو۔ میری سمجھ میں تو نہیں آیا"..... جوانا
نے کہا۔

"میری سمجھ میں آتا تو میں اسے وہیں آف کر دیتا۔ آؤ واپس۔ یہ
کسی بھی وقت پھٹ سکتا ہے۔ آؤ جلدی"..... جوزف نے کہا اور پھر
وہ واپس چل پڑے لیکن اب وہ بڑے محتاط انداز میں آگے بڑھ رہے
تھے کیونکہ اب وہ جوش ان میں باقی نہ رہا تھا جو لیبارٹری کو بچانے کا
تھا اور پھر ابھی انہوں نے تھوڑا ہی فاصلہ طے کیا تھا کہ انہیں عقب
سے ہلکی سی گڑگڑاہٹ کی آواز سنائی دی۔

"بھاگو"..... جوزف نے چیخ کر کہا اور پھر وہ دونوں ایک بار پھر
تیزی سے بھاگنے لگے لیکن چند لمحوں بعد ہی جیسے زلزلہ آتا ہے اس

طرح زمین ہلنے لگی اور پھر ایک خوفناک اور کان پھاڑ دھماکہ ہوا اور جوزف اور جوانا جیسے اڑتے ہوئے آگے کی طرف جا گرے اور اس کے ساتھ ہی یکلخت جیسے وہ سالم پہاڑیاں ہی ہوا میں اچھل کر بکھرنے لگیں اور ہر طرف سیاہ دھواں اور بڑی بڑی چٹانوں کی بارش اس طرح ہونے لگی جیسے پہاڑیاں نہیں بلکہ آسمان پھٹ پڑا ہو اور جوزف اور جوانا دونوں کے ذہن ان کا ساتھ ایک لمحے میں چھوڑ گئے۔

عمران صبح کی نماز پڑھ کر اور قریبی پارک میں اپنی مخصوص ورزش کر کے جیسے ہی فلیٹ میں داخل ہوا اس کے کانوں میں فون کی گھنٹی کی آواز پڑی۔ سلیمان ابھی تک واپس نہ آیا تھا۔ وہ تیزی سے قدم بڑھاتا ہوا سٹنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ فون کی گھنٹی مسلسل بج رہی تھی۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"۔ عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"ٹائیگر بول رہا ہوں باس"...... دوسری طرف سے ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"ارے۔ صبح صبح تو چڑیوں کے چہچہانے کی آوازیں سنائی دیا کرتی تھیں۔ اب یہ کیا انقلاب آگیا کہ صبح صبح ٹائیگر دھاڑنے لگ گئے ہیں"...... عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"باس ۔ میں پہاڑ پور جانے سے پہلے ہوٹل شالیمار گیا تھا کیونکہ میرے ذہن میں ان غیر ملکی ایجنٹوں کی وہاں موجودگی ابھی تک موجود تھی ۔ میں نے سوچا کہ ایک بار پھر وہاں سے معلومات حاصل کر لوں اور مجھے یہاں سے معلوم ہوا ہے کہ دو غیر ملکی جو ساتھ ساتھ کمروں میں رہتے تھے صبح سویرے ایک جیپ کے یہاں آنے پر ان کے ساتھ چلے گئے ہیں ۔ وہ کمرے بھی چھوڑ گئے ہیں اور جس جیپ میں وہ گئے ہیں اس جیپ میں ایک غیر ملکی جوڑا موجود تھا اور وہ جوڑا بھی ایکریمین تھا اور جیپ کسی سیاحتی کمپنی کی تھی ۔ پھر میں نے اس جیپ کا رجسٹریشن نمبر بھی معلوم کر لیا ۔ اس کے بعد میں نے آگے جا کر اس جگہ جہاں سے سڑک پہاڑ پور کی طرف جاتی ہے وہاں سے معلومات حاصل کیں تو مجھے یہ معلوم ہو گیا کہ وہی جیپ پہاڑ پور کی طرف گئی ہے" ...... ٹائیگر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا ۔

"تمہارا مطلب ہے کہ وہ غیر ملکی ایجنٹ اس جیپ میں سوار ہو کر لیبارٹری کو تباہ کرنے گئے ہیں" ...... عمران نے کہا ۔

"یس باس ۔ اور میں اب ان کے پیچھے جا رہا ہوں ۔ میں نے سوچا کہ آپ کو اطلاع دے دوں" ...... ٹائیگر نے جواب دیا ۔

"تم اس وقت کہاں موجود ہو" ...... عمران نے پوچھا ۔

"میں پہاڑ پور کی طرف سے مڑنے والی سڑک کے آغاز میں ہوں باس ۔ وہیں کے ایک پبلک فون بوتھ سے آپ کو کال کر رہا ہوں" ۔ ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا ۔

"تم میرے فلیٹ پر آ جاؤ ۔ پھر اکٹھے چلتے ہیں ۔ لیبارٹری کی فکر مت کرو ۔ وہ ہر لحاظ سے ناقابل تسخیر ہے" ...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا اور پھر اس نے الماری سے ٹرانسمیٹر نکالا اور اسے میز پر رکھ کر اس نے اس پر جوانا کی فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی ۔ فریکونسی ایڈجسٹ کر کے اس نے ٹرانسمیٹر آن کر دیا ۔

"ہیلو ۔ ہیلو ۔ علی عمران کالنگ ۔ اوور" ...... عمران نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا ۔

"یس ماسٹر ۔ جوانا اٹنڈنگ یو ۔ اوور" ...... دوسری طرف سے جوانا کی آواز سنائی دی ۔

"تم دونوں الرٹ ہو یا نہیں ۔ اوور" ...... عمران نے کہا ۔

"الرٹ ہیں ماسٹر ۔ ابھی ہم لیبارٹری والی پہاڑیوں کے راؤنڈ کے لئے نکلنے والے ہیں ۔ اوور" ...... جوانا نے جواب دیا ۔

"ٹائیگر کے مطابق غیر ملکی ایجنٹ جن کی تعداد چار ہے اور ان میں ایک عورت اور تین مرد ایک بڑی جیپ میں سوار ہو کر پہاڑ پور کی طرف گئے ہیں ۔ یقیناً وہ روہٹ سے ہو کر کارشا پہنچیں گے اور پھر وہاں سے آگے بڑھیں گے ۔ ہم پہاڑ پور میں رہیں گے ۔ تم نے ریڈ الرٹ رہنا ہے ۔ کسی بھی اہم مسئلے پر تم مجھ سے ٹرانسمیٹر پر بات کر سکتے ہو ۔ اوور" ...... عمران نے کہا ۔

"یس ماسٹر ۔ اوور" ...... دوسری طرف سے کہا گیا ۔

"اوکے ۔ اوور اینڈ آل"...... عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے ٹرانسمیٹر اٹھایا اور واپس الماری میں رکھ دیا ۔ اسی لمحے بیرونی دروازہ کھلنے اور سلیمان کے قدموں کی آواز سنائی دی ۔

"سلیمان"...... عمران نے اونچی آواز میں کہا۔

"جی صاحب"...... سلیمان نے سٹنگ روم کے دروازے پر رکتے ہوئے کہا۔

"ٹائیگر آ رہا ہے ۔ میں نے اس کے ساتھ پہاڑ پور جانا ہے اس لئے جس قدر جلد ممکن ہو سکے ناشتہ بنا دو"...... عمران نے کہا۔

"جی صاحب"...... سلیمان نے بھی سنجیدہ لہجے میں کہا اور آگے بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد ٹائیگر بھی پہنچ گیا۔

"بیٹھو۔ ناشتہ کر کے چلتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"آپ اس کیس میں بے حد مطمئن نظر آ رہے ہیں باس" ۔ ٹائیگر نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"اس لئے کہ غیر ملکی ایجنٹ جو چاہیں کر لیں وہ لیبارٹری کو تباہ نہیں کر سکتے ۔ سامنے کے رخ سے وہ قریب بھی نہیں جا سکتے ۔ شمالاً شانگا کی طرف سے انتہائی خطرناک ڈھلوانی پہاڑیاں ہیں جنہیں غیر ملکیوں کے لئے کراس کرانا تقریباً ناممکن ہے ۔ میں نے سوچا کہ شاید اس طرف سے غیر ملکی ایجنٹ پہاڑیوں تک پہنچ جائیں لیکن جو معلومات میں نے وہاں کے بارے میں حاصل کی ہیں ان کے مطابق ایسا ہونا ناممکن ہے ۔ اگر انہوں نے کوشش کی تو وہاں کارشا میں

جوزف اور جوانا دونوں موجود ہیں اس لئے میں مطمئن ہوں"۔ عمران نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"باس ۔ آپ نے بھی بے شمار ناقابل تسخیر لیبارٹریوں کو تسخیر کر کے تباہ کیا ہے ۔ ایسا غیر ملکی بھی تو کر سکتے ہیں"...... ٹائیگر نے کہا۔

"ہاں ۔ بالکل کر سکتے ہیں ۔ وہ لوگ بھی ذہانت میں کسی طرح کم نہیں ہوتے لیکن معروضی حالات کو بھی مدنظر رکھنا پڑتا ہے"۔ عمران نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا ۔ تھوڑی دیر بعد سلیمان نے ناشتہ لگا دیا تو عمران نے ٹائیگر سے کہا لیکن ٹائیگر نے صرف چائے پینے پر اکتفا کیا کیونکہ ناشتہ وہ پہلے ہی کر چکا تھا ۔ ناشتے سے فارغ ہو کر عمران نے لباس تبدیل کیا اور چیدہ چیدہ اخبارات اٹھائے اور ٹائیگر کے ساتھ فلیٹ سے باہر آ گیا ۔ نیچے ٹائیگر کی جیپ موجود تھی ۔ یہ جیپ بھی ٹائیگر نے کسی سیاحتی کمپنی سے حاصل کی ہوئی تھی اور یہ جیپ خصوصی طور پر پہاڑی علاقوں میں سفر کرنے کے لئے بنائی گئی تھی ۔ وہ دونوں جیپ میں بیٹھ گئے ۔ ٹائیگر ڈرائیونگ سیٹ پر جبکہ عمران سائیڈ سیٹ پر اخبارات لے کر بیٹھ گیا۔

"اب پہاڑ پور جا کر رکنا ہے باس"...... ٹائیگر نے کہا۔

"نہیں ۔ اب پہاڑ پور میں رکنے کا کوئی فائدہ نہیں کیونکہ تمہارے بقول مخالف ایجنٹ بہت پہلے ہی یہاں سے نکل چکے ہیں اور

انہوں نے پہاڑ پور میں تو کوئی کارروائی نہیں کرنی اس لئے ہم پہاڑ پور میں صرف چائے پئیں گے جبکہ تم اس دوران اس جیپ کے بارے میں معلومات حاصل کرو گے اور پھر آگے بڑھنے کا فیصلہ کریں گے"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے جیپ آگے بڑھا دی جبکہ عمران نے اخبار کھول لیا۔ پھر تقریباً تین گھنٹوں بعد وہ پہاڑ پور پہنچ گئے۔ ٹائیگر نے بادشاہ خان کے ہوٹل کے سامنے جیپ روکی تو عمران پڑھے جانے والے اخبارات کو عقبی سیٹ پر رکھ کر نیچے اتر آیا۔ پھر ان دونوں نے ہوٹل میں بیٹھ کر چائے پی اور پھر ٹائیگر اٹھ کر مخالف ایجنٹوں کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لئے باہر چلا گیا۔ اس کی واپسی تقریباً آدھے گھنٹے بعد ہوئی۔

"باس۔ کچھ پتہ نہیں چل سکا۔ کوئی ایسا آدمی نہیں ملا جس نے اس جیپ کی منزل پر غور کیا ہو"...... ٹائیگر نے واپس آکر کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ پھر کارشا چلتے ہیں۔ آؤ"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا اور تھوڑی دیر بعد اس کی جیپ روہٹ کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ روہٹ میں بھی ٹائیگر نے مخالف ایجنٹوں کی جیپ کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی لیکن وہاں سے بھی اس بارے میں کچھ معلوم نہیں ہو سکا تو وہ آگے کارشا پہنچ گئے۔ کارشا میں جیپ روک کر ٹائیگر نے عقبی سیٹ پر موجود تھیلے سے طاقتور

دوربین اور دو مشین پسٹل نکال کر ایک مشین پسٹل اور ایک دوربین عمران کی طرف بڑھا دی جبکہ دوسرا سیٹ اس نے اپنے پاس رکھا اور پھر وہ دونوں ادھر ادھر دیکھتے ہوئے اس علاقے کی طرف بڑھ گئے جہاں سے لیبارٹری والی نوکدار پہاڑی پر پہنچا جا سکتا تھا لیکن ہر طرف ویران اور بنجر پہاڑیاں پھیلی ہوئی تھیں۔ اس جگہ پہنچ کر جہاں سے لیبارٹری والی نوکدار پہاڑی کو دوربین سے چیک کیا جا سکتا تھا وہاں وہ رک گئے۔ اس کے بعد کھائی تھی جو بے حد گہری تھی اور جو اس لیبارٹری والی پہاڑی کے گرد تین اطراف میں تھی۔ عمران نے دوربین آنکھوں سے لگائی اور ادھر ادھر دیکھنے لگا۔

"حیرت ہے۔ یہ جوانا اور جوزف کہاں گئے ہیں۔ یہاں تو کہیں نظر نہیں آرہے"...... عمران نے کہا۔

"وہ مخالف ایجنٹ بھی نظر نہیں آرہے باس۔ یہاں تو ہر طرف سنسانی اور ویرانی سی پھیلی ہوئی ہے"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ وہ۔ وہ جوزف اور جوانا دونوں ان ڈھلوانی چٹانوں پر موجود ہیں۔ یہ وہاں کیا کر رہے ہیں"...... عمران نے یکلخت چونک کر کہا تو ٹائیگر بھی ادھر دیکھنے لگا۔

"یہ واپس آرہے ہیں لیبارٹری کی طرف سے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن یہ ادھر گئے کیوں۔ یہ تو کسی گہری کھائی میں گر جائیں گے۔ یہ تو انتہائی خطرناک پہاڑیاں ہیں"...... عمران نے کہا

اور پھر اس سے پہلے کہ ٹائیگر کوئی جواب دیتا اچانک دور سے گڑگڑاہٹ کی ہلکی سی آوازیں سنائی دیں اور پھر ایک ہولناک اور کان پھاڑ دھماکہ ہوا اور اس کے ساتھ ہی جیسے ڈھلوانی پہاڑیاں زمین سے اڑتی ہوئیں آسمان کی طرف گئیں اور پھر سیاہ دھوئیں کے ساتھ ہی پہاڑی چٹانیں آسمان سے نیچے برسنے لگیں اور جوزف اور جوانا دھماکے کے ساتھ ہی نیچے گرے اور چٹانیں ان کے اوپر بارش کی طرح برسنے لگیں ۔ عمران اور ٹائیگر چند لمحوں تک تو حیرت سے بت بنے کھڑے رہے اور پھر یکلخت عمران بجلی کی سی تیزی سے بھاگنے لگا ۔

" باس ۔ نیچے گہری کھائی ہے " ...... ٹائیگر نے چیخ کر کہا ۔

" جلدی آؤ ۔ جوزف اور جوانا دونوں خطرے میں ہیں " ۔ عمران نے چیخ کر کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے یکلخت بلندی سے نیچے کھائی میں چھلانگ لگا دی اور وہ اس طرح نیچے گرنے لگا جیسے عقاب بجلی کی رفتار سے کسی پرندے پر جھپٹتا ہے اور ٹائیگر نے بھی اس کے پیچھے اسی انداز میں چھلانگ لگا دی جبکہ اسے یہ احساس ہو رہا تھا کہ جوزف اور جوانا تو شاید چٹانوں کی زد میں آکر بھی بچ جائیں لیکن عمران اور اس کا اس انداز میں چٹانوں پر مشتمل گہری کھائی میں چھلانگیں لگانے کے بعد بچ نکلنا مشکل ہے لیکن چونکہ عمران نے چھلانگ لگا دی تھی اس لئے وہ پیچھے کیسے رہ سکتا تھا اور اس کے سامنے عمران نیچے جا رہا تھا ۔ بڑی اور بھاری چٹانیں گر چکی تھیں ۔ البتہ چھوٹی چٹانیں اور بڑے بڑے پتھر ابھی تک مسلسل گر رہے تھے ۔

جیمز اپنے ساتھیوں سمیت شانگا سے شاپور کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے ۔ جمپنگ شوز کی وجہ سے وہ سب صحیح سلامت شانگا قصبے کے قریب پہنچ جانے میں کامیاب ہو گئے تھے ۔ راستے میں انہوں نے جوتے اتار دیئے تھے اور بیگوں میں موجود اپنے جوتے نکال کر پہن لئے تھے ۔ جیپ وہیں موجود تھی جہاں وہ اسے چھوڑ کر گئے تھے ۔ البتہ سردار نے ایک آدمی وہاں کھڑا کر رکھا تھا تاکہ وہ بچوں کو جیپ سے دور رکھے ۔ جیمز نے وہاں پہنچ کر اسے سردار کو بلانے کا کہا اور تھوڑی دیر بعد ہی سردار آگیا تو جیمز نے اسے مزید رقم دے دی ۔

" موشاد کہاں ہے جناب " ...... سردار نے اشاروں کی مدد سے پوچھا کیونکہ اسے ان کی زبان نہ آتی تھی ۔

" موشاد وہاں سے آگے چلا گیا ہے " ...... جیمز نے بھی سردار کی طرح موشاد کا نام لے کر اشاروں سے اسے یہ بات بتائی تو سردار نے

اطمینان بھرے انداز میں سر ہلا دیا اور پھر جیمز اور اس کے ساتھی جیپ میں سوار ہو کر واپس چلے گئے۔

" باس ۔ وہ بم بلاسٹ کر دیں تاکہ مشن مکمل ہو جائے ۔ شہر سے باہر نکلتے ہی روبن نے کہا۔

" نہیں ۔ یہ کام پہاڑ پور پہنچ کر کیا جائے گا کیونکہ ٹارگٹ یہاں سے آؤٹ آف رینج ہیں ہے جبکہ چکر کاٹ کر جب ہم پہاڑ پور پہنچیں گے تو وہاں سے ٹارگٹ رینج میں آجائے گا اور اس طرح ہم بھی مکمل طور پر محفوظ رہیں گے"...... جیمز نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" باس ۔ ایسا نہ ہو کہ وہاں کوئی پہنچ جائے"...... روبن نے کہا۔

" اوہ ۔ نہیں اس کھائی میں کس نے جانا ہے اور اوپر سے سوراخ کسی طرح نظر نہیں آسکتا اور آ بھی جائے تب بھی کوئی سوچ بھی نہیں سکتا کہ اندر اس قدر طاقتور بم موجود ہو گا ۔ صرف لیبارٹری کی اندرونی طرف سے خطرہ تھا وہ میں نے اس غار میں بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر کے تازہ ہوا کے ساتھ ساتھ گیس بھی لیبارٹری میں پہنچا دی ہے اس لئے اندر موجود تمام افراد طویل عرصہ تک بے ہوش پڑے رہیں گے اور اندر سے چیک نہ کر سکیں گے اور نہ ہی کسی کو اطلاع دے سکیں گے ۔ ہمارا مشن ہر صورت میں کامیاب ہو گا ۔ اب اس میں کوئی رکاوٹ نہیں ہو گی"۔ جیمز نے فاتحانہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

" باس ۔ اس لیبارٹری کے پھٹنے کی آواز پہاڑ پور میں بھی تو سنی جا

سکے گی"...... روبن نے کہا۔

" ہاں ۔ پہاڑ پور میں یہ آواز سنی جائے گی اور شاید شعلے بھی دکھائی دے جائیں"...... جیمز نے جواب دیا۔

" پھر ٹھیک ہے باس"...... روبن نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

" ویسے لیبارٹری کے پھٹتے ہی یہاں ہر طرف ہنگامی حالات پیدا ہو جائیں گے اور ملک کی تمام ایجنسیاں پورے علاقے سمیت دارالحکومت کو بھی گھیر لیں گی"...... ماریا نے کہا۔

" ہم پہاڑ پور میں صرف لیبارٹری کو بلاسٹ کرنے کے لئے رکیں گے اور پھر دارالحکومت اور وہاں سے سیدھے ایئرپورٹ پر ۔ وہاں سے جو پہلی فلائٹ ملے گی یا ضرورت پڑنے پر جہاز لے کر کافرستان پہنچ جائیں گے اور وہاں سے جس قدر جلد ممکن ہو سکے گا ایکریمیا کے لئے پرواز کر جائیں گے"...... جیمز نے کہا اور تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر تین گھنٹے بعد وہ پہاڑ پور پہنچ گئے ۔ انہوں نے ایک پٹرول پمپ پر جیپ روکی اور پٹرول ڈلوا کر وہ واپس مڑے اور انہوں نے ایک ایسی جگہ جیپ روک دی جہاں سے جیمز کے خیال کے مطابق لیبارٹری والی پہاڑی بالکل سیدھ میں ہو سکتی تھی ۔ یہ ایک چائے کا ہوٹل تھا ۔ وہ نیچے اترے ہی تھے کہ ایک آدمی ہوٹل سے نکل کر ان کی طرف بڑھا۔

" آپ کہاں سے آرہے ہیں جناب"...... اس آدمی نے قریب آکر

پوچھا۔

"کیوں ۔ تم کون ہو اور کیوں پوچھ رہے ہو"...... جیمز نے چونک کر اور قدرے سخت لہجے میں کہا۔

"جناب ۔ ناراض ہونے کی بات نہیں ہے ۔ اس جیپ کے بارے میں تین چار گھنٹے پہلے ایک آدمی یہاں پوچھتا پھر رہا تھا ۔ وہ اس جیپ کا نمبر اور اس میں موجود سیاح افراد کے بارے میں بھی جانتا تھا اور اس نے بتایا تھا کہ اس جیپ میں چار غیر ملکی سوار ہیں جن میں ایک عورت اور تین مرد ہیں ۔ اس وقت تو مجھے معلوم نہ تھا اور اب میں اس لئے پوچھ رہا ہوں تاکہ اگر وہ آدمی دوبارہ آئے تو میں اس سے چند روپے وصول کر لوں گا"...... اس آدمی نے کہا۔

"کون تھا وہ ۔ کیا پولیس کی گاڑی میں تھا"...... جیمز نے کہا۔

"نہیں جناب ۔ اس نے اپنا نام ٹائیگر بتایا تھا اور وہ پولیس والا نہیں لگتا تھا"...... اس آدمی نے جواب دیا۔

"اب وہ آئے تو اسے بتا دینا کہ ہم شکار پور کی سیر کرنے گئے تھے اور اب روہٹ جا رہے ہیں"...... جیمز نے کہا۔

"یہ ٹائیگر کوئی جن ہے یا بھوت"...... ماریا نے قدرے خوفزدہ لہجے میں کہا۔

"اب یہاں سے آگے جا کر کسی سنسان جگہ پر رک کر بلاسٹنگ کرنا ہو گی ۔ آؤ"...... جیمز نے کہا اور دوبارہ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا ۔ اس کے بیٹھتے ہی ماریا اور دیگر ساتھی بھی جیپ میں بیٹھ گئے ۔

"یہ ٹائیگر تو واقعی کوئی مافوق الفطرت آدمی ہے"...... جیمز نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر جیپ آگے بڑھا دی ۔ تھوڑی دیر بعد وہ اس جگہ پہنچ گئے جہاں ایک سڑک دارالحکومت اور دوسری روہٹ کی طرف جاتی تھی ۔ جیمز نے جیپ روکی اور ایک بار پھر نیچے اتر آیا ۔ اس کے نیچے اترتے ہی باقی ساتھی بھی نیچے اتر آئے اور پھر جیمز نے جیپ سے ڈی چارجر نکال کر اس کا رخ اندازے کے مطابق لیبارٹری کی طرف کر دیا اور ڈی چارجر کا بٹن پریس کر دیا ۔ بٹن پریس ہوتے ہی ڈی چارجر پر سبز رنگ کا بلب جل اٹھا جو یہ بتاتا تھا کہ ریموٹ کنٹرول درست کام کر رہا ہے اور سمت بھی درست ہے اور ٹارگٹ بھی رینج میں ہے ۔ جیمز نے سبز بلب کو کچھ لمحے دیکھنے کے بعد دوسرا بٹن پریس کر دیا ۔ اس کے ساتھ ہی جھماکے سے سبز بلب زرد رنگ میں تبدیل ہو گیا ۔ یہ بلب بتاتا تھا کہ وہ بم جسے ڈی چارج کیا جانا ہے وہ درست طور پر کام کر رہا ہے اور اسے آف نہیں کیا گیا ۔ زرد رنگ کا بلب جلتے ہی جیمز کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے جو اس بات کی نشاندہی تھی کہ اس کا مشن کامیاب رہے گا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سانس روک کر تیسرا بٹن دبا دیا اور بٹن دبتے ہی زرد رنگ کا بلب ایک جھماکے سے سرخ ہوا اور پھر بجھ گیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ڈی چارجر کو ایک طرف پھینک دیا ۔ اسی لمحے دور سے دھماکے کی آواز سنائی دی اور پھر یوں محسوس ہوا جیسے کوئی پہاڑ ہوا میں اڑ گیا ہو ۔ سیاہ دھواں آسمان کی طرف بلند ہوتا دکھائی

دیا اور پھر ساتھ ہی بڑی بڑی چٹانیں بھی ہوا میں اڑ رہی تھیں اور اس کے ساتھ ہی نارنجی رنگ کے شعلے بھی نظر آ رہے تھے۔

"وکٹری"...... جیمز نے یکلخت فضا میں ہاتھ اٹھاتے ہوئے کہا تو ماریا کے ساتھ ساتھ دوسرے ساتھیوں نے بھی پوری قوت سے حلق پھاڑ کر وکٹری کا نعرہ لگایا۔

"ٹائیگر اور دونوں حبشی۔ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس سب ناکام رہے اور وننگ پارٹی ہم رہے۔ ہم ہیں وننگ پارٹی"...... جیمز نے ایک بار پھر چیختے ہوئے کہا تو سب نے اس کی پیروی میں ایک بار پھر ہم ہیں وننگ پارٹی کے نعرے لگائے۔

"آؤ اب چلیں"...... جیمز نے کہا اور دوسرے لمحے وہ سب تیزی سے جیپ میں بیٹھے اور اس کے ساتھ ہی جیپ تیزی سے دارالحکومت کی طرف جانے والی سڑک پر مڑ کر آگے بڑھتی چلی گئی۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک زیرو احتراماً اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"بیٹھو"...... رسمی سلام دعا کے بعد عمران نے کہا اور خود وہ اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔

"عمران صاحب۔ جوزف اور جوانا کا کیا حال ہے اب"۔ بلیک زیرو نے پوچھا۔

"اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ وہ دونوں بچ گئے ہیں۔ صرف جسمانی طور پر مجروح ہوئے تھے وہ دونوں دھماکے کی وجہ سے نیچے گہرائی میں گرے تھے اور وہاں ڈھلوان ہونے کی وجہ سے وہ دونوں لڑھکتے ہوئے ایک بھاری چٹان کے نیچے چلے گئے اور پھر اوپر سے چٹانیں اور پتھر گرے تو وہ مرنے سے تو بچ گئے البتہ چھوٹے پتھروں نے انہیں گولیوں کی طرح چھید کر رکھ دیا لیکن یہ سب جسمانی زخم تھے اور

ہڈیاں ٹوٹنے سے بچ گئی تھیں ۔ میں نے اور ٹائیگر نے انہیں دھماکہ ہونے سے پہلے چیک کر لیا تھا ۔ پھر میں نے اور میرے پیچھے ٹائیگر نے بلندی سے نیچے کھائی میں چھلانگ لگا دی اور پیرا ٹروپس انداز کی وجہ سے ہم دونوں بھی بچ گئے ۔ اس کے بعد ہم اس جگہ پہنچے جہاں یہ دونوں زخمی حالت میں پڑے ہوئے تھے ۔ ہم نے انہیں باہر کھینچا اور پھر انہیں اٹھا کر ہم بڑی مشکل سے ایک لمبا چکر کاٹ کر واپس کارشا پہنچے جہاں محکمہ سیاحت کی طرف سے ایک چھوٹی ڈسپنسری موجود ہے وہاں موجود ڈاکٹر نے ان کے زخموں کو صاف کر کے فرسٹ ایڈ دی اور ضروری انجکشن لگائے اور پھر انہیں جیپ میں ڈال کر ہم دارالحکومت سپیشل ہسپتال میں لے آئے اور یہاں ڈاکٹر صدیقی نے ایک بار پھر ان دونوں کے زخموں کو اچھی طرح صاف کر کے ان کی ڈریسنگ کی اور اب وہ دونوں نہ صرف ہوش میں ہیں بلکہ ہر قسم کے خطرے سے بھی باہر ہیں"...... بلیک زیرو کے لہجے میں ہمدردی محسوس کرتے ہوئے عمران نے پوری تفصیل بتا دی۔

" یہ دھماکہ لیبارٹری میں ہونے کی بجائے وہاں سے دور ڈھلوانی چٹانوں میں کیوں ہوا ہے ۔ کیا ایکریمین ایجنٹ لیبارٹری کو ٹریس نہیں کر سکے تھے جو انہوں نے غلط جگہ پر بم لگا دیا تھا"۔ بلیک زیرو نے پوچھا۔

" نہیں ۔ انہوں نے لیبارٹری کو ٹریس کر لیا تھا اور اس غار کو بھی جہاں لگی ہوئی سکنگ مشینری کے ذریعے تازہ ہوا لیبارٹری میں پہنچائی

جاتی ہے ۔ انہوں نے وہاں بے ہوش کر دینے والی انتہائی جدید گیس فائر کر دی جسے فلٹر پلانٹ بھی فلٹر نہ کر سکتا تھا اور تازہ ہوا کے ساتھ یہ گیس پوری لیبارٹری میں پھیل گئی اور لیبارٹری میں موجود سب لوگ بے ہوش گئے ۔ اس کے بعد انہوں نے لیبارٹری کے بیرونی حصے میں آلات کی مدد سے ایک سرنگ لگائی ۔ اتنی چوڑی سرنگ جو صرف انسانی بازو سے تھوڑی سی چوڑی تھی اور پھر انہوں نے اس سرنگ کے اندر سپر میگا کراس بم لگا دیا اور واپس چلے گئے تاکہ محفوظ جگہ پر پہنچ کر وہ اسے بلاسٹ کر سکیں ۔ اس دوران جوزف اور جوانا وہاں پہنچ گئے اور انہوں نے انہیں ڈھلوانی کھائیوں کی طرف بڑھتے چیک کر لیا تھا جس پر وہ دونوں نیچے کھائی میں پہنچے ۔ وہاں انہیں وہ سرنگ کا سوراخ نظر آ گیا جس پر جوزف نے اس سوراخ میں بازو ڈال کر چیک کیا تو اسے معلوم ہو گیا کہ اندر کوئی بم رکھا ہوا ہے کیونکہ اسے اندر سے ہلکی سی ٹک ٹک کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں ۔ اس نے بم باہر نکالنا چاہا لیکن یہ بم اس کے بازو کی لمبائی سے تقریباً تین فٹ آگے تھا اور کسی بھی وقت پھٹ سکتا تھا لیکن جوانا نے ایک اور کام کیا جو بظاہر تو انتہائی بے رحمانہ ہے لیکن اس وقت اس کے علاوہ اور کوئی صورت نہ تھی ۔ ایک مقامی آدمی کی لاش وہاں پڑی تھی جو شاید ایکریمین ایجنٹوں کو وہاں تک لے آیا تھا اور جسے انہوں نے انکشاف ہونے کے خوف سے گردن توڑ کر ہلاک کر دیا تھا ۔ جوانا نے خنجر کی مدد سے اس لاش کا ایک بازو کاندھے کے قریب سے کاٹ

علیحدہ کیا اور اسے لا کر جوزف کو دے دیا جس پر جوزف نے اس
زو کی مدد سے اس بم کو گھسیٹ کر قریب کیا اور پھر اسے باہر نکال
یا اور پھر اسے اٹھا کر لیبارٹری سے دور ان ڈھلوانی پہاڑیوں میں لے
ئے ۔ اسے وہاں رکھ کر وہ واپس جا رہے تھے کہ بم بلاسٹ ہو
یا"...... عمران نے ایک بار پھر تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ یہ مشن جوزف اور جوانا نے مکمل کیا ہے
رنہ اگر یہ بم وہیں رہ جاتا تو لازماً یہ لیبارٹری تباہ ہو جاتی"۔ بلیک
زیرو نے کہا۔

"ہاں ۔ اگر جوزف اور جوانا ہمت نہ کرتے تو یقیناً ایکریمین
ایجنٹ اپنے مقصد میں کامیاب ہو جاتے"...... عمران نے کہا۔

"تو وہ لوگ اب ہیں کہاں ۔ ان کا کیا ہوا"...... بلیک زیرو نے
پوچھا۔

"یہ کارروائی کر کے وہ پہاڑ پور سے سیدھے ایئرپورٹ پہنچے ۔ وہاں
سے انہیں کافرستان کی فوری فلائٹ مل گئی اور وہ کافرستان پہنچ گئے ۔
میں اگر چاہتا تو انہیں کافرستان میں ہی روک لیتا لیکن میں نے انہیں
جانے دیا"...... عمران نے جواب دیا۔

"کیوں ۔ آپ نے ایسا کیوں کیا"...... بلیک زیرو نے حیرت
بھرے لہجے میں کہا۔

"میں چاہتا ہوں کہ وہ وننگ پارٹی کے طور پر ایکریمیا پہنچ جائیں
اور وہاں جا کر یہی رپورٹ دیں کہ انہوں نے لیبارٹری تباہ کر دی ہے

اور ڈاکٹر قاضی کو ہلاک کر کے اس فارمولے کو بھی ساتھ ہی ختم کر
دیا ہے اور وہ اپنے مشن میں کامیاب رہے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"لیکن آپ ایسا کیوں چاہتے ہیں عمران صاحب"...... بلیک زیرو
نے کہا۔

"بعض اوقات ناکامی بھی دراصل کامیابی ہوتی ہے ۔ اگر یہ لوگ
ناکام رہ جاتے تو تمہارا کیا خیال ہے ایکریمیا کے پاس ایسی ایجنسیوں
اور ایجنٹوں کی کمی ہے ۔ وہ ایک سو بار ایسی ٹیمیں بھجوا سکتا ہے لیکن
اب جب انہیں وننگ رپورٹ ملے گی تو وہ مطمئن ہو جائیں گے
جبکہ یہاں فارمولے پر کام ہوتا رہے گا اور جب یہ فارمولا تیار ہو
جائے گا تب ایکریمیا، اسرائیل اور بلیک راڈ کے چیف کو یہ اطلاع
دی جائے گی کہ ان کی ٹیم وننگ پارٹی نہیں تھی، اصل وننگ پارٹی
جوزف اور جوانا تھے تو پھر وہ لوگ کچھ نہ کر سکیں گے"...... عمران
نے کہا۔

"لیکن کیا وہ ان ایجنٹوں کی رپورٹ پر آنکھیں بند کر کے اعتبار کر
لیں گے ۔ وہ یہاں چیکنگ نہیں کرائیں گے"...... بلیک زیرو نے
کہا۔

"اس کا انتظام بھی کر لیا گیا ہے ۔ میرے کہنے پر سر سلطان نے
چیف سیکرٹری ایکریمیا سے باقاعدہ احتجاج کیا ہے کہ ایکریمیا کی
ایجنسی بلیک راڈ کے ایجنٹوں نے یہاں پہاڑ پور میں پاکیشیا کی ایک
خفیہ لیبارٹری کو تباہ کر دیا ہے جس میں پاکیشیا کے نامور سائنس

وان ڈاکٹر قاضی بھی ہلاک ہو گئے ہیں اور انتہائی اہم ترین فارمولا بھی ہمیشہ کے لئے ختم ہو گیا ہے جبکہ چیف سیکرٹری نے سرکاری طور پر اس سے انکار کر دیا ہے لیکن ظاہر ہے انہوں نے بلیک راڈ سے اس بارے میں رپورٹ لینی ہے اور جب انہیں رپورٹ دی جائے گی کہ بلیک راڈ نے واقعی یہ کارنامہ سرانجام دیا ہے تو وہ مزید چیکنگ کی ضرورت ہی نہ سمجھیں گے"...... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"مطلب ہے آپ نے وہ تمام اقدامات پہلے سے سوچ لئے ہیں جن کی وجہ سے بلیک راڈ والے وننگ پارٹی قرار دیئے جائیں"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ جب تک یہ فارمولا مکمل نہیں ہو جاتا تب تک وہ وننگ پارٹی ہے اور ہم شکست خوردہ پارٹی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"ویسے عمران صاحب۔ اس مشن میں نہ آپ نے دلچسپی لی ہے اور نہ ہی آپ نے سیکرٹ سروس کو استعمال کیا ہے اور یہ ساری لڑائی ٹائیگر، جوزف اور جوانا نے لڑی ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"میرا خیال تھا کہ لیبارٹری ہر طرح سے ناقابل تسخیر ہے اس لئے یہ لوگ جو مرضی آئے کر لیں لیکن لیبارٹری کو تباہ نہیں کر سکتے اس لئے میں نے اس میں دلچسپی نہیں لی۔ ٹائیگر اور جوانا اپنے طور پر کام

کرتے رہے جبکہ جوزف جوانا کی وجہ سے اس کے ساتھ رہا تھا اور حقیقت یہ ہے کہ ان ایجنٹوں نے جس طرح ذہانت سے کام لیا اور پہلے اندر بے ہوش کر دینے والی گیس پھیلا کر اندر سے چیکنگ اور اطلاع دینے کا تمام نظام فیل کر دیا اس کے بعد جس طرح لیبارٹری کے بیرونی حصے میں سرنگ لگا کر اس قدر طاقتور بم وہاں رکھا اگر یہ بم وہاں رہ کر پھٹ جاتا تو لامحالہ ناقابل تسخیر لیبارٹری تنکوں کی طرح بکھر کر رہ جاتی اور ہم واقعی ناکام رہ جاتے لیکن ٹائیگر مسلسل ان کے پیچھے رہا اور جوزف اور جوانا نے تو انتہا کر دی۔ اپنی جانیں شدید اور یقینی خطرے میں ڈال کر انہوں نے لیبارٹری کو بچا لیا اور میں ان کا واقعی ممنون ہوں کہ انہوں نے مجھے یہ سبق دے دیا ہے کہ دنیا میں کسی کو ناقابل تسخیر نہ سمجھا جائے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن یہ تو زیادتی ہو گی کہ وننگ پارٹی کو شکست خوردہ قرار دے دیا جائے اور جو پارٹی ناکام رہی ہے اسے وننگ پارٹی قرار دے دیا جائے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"تو پھر نکالو وننگ پارٹی کا انعام۔ میں ابھی انہیں وننگ پارٹی قرار دے دیتا ہوں"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"اچھا تو آپ صرف اس لئے انہیں وننگ پارٹی قرار نہیں دے رہے کہ ان کی تعریف کرنا پڑے گی۔ یہ تو زیادتی ہے عمران

صاحب"...... بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"تو تم اس زیادتی کا ازالہ کر دو اور ایک بھاری مالیت کا چیک کاٹ دو اور بس سمجھو کہ ساری بازی ہی پلٹ جائے گی"...... عمران نے کہا۔

"بھاری مالیت کا چیک۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ بھاری مالیت تو ایک طرف آپ تو خالی چیک کے بھی حقدار نہیں ہیں۔ البتہ آپ کے آئندہ تین مشنوں کے چیک ٹائیگر، جوزف اور جوانا کو چیف کی طرف سے دیئے جا سکتے ہیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ارے۔ ارے۔ یہ غضب نہ کرنا۔ میرا سارا بھرم کھل جائے گا کہ عمران کو اتنی معمولی سی مالیت کا چیک ملتا ہے۔ ٹائیگر، جوزف اور جوانا مجھ پر رحم کھانا شروع کر دیں گے۔ یہ غضب نہ کرنا"۔ عمران نے منت بھرے لہجے میں کہا تو بلیک زیرو بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"تو پھر وعدہ کریں، کہ آپ انہیں ہی وننگ پارٹی قرار دیں گے"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"اچھا۔ اگر تم بضد ہو تو ٹھیک ہے۔ مجھے سلیمان کی منت کرنا پڑے گی سو وہ میں کر لوں گا"...... عمران نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔

"سلیمان کی منت۔ کیا مطلب"...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ارے۔ وننگ پارٹی کے اعزاز میں کچھ نہ کچھ تو کرنا پڑے گا اور اس کچھ نہ کچھ پر بہرحال خرچ آتا ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"چلیں یہ کچھ نہ کچھ میں کر دوں گا اپنی تنخواہ میں سے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ارے واہ۔ تو پھر نکالو دس لاکھ روپے۔ جلدی کرو۔ فوراً"۔ عمران نے کہا۔

"دس لاکھ روپے۔ اتنی رقم کیوں"...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تو تمہارا کیا خیال ہے کہ وننگ پارٹی کا باس انہیں آلو چھولے کھلائے گا۔ ویسے دس لاکھ میں آج کل بنتا کیا ہے۔ کسی بڑے ہوٹل میں جا کر صرف سوپ ہی پی لو تو اتنا بل آ جاتا ہے کہ آدمی بلبلا اٹھتا ہے"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"ٹھیک ہے۔ پھر وہی بلیک راڈ ہی وننگ پارٹی قرار دی جائے"۔ بلیک زیرو نے کہا تو اس بار عمران بھی اپنی عادت کے خلاف بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

بلیو ہاکس — جس کے لئے پاکیشیا سیکرٹ سروس اور ریڈ ایجنسی کے کئی سیکشنز کے درمیان خوفناک ٹکراؤ ہوا۔ پھر —— ؟

بلیو ہاکس — ایک ایسا مشن جس میں صالحہ اور تنویر نے اپنی بے پناہ صلاحیتوں کا لوہا سب سے منوالیا۔ کیسے —— ؟

بلیو ہاکس — جسے آخری لمحے میں عمران تباہ نہ کرنا چاہتا تھا لیکن جولیا اور صالحہ نے عمران کے خلاف باقاعدہ جدوجہد کر کے اسے خود تباہ کر دیا۔ کیوں اور کیسے —— ؟

بلیو ہاکس — ایک ایسا مشن جس میں بلیک زیرو نے بھی عمران کی کارکردگی کو کمزور قرار دے دیا اور عمران کو مجبوراً اس سے اتفاق کرنا پڑا۔ عمران کی کیا کمزوری سامنے آئی تھی —— ؟

انتہائی دلچسپ' ہنگامہ خیز' جسمانی فائٹس اور تیز رفتار ایکشن سے بھرپور ایک ایسا ایڈونچر جو یادگار حیثیت کا حامل ہے

ناشران

خان برادرز گارڈن ٹاؤن **ملتان**

کتب منگوانے کا پتہ

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ **ملتان**

عمران سیریز میں دلچسپ اور یادگار ایڈونچر

مکمل ناول

بلائنڈ مشن

مصنف مظہر کلیم ایم اے

سانگر مافیا — ایک ایسی مجرم مافیا جس نے حکومت ایکریمیا کی ایماء پر شوگران کے ایک بڑے سائنس دان سے فارمولا حاصل کرنے کے لئے اس کے بیٹے کو اغوا کر لیا۔ پھر —— ؟

سانگر مافیا — جو جنوبی ایکریمیا میں ہر لحاظ سے ناقابل شکست سمجھی جاتی تھی۔

سرداور — جن کے شوگرانی سائنس دان سے دوستانہ تعلقات تھے اور انہوں نے شوگرانی سائنسدان کے بیٹے کی بازیابی کا وعدہ کر لیا اور پھر عمران کو اس وعدے کو پورا کرنے کے لئے حرکت میں آنا پڑا۔

عمران اپنے ساتھ جوزف، جوانا اور ٹائیگر کو لے کر میدان میں اتر پڑا اور پھر سانگر مافیا اور عمران اور اس کے ساتھیوں کے درمیان انتہائی ہولناک جنگ کا آغاز ہو گیا۔

عمران سیریز میں ایک دلچسپ اور منفرد انداز کا ناول

مکمل ناول

روزی راسکل مشن

مصنف مظہر کلیم ایم اے

— ایک ایسا مشن —

جس میں عمران دلچسپی نہ لے رہا تھا۔ کیوں ——؟

— ایک ایسا مشن —

جس میں روزی راسکل نے کھل کر دلچسپی لی اور اس نے کارکردگی میں سیکرٹ ایجنٹوں کو بھی پیچھے چھوڑ دیا۔ کیوں اور کیسے ——؟

— ایک ایسا مشن —

جس کا روح رواں کافرستان کی نئی ایجنسی کا چیف کرنل جگدیش تھا جو انتہائی تربیت یافتہ ہونے کے ساتھ ساتھ ڈھیٹ بھی تھا۔ مگر ——؟

وہ لمحہ — جب ٹائیگر روزی راسکل کو ٹریس کرتا ہوا کافرستان پہنچ گیا۔ کیوں ——؟

وہ لمحہ — جب روزی راسکل اور کرنل جگدیش کے درمیان ہولناک

وہ لمحہ — جب ٹائیگر سانگر مافیا کے ہاتھوں شدید زخمی ہو گیا اور عمران کو اسے جوزف کے ہمراہ واپس پاکیشیا بھیجنا پڑا اور عمران اور جوانا مشن مکمل کرنے کے لئے اکیلے رہ گئے۔

وہ لمحہ — جب عمران کے سامنے مشن کی تکمیل کے تمام راستے بند ہو گئے اور عمران اسے بلائینڈ مشن قرار دینے پر مجبور ہو گیا۔ کیا عمران ناکام رہ گیا۔ یا ——؟

کیا عمران سائنس دان کے بیٹے کو بازیاب کرانے میں کامیاب بھی ہوا۔ یا؟

راڈل — جوانا سے بھی زیادہ سخت جان لڑاکا جس کا مقابلہ عمران سے ہو گیا۔ ایک ایسا مقابلہ جس کا انجام غیر یقینی تھا۔ پھر ——؟

جنگلات، سمندر اور آبادی میں ہونے والی مسلسل جنگ
مسلسل اور تیز رفتار ایکشن اور لمحہ بہ لمحہ بڑھنے والا سسپنس
انتہائی دلچسپ اور یادگار ایڈونچر

ناشران

خان برادرز گارڈن ٹاؤن ملتان

کتب منگوانے کا پتہ

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان